CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ترقی اردو بورڈ کی کتاب

شریمد بھگوت گیتا

(اردو ترجمہ)

مترجم

حسن الدین احمد

ترقی اردو بیورو نئی دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

SHRIMAD BHAGWAT GEETA

© ترقی اردو بیورو، نئی دہلی

پہلا اڈیشن، 1000 سنہ اشاعت 1975 شک 1896

دوسرا اڈیشن: 1000 1983 1904

قیمت: 5-00 روپے

سلسلۂ مطبوعات: ترقی اردو بیورو

اس کتاب کی طباعت کے لیے حکومتِ ہند نے رعایتی قیمت پر کاغذ فراہم کیا

ناشر: ڈائرکٹر ترقی اردو بیورو، ویسٹ بلاک 8 آر کے پورم نئی دہلی 110022

طابع: جے۔ کے آفسیٹ پریس، جامع مسجد دہلی 110006

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پیش لفظ

کوئی بھی زبان یا معاشرہ اپنے ارتقاء کی کس منزل میں ہے، اس کا اندازہ اس کی کتابوں سے ہوتا ہے۔ کتابیں علم کا سرچشمہ ہیں، اور انسانی تہذیب کی ترقی کا کوئی تصور ان کے بغیر ممکن نہیں۔ کتابیں دراصل وہ صحیفے ہیں جن میں علوم کے مختلف شعبوں کے ارتقاء کی داستان رقم ہے اور آئندہ کے امکانات کی بشارت بھی ہے۔ ترقی پذیر معاشروں اور زبانوں میں کتابوں کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ سماجی ترقی کے عمل میں کتابیں نہایت مؤثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اُردو میں اس مقصد کے حصول کے لیے حکومتِ ہند کی جانب سے ترقی اُردو بیورو کا قیام عمل میں آیا جسے ملک کے عالموں، ماہروں اور فن کاروں کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔

ترقی اُردو بیورو معاشرہ کی موجودہ ضرورتوں کے پیش نظر اب تک اُردو کے کئی ادبی شاہکار، سائنسی علوم کی کتابیں، بچوں کی کتابیں، جغرافیہ، تاریخ، سماجیات، سیاسیات، تجارت، زراعت، لسانیات، قانون، طب اور علوم کے کئی دوسرے شعبوں سے متعلق کتابیں شائع کر چکا ہے اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ بیورو کے اشاعتی پروگرام کے تحت شائع ہونے والی کتابوں کی افادیت اور اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ مختصر عرصے میں بعض کتابوں کے دوسرے تیسرے ایڈیشن شائع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ بیورو سے شائع ہونے والی کتابوں کی قیمت نسبتاً کم رکھی جاتی ہے تاکہ اُردو والے ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں۔

زیرِ نظر کتاب بیورو کے اشاعتی پروگرام کے سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ امید کہ اُردو حلقوں میں اسے پسند کیا جائے گا۔

ڈاکٹر فہمیدہ بیگم

ڈائرکٹر ترقی اُردو بیورو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فہرست مضامین

	مقدمہ پنڈت سندر لال	7
	کچھ ترجمہ سے متعلق	9
	بھگوت گیتا (تعارف)	13
پہلا باب	ارجن کی اُداسی	19
دوسرا باب	علم کا فلسفہ	24
تیسرا باب	عمل کا فلسفہ	33
چوتھا باب	عرفان عمل اور ترکِ دنیا کا فلسفہ	38
پانچواں باب	اعمال کے نتیجہ سے دستبردار ہونے کا فلسفہ	43
چھٹا باب	خود پر قابو پانے کا فلسفہ	47
ساتواں باب	علم و عرفان کا فلسفہ	52
آٹھواں باب	لافانی برہم کا فلسفہ	56
نواں باب	اعلیٰ تریں علم اور اعلیٰ تریں راز کا فلسفہ	60
دسواں باب	خدا کی عظمت کا فلسفہ	64
گیارھواں باب	ہمہ از اوست کا فلسفہ	69

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بارھواں باب	عقیدت کا فلسفہ	78
تیرھواں باب	مادّہ اور روح کے فرق کا فلسفہ	79
چودھواں باب	تین خاصیتوں کی تقسیم کا فلسفہ	83
پندرھواں باب	اعلیٰ ترین روح کے حصول کا فلسفہ	87
سولھواں باب	رحمانی اور شیطانی قوتوں کی تقسیم کا فلسفہ	90
سترھواں باب	عقیدت کی تین اقسام کا فلسفہ	93
اٹھارھواں باب	مکتی اور ترکِ علائق کا فلسفہ	97

سنسکرت الفاظ اور اصطلاحات مع تشریح	105
نام جو بھگوت گیتا میں استعمال ہوئے ہیں اور ان کی تشریح	116
شجرہ	119
مہابھارت کی جنگ کا نقشہ	120

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مقدّمہ

پنڈت سندر لال

جناب حسن الدین احمد صاحب نے جس محبت، محنت اور لگن کے ساتھ بھگوت گیتا کا یہ اردو ترجمہ کیا ہے اس کی جتنی داد دی جائے کم ہے۔ میں نے اس کتاب کے شروع کے دونوں مضمونوں کو غور سے پڑھا ہے اور ترجمہ بھی جگہ جگہ سے دیکھا ہے اور محسوس کیا ہے کہ جو کامیابی انھوں نے ترجمہ کرنے اور گیتا کے شلوکوں کے مفہوم کو اردو میں ادا کرنے میں حاصل کی ہے وہ حیرت انگیز ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے دل میں بھگوت گیتا کی سچّی عزّت ہے۔

فی زمانہ اس مقصد کے لیے کہ اس ملک کے مختلف مذہبوں کے ماننے والوں میں ایک دوسرے کی سچی محبت جاگے، ضروری ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو سمجھیں۔ اس لیے الگ الگ مذہب کے لوگوں میں دوسرے مذہبوں اور ان کی مذہبی کتابوں سے واقفیت پیدا کرنا ہمارے لیے ایک نہایت اہم اور ضروری کام ہے۔ بدقسمتی سے اس نیک کام کی طرف ابھی تک بہت کم لوگوں کا دھیان گیا ہے۔

اردو میں بھگوت گیتا کے کچھ اور ترجمے بھی ہوئے ہیں۔ خاص کر مولوی اجمل خاں صاحب الٰہ آبادی کا ترجمہ نغمۂ خداوندی اور جناب دل محمد صاحب دلؔ لاہوری کا منظوم ترجمہ اس وقت میری نظروں کے سامنے ہے۔ تاہم جناب حسن الدین احمد صاحب کے ترجمہ کی اپنی جگہ اور اپنی خاص اہمیت ہے۔ اردو پڑھنے والوں کو خاص کر مذہبی چھان بین کی خواہش رکھنے والوں اور ان لوگوں کو جو اس ملک کے رہنے والوں میں ایک دوسرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی ٹھیک جانکاری، محبت اور میل ملاپ کو بڑھتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ جناب حسن الدین احمد صاحب کا بیحد احسانمند ہونا چاہیے اور شکر گزار ہونا چاہیے۔ ملک اور مذہب دونوں کی یہ سچی خدمت ہے۔

بھگوت گیتا یا اس کے اصولوں وغیرہ کی بابت مترجم کی رائے پر میں یہاں کسی طرح کی تنقید کرنا نہیں چاہتا۔ خاص کر گیتا پر ہندو عالموں کے لکھے ہوئے ترجموں اور تفصیلوں میں گیتا کے مفہوم کو طرح طرح سے اور اکثر متضاد طریقوں پر بیان کیا گیا ہے۔ پھر بھی یہ ترجمہ ایک نہایت قیمتی ترجمہ ہے۔ اور مخلصانہ ہے۔ اس لیے میں حسن الدین احمد صاحب کو دلی مبارکباد دیتے ہوئے چاہتا ہوں اور زوروں سے سفارش کرتا ہوں کہ ہر اردو داں جو سنسکرت نہیں جانتا اس ترجمہ کو پڑھے، اور اس سے فائدہ اٹھائے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کچھ ترجمہ سے متعلق

یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی مذہب تعصب و دشمنی کی اجازت نہیں دیتا۔ بہ ایں ہمہ بنی نوع انسان کی باہمی دشمنی اور مذہبی اختلافات مذہب اور انسانیت دونوں کی تاریخ کا افسوسناک باب رہے ہیں۔ اگر انسان وسیع النظری سے ایک دوسرے کے مسلک کو سمجھنے کی کوشش کرے تو اختلافات کے باوجود انسانیت سوز بغض و عناد کا سدّباب ہو سکتا ہے اور انسان مل جل کر کام کر سکتے ہیں۔ اختلاف اصول و عقائد کے باوجود باہمی تعاونِ عمل کا نام ہی تہذیب و تمدّن ہے۔ فی زمانہ کتنے ایسے تعلیم یافتہ مسلمان ہیں جنھوں نے بھگوت گیتا کا مطالعہ کیا ہے۔ آج بھی حضرت باباشیخ فرید گنج شکر، دربارِ اکبری کے ابوالفضل، داراشکوہ فرزند شاہجہاں، ابوریحان البیرونی، اور دیگر ان مشاہیر کی مثال ہمارے لیے شمع ہدایت ہونی چاہیے جنھوں نے بھگوت گیتا کا بہت گہرا مطالعہ کیا۔ ان ہی خیالات کے پیش نظر ۱۹۴۷ء کے اوائل میں بھگوت گیتا پڑھنے کا خیال پیدا ہوا۔ سنسکرت سے ناواقفیت کی بنا پر اصل کے پڑھنے کا موقع نہ تھا۔ اس لیے میں نے انگریزی اور اردو جس قدر بھی ترجمے مل سکتے تھے، جمع کیے۔ انگریزی ترجموں میں مس اینی بیسنٹ (MISS ANNIE BESANT) کا ترجمہ اور اڈون آرنلڈ (EDWIN ARNOLD) کا منظوم ترجمہ، یہ دو مجھے پسند آئے اور گیتا کے مطالب کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سمجھنے میں ان سے بڑی مدد ملی۔ اسی سلسلے میں اردو کے تراجم دیکھنے سے مجھے مایوسی ہوئی کیونکہ ایسا کوئی ترجمہ نہ مل سکا، جس کو پڑھ کر میں بھگوت گیتا کا مطلب بخوبی اور آسانی سے سمجھ سکتا۔ تراجم میں سنسکرت اور ہندی الفاظ کی کثرت سب سے بڑی رکاوٹ محسوس ہوئی۔ اسی طرح منظوم ترجموں میں ضرورتِ شعری کو مفہوم پر ترجیح دی گئی تھی۔ باوجود تلاش و جستجو کے مجھے کسی ایسے اردو ترجمہ کے حصول میں کامیابی نہیں ہوئی جو میری اور مجھ جیسے دوسرے بیشمار اردو دانوں کی تشفی کا باعث ہوتا۔ اس کمی کو شدّت کے ساتھ محسوس کرکے میں نے ۱۹۴۵ء میں انگریزی ترجموں کی مدد سے آسان اردو میں بھگوت گیتا کا ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمہ در ترجمہ میں جو محنت صرف ہوئی اور جو مشکلات پیش آئیں ان کا ذکر کرنا بیکار ہے اس کا اندازہ کچھ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنھیں ترجمہ کی سنگلاخ زمین میں طبع آزمائی کا تجربہ ہو۔ ابھی ترجمہ ختم ہوکر زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ مئی ۱۹۴۷ء میں مجھے سرکاری کام کے سلسلے میں سمندر پار جانا پڑا۔ واپسی کے بعد میں نے اس پر نظر ثانی کی اور یہ ایک سال کے بعد کی نظر ثانی بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس کے بعد اس ترجمہ کو میں نے آرینیدر شرما صاحب صدر شعبۂ سنسکرت جامعۂ عثمانیہ کو دکھایا۔ صاحبِ موصوف نے نہایت توجہ سے ایک ایک لفظ پڑھا۔ اصل سنسکرت سے مقابلہ کیا اور مفید مشورے دیے۔

سنسکرت کے جو الفاظ اور اصطلاحات ناگزیر تھیں اور جو نام استعمال ہوئے ہیں ان سب کی تشریح کتاب کے آخر میں بہ ترتیب حروف تہجّی کر دی گئی ہے تاکہ متن کے سمجھنے میں کوئی دشواری باقی نہ رہے۔ ایک شجرہ بھی اس مقصد کے پیشِ نظر کتاب کے آخر میں دیا گیا ہے۔

بھگوت گیتا کے فلسفیانہ خیالات پر مغربی زبانوں میں کئی کتابیں لکھی گئی ہیں اس وقت ان مباحث سے اجتناب کرتے ہوئے صرف اس کی تعلیمات سے متعلق ایک عام فہم نوٹ پر اکتفا کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ ہماری زبان کی یہ کمی کہ اردو میں بھگوت گیتا کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فلسفیانہ خیالات پر مباحث نہیں ہیں کبھی نہ کبھی پوری ہو جائے گی۔

آخر میں یہ عرض ہے کہ جن اعلیٰ مقاصد کا ذکر کیا گیا ہے ان کے مقابلے میں یہ ادنیٰ کوشش ہے لیکن اس ایقان کے ساتھ کہ عمل کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو ضائع نہیں جاتا، یہ جسارت کی جا رہی ہے اور اردو داں طبقہ کی خدمت میں بھگوت گیتا کا ترجمہ پیش ہے فقط۔

حسن الدین احمد

سی ۔ ۳۰۷ کرزن روڈ اپارٹمنٹ
نئی دہلی ۱
فروری ۱۹۷۵ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھگوت گیتا

تعارف

بھگوت گیتا اہلِ ہند کے نام شری کرشن جی کا پیام ہے جس کو وید ویاس نے لکھا ہے جو اپنی قابلیت کی بنا پر مہارشی کہلاتے ہیں۔ گیتا اٹھارہ باب اور (۷۰۱) شلوکوں پر مشتمل ہے۔ یہ ایک فلسفیانہ اور مذہبی گیت ہے اور اس سے ہندوستان کے مخصوص تخیل پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ سنسکرت ادب میں گیتا کو امتیازی حیثیت حاصل ہے ہندوستان میں یہ سب سے زیادہ مشہور مذہبی نظم ہے۔ ہندوؤں کے تقریباً تمام فرقوں میں اس کو مقدّس مانا جاتا ہے۔ لوگوں کے بے پناہ جذبۂ عقیدت میں ہزاروں سال کے بعد بھی کوئی کمی اس کتاب کے متعلّق نہیں ہوئی۔ اس کے اعلیٰ فلسفیانہ خیالات کے پیش نظر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ دنیا کی دوسری زبانوں میں اس کے مماثل بہت کم نظمیں موجود ہیں۔ اس کی حیثیت الہامی نہیں ہے بلکہ روایاتی ہے۔ لیکن اگر ہندوستانی تخیل پر کسی چیز کا گہرا اثر پڑا ہے تو وہ بھگوت گیتا ہی ہے۔

بھگوت گیتا کا پیام بہت سادہ ہے اور اس کی تعلیمات ایسی ہیں جن پر امیر و غریب سب عمل کر سکتے ہیں۔ اس کی تعلیمات ہندو مت کی فلسفیانہ بنیاد ہیں۔ اس کا مصنف عمیق و وسیع نظر کا حامل ہے۔ اس کا نقطۂ نظر تنقیدی نہیں ہے، وہ کسی خاص جماعت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو مخاطب نہیں کرتا اور نہ کوئی نیا دبستان قائم کرتا ہے۔ وہ ہر قسم کی عبادت کو تسلیم کرتا ہے اور کسی طریقہ کی بھی مخالفت نہیں کرتا۔

اس امر کا تعین بہت مشکل ہے کہ بھگوت گیتا کب لکھی گئی اس کے متعلق مختلف محققین کے مختلف نظریے ہیں۔ گو یہ مہابھارت کا ایک جزو ہے لیکن بعض محققین کی رائے ہے کہ یہ بہت بعد کی تصنیف ہے اور اس میں مہابھارت کے قصّے کو پس منظر کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

بھگوت گیتا کی طرزِ تحریر، قافیہ پیمائی اور دیگر خصوصیات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لگ بھگ تیسری صدی قبل مسیح میں لکھی گئی تھی۔

اگر بھگوت گیتا سے ہندوؤں کی دوسری مذہبی کتابوں کا مقابلہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اس کا مصنّف اس زمانے کے کم و بیش تمام مذہبی اور فلسفیانہ نظریوں سے متاثر ہوا ہے۔

بھگوت گیتا ویدوں کے احکام کی مخالفت نہیں کرتی بلکہ اس کی تعلیمات کے بموجب کوئی شخص ویدوں کے احکام کی پیروی کیے بغیر کمال حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ البتہ وید کے خداؤں کی عظمت و بزرگی کو بھگوت گیتا تسلیم نہیں کرتی۔

بھگوت گیتا کا فلسفیانہ ماخذ اُپنشد ہے۔ بعض اشعار تو بھگوت گیتا اور اپنشد دونوں میں مشترک ہیں۔

بھگوت گیتا میں بُدھ مت کا کوئی ذکر نہیں۔ لیکن بعض خیالات وہی ہیں جو بُدھ مت نے پیش کئے ہیں۔ دونوں ویدوں کی قطعیت سے انکار کرتے ہیں اور ذات پات کی سخت بندشوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ دونوں ان ہی مذہبی جذبات کے ترجمان ہیں جنھوں نے رسوماتی مذہب کا تختہ الٹ دیا۔ اس یکسانیت کے باوجود یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ بُدھ مت کے مقابلہ میں بھگوت گیتا کا نقطۂ نظر قدامت پسندانہ ہے۔

بھگوت گیتا کی ایک اور خصوصیت کی طرف کم لوگ توجہ کرتے ہیں۔ اس نظم کی تمہید کچھ ایسی نزاکت سے باندھی گئی ہے کہ گویہ شروع سے آخر تک کرشن جی اور ارجن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی گفتگو معلوم ہوتی ہے. لیکن دراصل تمام نظم ایک علم کشف کے جاننے والے (سنجے) کی زبانی ہے۔ جو دھرت راشٹر کو میدان جنگ کے واقعات اپنی ہتھیلی میں دیکھ کر بتا رہا ہے. نظم لکھنے والا بیان کی صداقت اور عدم صداقت کا ذمہ دار نہیں اور نہ کسی ایک لفظ کے لیے بھی قابلِ گرفت ہے

تعلیمات

عمل سے متعلق بھگوت گیتا کی تعلیمات خاص ہیں۔ اس کی یہ تعلیم نہیں کہ دنیا اور دنیوی کاروبار کو ترک کر دیا جائے اور نہ ہی دنیوی کاروبار اور خواہشات کو مستحسن قرار دیتی ہے۔ بظاہر یہ دو چیزیں متضاد نظر آتی ہیں لیکن خود بھگوت گیتا نے اس مسئلہ کو نہایت ہوشیاری سے حل کیا ہے۔ جب ہم کسی فعل کو انجام دیتے ہیں تو پہلے دماغ میں اس فعل کے کرنے کی تحریک پیدا ہوتی ہے اور ساتھ ہی اس فعل کا نتیجہ بھی سامنے آجاتا ہے۔ دراصل اسی نتیجہ ہی کو سامنے رکھ کر انسان فعل کو، خواہ وہ محنت طلب اور بظاہر مشکل ہی کیوں نہ نظر آئے، انجام دیتا ہے۔ بھگوت گیتا کی یہ تعلیم ہے کہ انسان کو چاہیے کہ جسمانی طور پر تو کام کو انجام دے لیکن ذہن میں اس کے نتیجہ یا اجر کو نہ لائے۔ بلکہ بالکل بے تعلق ہو کر کام کرے۔ ظاہر ہے کہ یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ ایک معمولی انسان کا کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا غرض کہ ذرا ذرا سی حرکت بھی کسی نہ کسی مفاد کے پیش نظر ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور واقعہ تو یہ ہے کہ رنج اور تکلیف کی جڑ یہی ہے۔ اس لیے بھگوت گیتا بے غرض کام کرنے اور خواہشات اور جذبات سے آزاد ہونے کی مختلف طریقوں سے تعلیم دیتی ہے اور بار بار اسی پر زور دیتی ہے۔

بھگوت گیتا کی ایک نمایاں تعلیم وجود باری کا تصوّر ہے۔ بھگوت گیتا کا تصور یہ ہے کہ خدا ہر چیز کے اندر موجود اور وہی ہر ایک کا مبدا و ملجا ہے۔ سب کچھ فنا ہونے کے اس میں ضم ہو جاتا ہے اس لیے ہر انسان کی کوشش ہونی چاہیے کہ جلد خدا سے واصل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہونے کے ذرائع اختیار کرے۔ جو شخص خاص اصول اور معیار پر زندگی بسر کرتا ہے، خواہشات کو ترک کرتا اور نتیجہ سے بے فکر رہتا ہے۔ وہ مرتے ہی خدا سے واصل ہوجاتا ہے اور موت و حیات کی کشمکش (تناسخ) میں گرفتار نہیں رہتا۔ اس کے برعکس جو شخص خواہشات کا غلام رہتا ہے وہ بار بار اس دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ عمل کی معراج یہ ہے کہ انسان اپنی اعلیٰ ترین حقیقت کو پہچان کر واصل بہ حق ہوجائے۔ یعنی خودی کی تکمیل ہی عمل کی معراج ہے۔

بھگوت گیتا انسان کو خواہشات اور جذبات سے بالاتر، ہر حال میں یکساں اور غیر متاثر رہنے کی تعلیم دیتی ہے۔

تاریخی پس منظر

بھگوت گیتا، مہابھارت کے لکھے جانے کے بہت زمانہ بعد وجود میں آئی۔ لیکن جس وقت بھگوت گیتا لکھی گئی تو مہابھارت ہی وہ واحد کتاب تھی جو پورے ہندوستان میں حد سے زیادہ مقبول تھی۔ اس طرح مہابھارت کی اس شہرت سے فائدہ اٹھانے اور بھگوت گیتا کو عوام تک پہنچانے کی غرض سے اس کا تاریخی پس منظر مہابھارت سے لیا گیا ہے۔ ذیل میں مختصراً اس کی وضاحت کی گئی ہے تاکہ بھگوت گیتا کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

خاندان کورو کے بادشاہ شانتنو کو پہلی بیوی سے ایک بیٹا بھیشم اور دوسری بیوی سے دو بیٹے چترانگد اور وچتر ویریہ تھے۔ بھیشم نے عمر بھر مجرّد رہنے کا عہد کیا تھا اور چترانگد کا شادی سے قبل ہی انتقال ہوگیا تھا۔ وچتر ویریہ کے دو بیٹے دھرت راشٹر اور پانڈو تھے جن میں سے اول الذکر پیدائشی نابینا تھا۔ وچتر ویریہ کے انتقال کے بعد دھرت راشٹر کو حکومت ملی۔ لیکن پانڈو نے تمام انتظامات سنبھالے۔ پانڈو کا انتقال دھرت راشٹر کی زندگی ہی میں ہوگیا اور اس نے پانچ بیٹے یودھشٹر، بھیم، ارجن، نکل اور سہدیو چھوڑے جن میں سے اوّل الذکر تین پانڈو کی پہلی بیوی کنتی سے تھے اور موخر الذکر دو بیٹے دوسری بیوی مادری سے تھے اور یہ دونوں توأم تھے۔ دھرت راشٹر کے سو بیٹے تھے جن میں سب سے بڑا دریودھن تھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پانڈو کے انتقال کے بعد بھیشم نے شہزادوں کے سن بلوغ کو پہنچنے تک حکومت کے انتظامات کو سنبھالنے کا ذمہ لیا۔ اور اس وقت تک درونہ آچاریہ کے ذریعہ ان کی تعلیم کا معقول انتظام کیا گیا۔ جب شہزادے سن بلوغ کو پہنچے تو یہ سوال پیش ہوا کہ دریودھن اور یودھشٹر میں سے کس کو حکومت ملے۔ خاندان کے بزرگوں نے سلطنت کی تقسیم کا مشورہ دیا اور دھرت راشٹر نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ لیکن دریودھن نے جو لالچی اور بدطینت تھا خفیہ منصوبہ بنایا اور قماربازی کے ذریعہ یودھشٹر سے سلطنت چھین لی اور یہ شرط پیش کی کہ پانڈو کے سب بیٹے بارہ سال تک جنگل میں جلاوطن رہیں اور اس کے بعد ایک سال تک گمنامی کی زندگی بسر کریں۔ ان شرائط کی تکمیل کے بعد پانڈو کے بیٹوں نے اپنے حصۂ حکومت کا مطالبہ کیا اور قتل و غارت گری اور خانہ جنگی سے بچنے کے لیے یودھشٹر نے اپنے گزارے کے لیے پانچ قصبات لینے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ لیکن دریودھن نے سوئی کی نوک کے برابر زمین دینے سے بھی انکار کیا اور جنگ ناگزیر ہو گئی۔ جب دونوں جانب کی فوجیں جنگ کے لیے ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں تو ارجن نے کرشن سے جو اُن کے ماموں زاد بھائی اور بڑے دوست تھے اور اس جنگ میں اُن کی رتھ بانی کا کام کر رہے تھے یہ خواہش کی کہ وہ دونوں فوجوں کے درمیان اُن کے رتھ کو لے جائیں تاکہ وہ دونوں فوجوں کا معائنہ کر سکیں۔ دونوں جانب اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو دیکھ کر ارجن بہت متاثر ہوئے حتیٰ کہ جنگ سے باز رہنے کے خیالات بھی اُن کے ذہن میں پیدا ہوئے تاکہ سلطنت کے حصول کی خواہش میں عزیزوں اور دوستوں کا خون بہانا نہ پڑے۔ اس موقع پر کرشن ان اقوال کے ذریعہ ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں اور ایک تصفیہ کرنے کے بعد مختلف جذبات کے تحت اس کو نہ بدلیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پہلا باب

ارجُن کی اُداسی

دھرت راشٹر نے پوچھا:

اے سنجے! مقدس سرزمین کورو پر جنگ کی خواہش سے جمع ہو کر میرے اور پانڈو کے بیٹوں نے کیا کیا؟ (۱)

سنجے نے جواب دیا:

اس وقت پانڈوؤں کی فوج کو آراستہ دیکھ کر راجہ دریودھن اپنے استاد درونہ آچاریہ کے پاس جا کر بولا: (۲)

اے استاد! پانڈو کے بیٹوں کی اس بڑی فوج کو دیکھیے جس کو آپ کے عقلمند شاگرد دروپد کے بیٹے (دھرشٹ دیومن) نے آراستہ کیا ہے (۳)

یہ سب تیر انداز یویودھان (ساتیکی) وِراٹ، مہارتھی دروپد، دھرشٹ کیتو، چیکی تان، کاشی کا بہادر راجہ، پروجت، کنتی بھوج اور انسانوں میں افضل ترین شیبیہ، شہ زور یدھامینو، بہادر اتموجا، سوبھدرا کا بیٹا ابھیمینو اور دروپدی کے پانچوں مہارتھی بیٹے بڑے جری ہیں۔ (۴ تا ۶)

اے برہمنوں میں افضل! اب ہماری فوج کے خاص سالاروں کو بھی جان لیجیے۔ میں آپ کی معلومات کے لیے ان کے نام بتاتا ہوں۔ (۷)

ایک تو آپ، بھیشم، کرن، میدان جنگ کا فاتح کرپ، اشوتھاما، کرن اور سومدت کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بیٹے (بھوری شروا) ان کے علاوہ اور بہت سے سورما میرے لیے جان دینے کو تیار ہیں اور سب ہی مختلف قسم کے ہتھیار چلانے والے اور فنونِ جنگ کے ماہر ہیں۔ (۸، ۹)

ہماری یہ فوج ناکافی معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ کہ اس کی کمان بھیشم کر رہے ہیں۔ لیکن بھیم کے زیرِ کمان ان کی فوج کافی معلوم ہوتی ہے۔ (۱۰)

اس لیے آپ سب لوگ اپنے اپنے مورچوں پر اور اپنی اپنی جگہ رہ کر بھیشم کی اچھی طرح حفاظت کریں۔ پھر کوروؤں کے ضعیف بزرگ خاندان (بھیشم) نے شیر کی دھاڑ جیسی بلند آواز سے نعرہ لگا کر شنکھ بجایا۔ جس سے دریودھن خوش ہو گیا۔ (۱۱، ۱۲)

اس کے بعد شنکھ، نقّارے، ڈھول، مردنگ اور فوجی ساز ایک ساتھ بج اٹھے۔ ان کی آواز بہت مہیب تھی۔ اتنے میں سفید گھوڑوں کے بڑے رتھ پر بیٹھے ہوئے شری کرشن اور ارجن نے اپنے مقدس شنکھ بجائے۔ شری کرشن نے پانچ جنیہ (نامی شنکھ) ارجن (دھننجئے) نے دیودت (نامی شنکھ) اور خوفناک اعمال والے بھیم نے بڑا پاونڈرا (نامی شنکھ) بجایا۔ (۱۳ تا ۱۵)

کُنتی کے بیٹے راجہ یودھشٹر نے اننت وجئے (نامی شنکھ) اور نکل نے سگھوش (نامی شنکھ) اور سہدیو نے منی پشپک (نامی شنکھ) بجایا۔ (۱۶)

اسی طرح اے راجہ دھرت راشٹر! بڑی کمان والے کاشی کے راجہ مہارتھی شکھنڈی، دھرشٹ دیومن، وِراٹ اور غیر مفتوح ساتیکی، درو پد، دروپدی کے پانچوں بیٹوں اور سوبھدرا کے لانبے بازوؤں والے بیٹے اور باقی سب نے اپنے اپنے شنکھ بجائے اور اس زمین و آسمان کو ہلا دینے والی مہیب آواز نے دھرت راشٹر کے بیٹوں کے کلیجے ہلا ڈالے (۱۷ تا ۱۹)

اس کے بعد دھرت راشٹر کے بیٹوں کو صف آرا دیکھ کر اور ایسے وقت میں جب کہ جنگ کی ابتدا ہونے ہی کو تھی۔ پانڈو کا بیٹا ارجن جس کے جھنڈے پر ہنومان کی تصویر ہے اپنی کمان لے کر اٹھا اور اے راجہ دھرت راشٹر! رشی کیش (شری کرشن) سے یہ الفاظ کہے:۔ (۲۰، ۲۱)

ارجن بولا، اے اچتیہ! میرا رتھ دونوں فوجوں کے درمیان کھڑا کر دو تاکہ میں ان لوگوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کو دیکھوں جو جنگ کی خواہش سے جمع ہوئے ہیں اور دیکھوں کہ کن کن سے مجھے جنگ کرنی ہے نیز انھیں دیکھوں جو لڑائی کے لیے تیار ہیں اور جو جنگ میں دھرت راشٹر کے بد طینت بیٹے دریودھن کو خوش کرنے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ (۲۱ تا ۲۳)

سنجئے نے کہا :۔

اے دھرت راشٹر! کاہلی پر فتح پانے والے ارجن کے اس طرح کہنے پر شری کرشن نے بہترین رتھ کو دونوں فوجوں کے عین درمیان بھیشم، درونا چاریہ اور سب راجاؤں کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا۔ اور کہا " اے پارتھ! (ارجن) ان کوروؤں کو دیکھو جو ایک جگہ جمع ہوئے ہیں " (۲۴، ۲۵)

تب ارجن نے دیکھا کہ دونوں فوجوں میں چچا، دادا، استاد، ماموں، بھائی، بیٹے، پوتے، دوست، احباب اور خسر کھڑے ہیں۔ ان سب بھائی بندوں کو دیکھ کر کنتی کے بیٹے (ارجن) نے رحم اور غم بھرے دل سے کہا۔ (۲۶، ۲۷)

اے کرشن! ان رشتہ داروں کو دیکھ کر جو جنگ کی خواہش سے یہاں جمع ہوئے ہیں میرے اعضا شل ہو رہے ہیں، میرا منہ خشک ہو رہا ہے، میرا جسم لرز رہا ہے اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ گانڈیو (کمان) میرے ہاتھ سے گرنے کو ہے، میرے بدن میں آگ سی لگ رہی ہے، مجھ سے کھڑا نہیں رہا جاتا اور میرا دماغ چکرا رہا ہے۔ (۲۸ تا ۳۰)

اے کیشو (سری کرشن) مجھے بُرے شگون نظر آ رہے ہیں اور اپنے عزیزوں کو جنگ میں ہلاک کرنے میں مجھے کوئی بھلائی دکھائی نہیں دیتی۔ اے کرشن! انھیں مار کر میں فتح نہیں چاہتا، نہ مجھے حکومت چاہیے نہ بادشاہت اور نہ ہی مجھے عیش چاہیے۔ اے گوبند! ہم کو حکومت اور عیش و آرام سے کیا غرض ہے اور زندگی سے بھی ہمیں کیا لطف ہے۔ (۳۱، ۳۲)

وہ لوگ (استاد، بزرگ، بچّے، داماد، ماموں، خسر، پوتے، سالے اور دوسرے رشتہ دار) جن کے لیے ہم بادشاہت، راحتوں اور عیش کے حصول کی خواہش کرتے ہیں۔ یہاں زندگی اور دولت کی امید کو چھوڑ کر مرنے مارنے کے لیے آمادہ ہیں۔ (۳۳، ۳۴)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اے مدھوسُدن (کرشن)! چاہے یہ لوگ مجھے مار ڈالیں۔ لیکن میں انھیں تینوں جہانوں کی بادشاہت کی خاطر بھی نہیں ماروں گا، چہ جائیکہ زمین کے لیے! (۳۵)

اے جنار دن (کرشن)! دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مار کر مجھے کونسی مسرت ملے گی؟ گو یہ جابر ہیں۔ لیکن پھر بھی انھیں مارنے سے ہمیں گناہ ہی ملے گا۔ (۳۶)

اے ماڈھو (کرشن)! یہ مناسب نہیں ہے کہ اپنے ہی رشتہ دار اور دھرت راشٹر کے بیٹوں کو ہم مار دیں۔ اپنوں کو مار کر ہم کس طرح خوش رہ سکیں گے؟ (۳۷)

اگر یہ جن کی عقل لالچ سے ماری گئی ہے خاندان کی تباہی سے ہونے والی خرابیوں اور دوستوں کے ساتھ دشمنی کرنے کے گناہ کو نہیں دیکھ سکتے تو اے جنار دن! ہم جن کو خاندان کی تباہی سے ہونے والی خرابیاں صاف نظر آتی ہیں۔ کیوں نہ ایک ایسے گناہ سے بچ جائیں؟ (۳۹،۳۸)

خاندان کی تباہی سے خاندان کی قدیم روایات مٹ جاتی ہیں اور روایات کے مٹ جانے سے خاندان میں افراتفری پھیل جاتی ہے۔ (۴۰)

اے کرشن! افراتفری کے پھیلنے سے خاندان کی عورتیں بگڑ جاتی ہیں اور ان کے بگڑنے سے اے وارشینہ! ذات (ورن) میں اختلاط پیدا ہو جاتا ہے۔ (۴۱)

ایسا اختلاط خاندان کا اور اس کے تباہ کرنے والے کا ٹھکانہ دوزخ کر دیتا ہے اور بزرگوں کے نام پر خیرات دینے والوں کے نہ ہونے سے بزرگوں کا نام تنزّل پذیر ہو جاتا ہے۔ (۴۲)

خاندان کو تباہ کرنے والوں کی ذات میں اختلاط پیدا کرنے والے خراب اعمال سے ذات کے مخصوص رسوم اور خاندانی روایات مٹ جاتی ہیں۔ (۴۳)

اے جنار دن! اور ہم یہ سنتے آئے ہیں کہ جس نے خاندانی روایات کی تباہی کی ہو ایسے آدمی کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لیے دوزخ ہو گا۔ (۴۴)

دیکھو تو سہی ہم لوگ دانشمند ہو کر بھی حکومت کے عیش کے لالچ میں اپنوں کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مارنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔ کتنے بڑے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ (۴۵)

ایسی صورت میں میرے لیے بہتر اور مفید تو یہی ہے کہ دھرت راشٹر کے بیٹے مسلح ہو کر مجھے بلا ہتھیار اور بلا مقابلے کے مار ڈالیں۔ (۴۶)

سنجے نے کہا:

میدانِ جنگ میں اتنا کہہ کر ارجن اپنی تیر اور کمان کو پھینک کر رتھ میں اپنی جگہ پر رنج و غم کے جذبات کے ساتھ بیٹھ گیا۔ (۴۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوسرا باب

علم کا فلسفہ

سنجئے نے کہا :

اس طرح ارجن سے جو جذباتِ رحم سے بے قابو ہو رہا تھا جس کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے اور جو بے حد اداس تھا، مدھوسودن (شری کرشن) نے کہا : (۱)

اے ارجن ! ایسی مصیبت کی گھڑی میں تیرے دل میں جنّت کے دروازے بند کرنے والی اور باعثِ بے عزّتی جہالت کیسے آگئی۔ جس کا اعلیٰ انسانوں (آریوں) نے کبھی خیال بھی نہیں کیا۔ (۲)

اے پارتھ ! (ارجن) تو بزدل نہ بن۔ یہ تیرے شایانِ شان نہیں۔ اے دشمنوں پر فتح پانے والے ! اپنے دل کی کمزوری کو چھوڑ کر جنگ کرنے کے لیے اُٹھ۔ (۳)

ارجن نے کہا :

اے مدھوسودن ! میں بھیشم اور درونہ آچاریہ کو میدانِ جنگ میں تیروں کا نشانہ کس طرح بناؤں ؟ اے دشمنوں کو غارت کرنے والے ! یہ تو اس قابل ہیں کہ ان کی تعظیم و حرمت کی جائے۔ (۴)

ان بزرگوں کو ہلاک کرنے کے عوض اس دنیا میں بھیک مانگ کر پیٹ بھرنا ہی بہتر ہے۔ ان بزرگوں کو ہلاک کرنے کے بعد جنھیں مال و دولت کی طمع ہے مجھے ان کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خون سے رنگے ہوئے عیش و عشرت کے ساز و سامان کو استعمال کرنا ہوگا۔ (۵)

یہ بھی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے لیے کونسی چیز بہتر ہے۔ ہمارا ان پر فتح پانا یا ان کا ہم پر۔ دھرت راشٹر کے بیٹے، جن کو مار کر ہمیں زندہ رہنے کی خواہش نہیں ہو سکتی، وہی ہمارے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں۔ (۶)

بزدلی کے عیب سے میرا دل بیٹھ گیا ہے۔ فرض کی انجام دہی کی حد تک میرا دماغ غیر یقینی حالت میں ہے میں آپ کی رائے کا طالب ہوں۔ مجھے قطعی طور پر بتائیے کہ میری بہتری کس میں ہے؟ میں آپ کا شاگرد ہوں۔ آپ کی پناہ میں آیا ہوں۔ مجھے راستہ بتائیے۔ (۷)

اگر روئے زمین کی بہترین بادشاہت بھی مل جائے، جس میں کوئی دشمن نہ ہو یا دیوتاؤں کا قرب حاصل ہو تو بھی میرے اس رنج کے دور ہونے کی کوئی توقع نہیں جو میرے حواس کو خشک کیے جا رہا ہے۔ (۸)

سنجئے نے کہا:

اس طرح اپنے دشمنوں کو خوفزدہ کرنے والے گڈاکیش یعنی ارجن نے رشی کیش سے مکرر کہا "میں نہیں لڑوں گا"، اور یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔ (۹)

اے بھارت! رشی کیش نے مسکراتے ہوئے ارجن سے یہ الفاظ کہے جو دونوں فوجوں کے درمیان اُداس بیٹھا تھا۔ (۱۰)

تو ایسی بات کا غم کرتا ہے جس کا غم نہ کرنا چاہیے اور پھر پنڈتوں کی سی منطق کرتا ہے۔ کسی کی جان جائے یا رہے عالم اس کا کچھ افسوس نہیں کرتے۔ (۱۱)

حقیقت میں تو ایسا ہے ہی نہیں کہ میں، تو یا یہ راجہ کسی وقت معدوم تھے یا مستقبل میں معدوم ہوں گے۔ (۱۲)

جس طرح جسم کے اندر رہنے والی (آتما) کو اس دنیا میں بچپن، جوانی اور بڑھاپا حاصل ہوتا ہے، اسی طرح آئندہ بھی دوسرا جسم ملتا ہے۔ اس لیے عقلمند ان حالات سے نہیں گھبراتے۔ (۱۳)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اے کنتی کے بیٹے! خارجی دنیا میں مادّے کا تعلق سردی، گرمی، دُکھ اور سُکھ دیتا ہے یہ عارضی ہیں اور آتے جاتے رہتے ہیں۔ اے بھارت! استقلال سے ان کا مقابلہ کر۔ (۱۴)

اے انسانوں میں افضل! جس عقلمند انسان کو ان کا احساس نہیں ہوتا اور جو سُکھ دُکھ میں ایک انداز سے (ثابت قدم) رہتا ہے وہی لافانی ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ (۱۵)

روشن ضمیروں نے یہ حقیقت معلوم کی ہے کہ مجازی کا وجود نہیں اور حقیقت کو فنا نہیں۔ (۱۶)

تُو یہ جان لے کہ وہ جس سے سب کچھ محیط ہے لافانی ہے۔ کس کی طاقت ہے کہ اس لافانی کو فنا کرے۔ (۱۷)

لافانی، پائدار اور بے انداز جسم کے یہ اجسام فانی ہیں اس لیے اے بھارت! جنگ کر۔ (۱۸)

جو اسے (روح کو) مارنے والی مانتا ہے اور جو مرنے والی مانتا ہے دونوں جاہل ہیں۔ وہ (روح) نہ تو مرتی ہے نہ مارتی ہے نہ تو وہ پیدا ہوئی ہے اور نہ اس کو موت ہے۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ یہ (ایک مرتبہ) ہو کر پھر کبھی نہیں ہوتی ہو۔ یہ پیدائش سے مبرّا، دائم، لافانی اور قدیم ہے۔ اگر جسم مارا بھی جائے تو یہ نہیں ماری جاتی۔ (۱۹، ۲۰)

اے پارتھ! جس انسان نے یہ جان لیا کہ وہ (روح) پائدار، دائم، پیدائش سے مبرّا اور کبھی خرچ (برباد) نہ ہونے والی ہے اس کے پاس یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ کون مارتا ہے اور کون مرتا ہے۔ (۲۱)

جس طرح ایک آدمی بوسیدہ کپڑے اُتار کر نئے پہنتا ہے اسی طرح جسم میں رہنے والی روح فرسودہ جسم کو چھوڑ کر نئے جسم میں داخل ہوتی ہے۔ (۲۲)

اس (روح) کو ہتھیار کاٹ نہیں سکتے، آگ جلا نہیں سکتی، پانی گیلا نہیں کر سکتا، ہوا خشک نہیں کر سکتی، یہ کبھی بھی نہ کٹنے والی، تر نہ ہونے والی، خشک نہ ہونے والی، پائدار، محیط،

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قائم، غیر متحرک اور قدیم ہے۔ (۲۳، ۲۴)

وہ غیر ظاہر نا قابلِ فہم، غیر متغیر ہے، روح کو اس حیثیت سے جاننے کے بعد تجھے رنج کرنا واجب نہیں۔ (۲۵)

اور اگر تُو اس کو ہمیشہ پیدا ہونے والی اور مرنے والی مانتا ہے تب بھی اے بڑے بازوؤں والے! اس کے لیے افسوس کرنا تیرے لیے زیبا نہیں۔ (۲۶)

کیونکہ جو پیدا ہوا ہے اس کو موت بھی یقینی ہے اور جو مرتا ہے اس کا پیدا ہونا لابدی ہے۔ اس لیے جو چیز ناگزیر ہے اس کے لیے افسوس مناسب نہیں ہے۔ (۲۷)

اے بھارت! تمام جاندار آغاز میں نامعلوم، درمیان میں معلوم، اور مرنے کے بعد پھر نامعلوم ہوتے ہیں۔ جب سب ہی کی حالت ایسی ہی ہے تو پھر افسوس کس بات کا ہے؟ (۲۸)

کوئی تو اُسے (روح کو) تعجب خیز قرار دیتا ہے۔ کوئی اسے حیرت انگیز بیان کرتا ہے۔ اور کوئی اسے حیرت انگیز سنتا ہے۔ لیکن اسے سن کر کوئی بھی اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا۔ (۲۹)

اے بھارت! یہ روح جو سب کے اجسام میں موجود ہے۔ ہمیشہ غیر ضرر پذیر ہے اس لیے تجھے کسی جاندار کے متعلق بھی فکر نہیں کرنا چاہیے۔ (۳۰)

تجھے اپنے فرض (دھرم) کے پیشِ نظر بھی ہچکچانا مناسب نہیں، (کیونکہ کشتری کے لیے حق کے لیے جنگ کرنے سے زیادہ باعثِ فخر کوئی اور کام نہیں ہو سکتا، ایک کشتری کے مفاد کی خدمت، جنگ کے فریضہ کی ادائی سے بڑھ کر جو فرض منصبی کے طور پر عاید ہوتی ہے' اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ (۳۱)

اے پارتھ! خوش قسمت ہے وہ کشتری جس کو ایسی جنگ کا موقع ملتا ہے جو سورگ کے (جنت میں کھلنے والے) دروازے کے مماثل ہے اور جواز خود وقوع پذیر ہوئی ہے۔ (۳۲)

اور اگر تو اپنے دھرم کی پیروی میں اس حق کی جنگ میں حصہ نہ لے گا تو اپنے دھرم اور پائی ہوئی عزت کو برباد کر کے گناہ حاصل کرے گا۔ (۳۳)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لوگ تیری بدنامی کا ہمیشہ تذکرہ کریں گے اور ایک باعزّت آدمی کے لیے بدنامی موت سے بدتر ہوتی ہے۔ (۳۴)

مہارتھی یہ سمجھیں گے کہ تو خوف زدہ ہو کر میدانِ جنگ سے بھاگ گیا ہے اور تو جو اب تک ان کی نظروں میں تعظیم کے قابل تھا اب حقیر ہو جائے گا۔ (۳۵)

دشمن تیرے زور و طاقت کی مذمت کرتے ہوئے بہت سی ناگفتنی باتیں کہیں گے اس سے بڑھ کر تکلیف دہ بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ (۳۶)

جنگ کرنے کے بعد اگر تو مارا جائے تو تجھے جنّت (سورگ) ملے گی اور فتح یاب ہوگا تو زمین تیرے اقتدار میں ہوگی۔ اس لیے اے کنتی کے بیٹے! جنگ کا عزم کر کے اُٹھ! (۳۷)

آرام و تکلیف، فائدہ اور نقصان، فتح و شکست کو یکساں سمجھ کر جنگ کے لیے تیار ہو، ایسا کرنے سے تجھے گناہ نہیں ہوگا۔ (۳۸)

تجھے اب تک جو تعلیم دی گئی ہے وہ سانکھیہ (علم) کے مطابق ہے۔ اب یوگ (فلسفۂ عمل) کے مطابق سن! اے پارتھ! اس کا سہارا لینے سے تو عمل (کرم) کے بندھنوں کو توڑ سکے گا۔ (۳۹)

اس دنیا نے کسب و عمل میں جو چیز ضائع نہیں جاتی وہ عمل ہے۔ اس کا نتیجہ بھی خاطر خواہ ہوتا ہے۔ اس عقیدہ (دھرم) کا تھوڑا سا علم بھی زبردست خوف سے بچا لیتا ہے۔ (۴۰)

اے کوروؤں کی خوشی! (ارجن) صحیح استدلال (کرنے اور نہ کرنے کے کاموں میں تمیز کرنے کی طاقت) ایک ہی طرح کی ہوتی ہے۔ لیکن عزم نہ رکھنے والوں کی خواہشات متعدد، مختلف اور گوناگوں ہوتی ہیں۔ (۴۱)

اے پارتھ! ویدوں کی تعلیمات کی تعریف میں بڑھا چڑھا کر بحث کرنے والے ناسمجھ یہ کہتے ہیں "اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے"

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ لوگ ذاتی اغراض کے لیے جنت کو منزل مقصود بنا کر یہ کہتے ہیں کہ پیدائش عمل کا پھل ہے اور مسرت اور بڑائی کے لیے بہت سارے مختلف رسومات تجویز کرتے ہیں۔ (۴۳)

ایسے لوگوں کا خیال جو مسرت اور بڑائی سے چمٹے رہتے ہیں اور جن کے دماغ ایسی تعلیمات سے متاثر ہیں جو صحیح استدلال نہیں ہے سمادھی میں مشغول نہیں رہ سکتا۔ (۴۴)

اے ارجن! وید تین صفات (گُن) کا بیان کرتے ہیں۔ تو ان تینوں صفات سے بالاتر، متضاد کیفیات سے آزاد، پاک باز، املاک سے بے پروا اور خود اعتماد ہو جا۔ (۴۵)

ایک کنوئیں کی جس کے اطراف باڑھ آگئی ہو جتنی ضرورت باقی رہ جاتی ہے (یعنی کچھ بھی نہیں رہتی)، اتنی ہی ضرورت ایک روشن ضمیر (گیانی) کو وید کی رہتی ہے۔ (۴۶)

تیرا سروکار صرف اعمال کی حد تک ہی ہے اس کے نتائج تیرا مقصد نہ ہونا چاہیے اور نہ بے عملی سے تیرا تعلق ہو۔ (۴۷)

اے دھننجے! خواہشات کو چھوڑ کر اور عمل کی کامیابی اور ناکامی دونوں کو یکساں سمجھ کر تو عمل کیے جا۔ اسی یکسانیت اور توازن کا نام یوگ ہے (۴۸)

اے دھننجے! حق الیقین ذہن کے مقابلے میں محض عمل کافی حقیر ہے، تو بُدھی (صحیح استدلال) کی آغوش میں جا۔ جو لوگ اجر کی امید میں عمل کرتے ہیں، قابلِ رحم ہیں۔ (۴۹)

ایسے شخص کو جو صحیح استدلال کے ساتھ بندھا ہوا ہو گناہ اور ثواب کا احساس نہیں ہوتا۔ اس لیے تو یوگ کے حصول کی کوشش کر۔ یوگ اعمال کا ہنر ہے۔ (۵۰)

عارف جو صحیح استدلال کے ساتھ بندھا ہوا ہو۔ اس اجر سے دست بردار ہو جاتا ہے جو اعمال کا نتیجہ ہے۔ اس طرح تناسخ کی قید سے آزاد ہو کر منزل اعلیٰ (مکتی) کو پالیتا ہے۔ (۵۱)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جب تیری عقل (بُدھی) اس مغالطہ کی الجھن سے پار ہو جائے تب تو ان باتوں سے
جو کہ تو نے سنی ہیں اور اُن سے جو تو سننے والا ہے۔ بے اعتنائی برتے گا۔ (۵۲)

جب تیری عقل ویدوں کے اقسام کے اصولوں سے گھبرا کر سمادھی (مراقبہ) میں قائم اور
لامتحرک ہو گی تب تو یوگ حاصل کرے گا۔ (۵۳)

ارجن نے پوچھا:

اے کیشو! مستحکم ارادہ (نشچل بدھی) اور مراقبہ (سمادھی) والے کی پہچان کیا
ہے؟ وہ کس طرح کام کرتا ہے؟ کس طرح بولتا، بیٹھتا اور چلتا ہے؟ (۵۴)

شری بھگوان نے جواب دیا:

اے پارتھ! جب آدمی تمام خواہشات کو ترک کر دیتا ہے اور اپنے آپ میں اپنی
خودی سے مطمئن ہو کر رہتا ہے تب وہ مستحکم ارادہ والا بنتا ہے۔ (۵۵)

دُکھ سے جو رنجیدہ نہ ہو اور سُکھ کی خواہش نہ رکھے، جو محبت، خوف اور غصّہ سے
آزاد ہو وہی مستحکم ارادہ والا عارف ہے۔ (۵۶)

جو ہر طرف کے تعلقات سے کنارہ کش ہو اور بُرا یا بھلا جو کچھ بھی آپڑے اس کے
پسند اور ناپسند کا جس کے پاس سوال ہی نہ ہو اسی کو مستحکم ارادہ والا کہتے ہیں۔ (۵۷)

جس طرح کچھوا اپنے اعضا کو سب طرف سے سکیڑ لیتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی
شخص اپنی خواہشات و احساسات سے اپنے حواس کو سمیٹ لے تو وہ مستحکم ارادہ والا ہے (۵۸)

جب آدمی بھوکا رہتا ہے تو اس کے احساسات کم ہو جاتے ہیں لیکن قوتِ ذائقہ
نہیں جاتی۔ یہ لذت ایشور کا جمال نظر آنے پر تسکین پاتی ہے۔ (۵۹)

اے کنتی کے فرزند! برانگیختہ حواس، عقلمند آدمی کے دل کو بھی اس کی کوشش
کے باوجود اپنے قابو میں کر لیتے ہیں۔ (۶۰)

ان تمام حواس کو قابو میں رکھ کر یوگی (عارف) کو چاہیے کہ مجھ میں سرمست ہو، کیونکہ جس
کے حواس قابو میں ہیں اس کی عقل پختہ ہے۔ (۶۱)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خواہشات کی تمنا رکھنے والے آدمی کو اس میں کشش ملتی ہے اس کشش سے خواہش پیدا ہوتی ہے خواہش سے غصہ پیدا ہوتا ہے۔ (۶۲)

غصہ سے بے وقوفی پیدا ہوتی ہے اور بے وقوفی سے حافظہ کی کمزوری، حافظہ کی کمزوری سے استدلال باقی نہیں رہتی، استدلال باقی نہ رہنے سے وہ خود تباہ ہوجاتا ہے۔ (۶۳)

مگر جس کو اپنے دل پر قابو ہے اور جو اپنے حواس کو محبّت و نفرت سے مبّرا ہوکر قابو میں رکھتے ہوئے دنیا کی چیزوں کو استعمال کرتا ہے وہ اطمینانِ قلب حاصل کرتا ہے۔ (۶۴)

اس اطمینانِ قلب کی وجہ سے اس کی تمام تکالیف کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور جسے اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ اس کی عقل فوراً ہی متوازن ہوجاتی ہے۔ (۶۵)

جس کو توازن نہ ہو اس کو صحیح استدلال نہیں، اور نہ ایسے غیر متوازن کو سکونِ قلب میسّر ہے۔ جس کو سکونِ قلب نہ ہو اس کو چین نہیں، اور جسے چین ہی نہ ہو اسے مسرّت کیسے نصیب ہوگی؟ (۶۶)

ایسے منتشر خواہشات جن کی جانب دماغ راغب ہوجاتا ہے وہ انسان کی عقل کو ایسے ہی (جدھر چاہے) لے اڑتی ہیں۔ جیسے کہ ہوا کشتی کو پانی میں بہا لے جاتی ہے۔ (۶۷)

اس لیے اے مضبوط بازوؤں والے! (ارجن)، جس کے جذبات سامانِ عیش سے نکل کر قابو میں آجائیں اس کی عقل پختہ ہوجاتی ہے۔ (۶۸)

جو ساری مخلوقات کی رات ہے وہ منضبط (جس کو اپنے دل پر قابو ہو) آدمی کے جاگنے کا وقت ہے۔ اور جب سب لوگ جاگتے ہیں تب بصیرت والے عالم کی رات ہوتی ہے۔ (۶۹)

وہ شخص اطمینانِ قلب حاصل کرتا ہے جس کے دل میں تمام خواہشات (تاثرات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پیدا کیے بغیر، ایسے ہی جاتی ہیں. جیسے کہ دریا پانی سے بھرے ہوئے سمندر میں بلا تردّد کے سما جاتے ہیں۔ دنیوی خواہشات رکھنے والے کو یہ اطمینانِ قلب حاصل نہیں ہوتا۔ (۷۰)

تمام خواہشات کو چھوڑ کر جو آدمی خواہش، غرض و غرور سے آزاد ہو کر آگے بڑھتا ہے۔ وہی سکونِ دل حاصل کرتا ہے۔ (۷۱)

اے پارتھ! عرفان کی حالت یہی ہے۔ اس حالت کے حصول کے بعد کوئی گمراہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ آخر وقت تک اسی حالت میں رہ کر نجات پاتا ہے۔ (۷۲)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تیسرا باب

عمل کا فلسفہ

ارجن نے پوچھا:

اے جنار دن! اگر آپ عمل سے عقل کو زیادہ بہتر مانتے ہیں تو اے کیشو! پھر آپ مجھے اس خوفناک عمل کی کیوں تلقین کرتے ہیں؟ (۱)

ایسی مشکوک باتیں کر کے آپ مجھے وسوسہ میں ڈال رہے ہیں۔ اس لیے آپ یقینی طور پر مجھے ایک ہی بات بتائیں جس میں میری بھلائی ہو۔ (۲)

شری بھگوان نے جواب دیا:

اے گناہوں سے مبرّا (ارجن)! جیسا کہ پہلے میں نے بتایا ہے دنیا میں حصولِ مقصد دو طریقوں سے ہو سکتا ہے۔ فلسفۂ علم والوں کو علم کے ذریعہ اور فلسفۂ عمل والوں کو عمل کے ذریعہ مقصد حاصل ہوتا ہے۔ (۳)

جد و جہد سے پیچھے ہٹ کر انسان عمل سے آزادی حاصل نہیں کرتا اور نہ ہی محض نفس کشی کے ذریعے وہ کمال کی جانب بڑھتا ہے۔ (۴)

نہ ہی کوئی شخص ایک لمحہ کے لیے بھی اصلی معنوں میں بغیر عمل کے رہ سکتا ہے کیونکہ مادّی صفات چار و ناچار آدمی کو عمل پر مجبور کرتے ہیں۔ (۵)

جو شخص اعضائے عمل کو تو قابو میں کر لیتا ہے لیکن اپنے دل میں خواہشات کو لاتا ہے ایسا پراگندہ خیال آدمی ریاکار کہلاتا ہے۔ (۶)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیکن اے ارجن! وہی شخص قابلِ تعریف ہے جو اعضائے عمل کے ساتھ دل کے اندر بھی خواہشات کو قابو میں لاتا ہے اور اعضائے عمل کے ذریعہ فلسفۂ عمل پر کاربند رہتا ہے یعنی صرف خدمت کی خاطر عمل کرتا ہے۔ (۷)

اس لیے تو حق کاموں ہی کو انجام دے۔ اگر عمل نہ ہو تو پھر جسم کی بقا بھی ناممکن ہے (۸)

جب تک عمل ایثار کی خاطر نہ ہو اس دنیا میں پابندی پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا اے کنتی کے بیٹے! تعلق سے مخلصی پا کر افعال کو انجام دے (عمل کے نتیجے سے بے غرض رہ کر کام کر)۔ (۹)

ابتدائے آفرینش میں بے غرض عمل سے انسانیت کی تخلیق کر کے خالق نے کہا: (یگیہ) بے غرض عمل کے ذریعہ تم پھلو پھولو گے اور اس کے ذریعہ تمھیں دلی مراد ملے گی۔ (۱۰)

اس بے غرض عمل کے ذریعہ تم دیوتاؤں کی تواضع کرو۔ دیوتا تمہاری تواضع کریں گے اس طرح ایک دوسرے کی تواضع کر کے تم دونوں اعلیٰ ترین بہبودی حاصل کرو گے۔ (۱۱)

کیونکہ بے غرض عمل سے مطمئن ہو کر دیوتا تم کو حسب خواہش نعمتیں دیں گے۔ وہ درحقیقت دیوتاؤں کا چور ہے جو عوض دیے بغیر ان کی بخشش سے فائدہ اٹھائے۔ (۱۲)

ایسا راست باز جو نذر (یگیہ) کے بعد جو کچھ بچ رہے وہ کھاتا ہے تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن کج رو جو اپنے لیے ہی کھانا پکاتے ہیں گنہگار ہوتے ہیں۔ (۱۳)

غذا سے جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ غذا بارش سے پیدا ہوتی ہے۔ بارش یگیہ سے ہوتی ہے اور یگیہ عمل سے پیدا ہوتا ہے۔ (۱۴)

تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ عمل وید سے سرزد ہوتا ہے اور وید اس ذات لافانی سے نمودار ہوتا ہے۔ اس لیے وہ لافانی محیطِ کُل یگیہ میں ہمیشہ موجود ہوتا ہے۔ (۱۵)

اے پارتھ! جو شخص اس دنیا میں یگیہ اور عمل کے اصول کی پابندی نہیں کرتا، ایسے گناہ آلود اور خواہشات کے غلام کا جینا فضول ہے۔ (۱۶)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیکن جو شخص اپنی خودی میں مگن ہوتا ہے وہ خودی ہی سے مطمئن ہوتا ہے اور خودی ہی میں سیری حاصل کرتا ہے اسے اس دنیا میں اور کوئی کام نہیں۔ (۱۷)

اس کو اس دنیا میں کام کی تکمیل سے کوئی دلچسپی نہیں اور نہ ہی جملہ جانداروں میں کسی سے اس کا ذاتی تعلق ہوتا ہے (۱۸)

اس لیے بے غرض اور مستعدی سے عمل کر جو فرض ہے، کیونکہ جو شخص بغیر غرض کے عمل کرتا ہے اس کو انسانیت کا اعلیٰ ترین درجہ میسّر ہوتا ہے۔ (۱۹)

جنک وغیرہ بھی عمل ہی کے ذریعہ درجۂ کمال تک پہنچے۔ دنیوی مفاد کے پیش نظر بھی تجھ پر عمل کرنا واجب ہے (۲۰)

جو کچھ ایک بڑا شخص کرتا ہے وہی دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں وہ (بڑے رُتبے کے لوگ)، جو معیار قائم کرتے ہیں۔ لوگ اسی کی پیروی کرتے ہیں۔ (۲۱)

اے پارتھ! میرے لیے تینوں جہان میں کوئی کام نہیں ہے۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو مجھے حاصل نہ ہو۔ لیکن پھر بھی میں عمل کرتا ہی رہتا ہوں۔ (۲۲)

کیونکہ اگر میں بلا تھکاوٹ کے عمل نہ کروں تو لوگ ہر طرح میری پیروی کرنے لگ جائیں گے۔ (۲۳)

جو میں عمل نہ کروں تو یہ سب جہان تباہ ہو جائیں گے میں ضبط کو توڑنے والا اور کائنات کا تباہ کنندہ ہو جاؤں گا۔ (۲۴)

اے بھارت! جس طرح غافل آدمی دلی تعلق سے عمل کرتے ہیں اسی طرح عقلمند کو چاہیے کہ بے غرض ہو کر انسانیت کی بہتری کی خواہش سے کام کرے۔ (۲۵)

عقلمند آدمی کو چاہیے کہ وہ غافل آدمیوں کو جو عمل سے دلی تعلق رکھتے ہیں متزلزل نہ کر دے۔ بلکہ میرے ساتھ ہم آہنگ ہو کر کام انجام دیتے ہوئے ہر کام کو دلکش بنا دے۔ (۲۶)

سب کام قدرت کے صفات کا ظہور ہیں۔ لیکن غفلت میں مبتلا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ میں کرنے والا ہوں۔ (۲۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اے قوی بازو والے! لیکن ایسا شخص جو یہ جانتا ہے کہ صفات اور اعمال دونوں مجھ سے الگ ہیں۔ یہ سمجھ کر کہ صفات کا یہ کھیل آپس ہی میں ہو رہا ہے۔ ان سے بے تعلق رہتا ہے۔ (۲۸)

جو قدرت کے صفات سے غافل ہوتے ہیں وہ صفات اور اعمال ہی میں پھنسے رہتے ہیں مکمل علم والے کو چاہیے کہ وہ نامکمل علم والے کو متزلزل نہ کرے۔ (۲۹)

تمام اعمال کو میرے حوالے (میری نذر) کرتے ہوئے اور اپنے خیال کو خودی کی انتہا پر جما کر امید و غرور اور فکر سے خلاصی پا کر اور دماغی کمزوری کو دور کر کے جنگ کر۔ (۳۰)

جو بلا حجت اور خلوصِ دل کے ساتھ میری تعلیمات کے مطابق ہمیشہ عمل کرتے ہیں وہ بھی افعال کی قیود سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ (۳۱)

جو میری تعلیمات پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور اس کے بموجب عمل نہیں کرتے وہ بے حس، ہر قسم کے علم سے غافل ہیں اور سمجھ لے کہ ایسے بے عقل اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہیں (تباہی ان کا مقدر ہے)۔ (۳۲)

عالم اپنی فطرت کے مطابق کرتا ہے اور ہر جاندار بھی اپنی فطرت کے مطابق کرتا ہے۔ ایسی صورت میں بندش سے کیا فائدہ؟ (۳۳)

دنیوی اشیا سے محبت و حقارت کا جذبہ حواس ہی میں پیدا ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ ان دونوں میں سے کسی کے بھی زیر اثر نہ آئے وہ انسان کی بہبودی کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ (۳۴)

غیر کے فریضہ سے خواہ وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اپنا ذاتی فریضہ خواہ وہ خوبیوں سے مبرا ہی کیوں نہ ہو بہتر ہے۔ اپنے ذاتی فرض کی ادائی میں مرنا بہتر ہے دوسرے کی تقلید خطرے سے خالی نہیں۔ (۳۵)

ارجن نے پوچھا:

اے وارشنیہ! وہ کونسی تحریک ہے جس کی بنا پر آدمی با دلِ ناخواستہ گناہ کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مرتکب ہوتا ہے جیسے کسی قوت نے مجبور کر دیا ہو۔ (۳۶)

شری بھگوان نے جواب دیا:

یہ صرف خواہش اور غصہ کی تحریک ہے جو رج سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور سب کچھ ہضم کر جاتے ہیں اور سب کچھ بخس کر دیتے ہیں۔ ان کو اس دنیا میں انسانیت کا دشمن سمجھ۔ (۳۷)

جس طرح دھوئیں سے آگ، میل سے آئینہ، غلافِ جنین سے جنین چھپا ہوا رہتا ہے اسی طرح اس رج (خواہش و غصہ) کے ذریعے حقیقت پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ (۳۸)

اے کنتی کے بیٹے! عقل پر بھی آگ کے مانند کبھی سیر نہ ہونے والی خواہش کے روپ میں عقلمند انسان کے ازلی دشمن کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ (۳۹)

حواس، ذہن اور عقل اس دشمن کا ٹھکانا ہیں، ان کے ذریعہ معرفت کو چھپا کر یہ دشمن انسان کو غفلت میں ڈال دیتا ہے۔ (۴۰)

اے بھرت کے بہترین سپوت! سب سے پہلے حواس پر قابو پا کر تو گناہ کے اس محرک کو مار دے جو علم و عقل کا دشمن ہے۔ (۴۱)

کہا جاتا ہے کہ حواس برتر ہیں لیکن ذہن جذبات سے برتر ہے۔ عقل ذہن سے برتر ہے اور روح عقل سے برتر ہے۔ (۴۲)

اے قوی بازو والے! اس طرح تو روح کو عقل سے ماورا جان اور عقل سے ذہن کو قابو میں رکھ کر اس دشمن کو ختم کر دے جو خواہش کے روپ میں ہے اور جس پر قابو پانا مشکل ہے۔ (۴۳)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو شخص عمل میں بے عملی اور بے عملی میں عمل دیکھتا ہے وہ انسانوں میں عقلمند ہے اور کام کے دوران بھی وہ ہم آہنگ رہتا ہے ۔ (۱۸)

جس کے سب افعال خواہش اور تمنّا سے بالا ہوں اور جس کے اعمال عرفان کی بھٹی میں تپ گئے ہوں ۔ اس کو عقلمند لوگ پنڈت کہتے ہیں ۔ (۱۹)

ایسا شخص جو افعال کے نتیجہ سے بے تعلق ہوتا ہے ہمیشہ قانع رہتا ہے اور کسی کی پناہ نہیں لیتا ۔ دراصل اس سے کوئی فعل سرزد نہیں ہو رہا ہے گو وہ افعال کو انجام دے رہا ہے ۔ (۲۰)

جو کسی چیز کی امید نہیں رکھتا ۔ جس کو خود پر اور اپنے ذہن پر پورا قابو ہو، جو تعلق کے تمام خیالات کو ختم کر چکا ہو اور صرف جسم سے افعال کو انجام دیتا ہے (ذہن میں نتیجہ کا خیال نہ لاکر) اس سے گناہ سرزد نہیں ہوتا ۔ (۲۱)

ایسا شخص جو بغیر جدوجہد کے جو کچھ ملتا ہے اس پر قانع، متضاد کیفیات سے آزاد، حسد کے جذبہ سے پاک اور کامیابی و ناکامی میں متوازن رہتا ہے وہ عمل کرتے ہوئے بھی گرفتارِ عمل نہیں ہے ۔ (۲۲)

کیونکہ خواہشات سے مکتی پانے والے آزاد (مکتی پایا ہوا) عرفان میں تخیل کو قائم کرنے والے کے وہ اعمال جو وہ یگیہ کے لیے کرتا ہے معدوم ہو جاتے ہیں ۔ (۲۳)

برہم ہی یگیہ ہے جو کچھ یگیہ میں استعمال کیا جاتا ہے وہ بھی برہم ہے اور وہ برہم کی جانب سے برہم کی آگ میں چڑھایا جاتا ہے اور جو کوئی اپنے اعمال میں برہم ہی میں محو رہتا ہے وہ برہم کو پا لیتا ہے ۔ (۲۴)

کتنے ہی فلسفی دیوتاؤں کو نذر چڑھاتے ہیں اور کتنے ہی صرف برہم کی نذر چڑھاتے ہیں ۔ (۲۵)

بعض سماعت اور دوسرے اعضا حواس کو بطور نذر ضبط کی آگ میں چڑھاتے ہیں بعض گویائی اور دوسرے حواس کو ضبط کی آگ میں بطور نذر چڑھاتے ہیں ۔ (۲۶)

عقل کی روشن کی ہوئی اور ضبط سے حاصل کی ہوئی ہم آہنگی کی آگ میں بعض حواس اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پُران کے کاموں کو بطور نذر چڑھاتے ہیں۔ (۲۷)

اور بعض جستجو میں لگے ہوئے اور با عزم لوگ دولت کی نذر، زہد کی نذر، ہم آہنگی کی نذر، خاموش مطالعہ اور عقل کی نذر چڑھاتے ہیں۔ (۲۸)

بعض خارج ہونے والی سانس کو داخل ہونے والی سانس پر اور داخل ہونے والی سانس کو خارج ہونے والی سانس پر نذر کرتے ہیں، آنے اور جانے والی سانسوں کو روک کر پوری توجہ سے سانس پر قابو پاتے ہیں۔ (۲۹)

دوسرے غذا کی پابندی کرتے ہیں اور آنے والی سانس کو اسی میں نذر کرتے ہیں۔ یہ سب نذر کو جاننے والے ہیں اور نذر ہی کے ذریعہ اپنے گناہوں کو زائل کر چکے ہیں۔ (۳۰)

اے کوروؤں میں باعظمت! جو لوگ نذر سے بچے ہوئے آبِ حیات کو استعمال کرتے ہیں وہ لافانی برہم سے واصل ہو جاتے ہیں، یہ دنیا نذر نہ چڑھانے والوں کے لیے نہیں ہے چہ جائے کہ آخرت ان کے لیے ہو۔ (۳۱)

بہت سے اور گوناگوں نذرانے اس لافانی (برہم) کی بارگاہ میں گزرانے جاتے ہیں۔ تو یہ جان لے کہ یہ سب عمل سے ہیں۔ اس راز کے سمجھنے والے آزادی پاتے ہیں۔ (۳۲)

اے دشمنوں کو خوف زدہ کرنے والے! تمام اشیائے نذرانہ میں عقل کا نذرانہ بہتر ہے۔ اے پارتھ! تمام اعمال بالکلیہ عقل میں جا کر ختم ہو جاتے ہیں۔ (۳۳)

تو اس حقیقت کو چیلا بن کر جستجو کر کے اور خدمت کے ذریعہ جان لے، عقلمند اور عارف تیری رہنمائی کریں گے۔ (۳۴)

اے پانڈو کے بیٹے! اس عرفان کو حاصل کر لینے کے بعد تو اس ہنگامے میں گرفتار نہ ہوگا۔ کیونکہ اس عرفان سے تو بلا استثنا ساری کائنات کو خودی میں اور مجھ میں دیکھے گا۔ (۳۵)

اگر تو سارے گنہگاروں میں سب سے بڑا گنہگار ہے تو بھی عرفان کی کشتی کے ذریعے تمام گناہوں کو پار کر لے گا۔ (۳۶)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اے ارجن! جس طرح شعلہ زن آگ ایندھن کو راکھ بنا دیتی ہے اس طرح عرفان کی آگ تمام اعمال کو راکھ بنا دیتی ہے۔ (۳۷)

اس دنیا میں عرفان کے برابر کوئی پاک کرنے والی (چیز) نہیں ہے جو کوئی یکسوئی (یوگ) میں کامل ہو۔ وقت آنے پر وہ عرفان کو اپنی خودی میں موجود پاتا ہے۔ (۳۸)

جو شخص عقیدتمند ہو وہ عرفان کو حاصل کرتا ہے اور وہ بھی جس کو اپنے حواس پر قابو ہو۔ عرفان کو حاصل کر کے ایسا شخص انتہائی تسکینِ قلب حاصل کرتا ہے۔ (۳۹)

لیکن جاہل، بدعقیدت اور شک و شبہہ میں گرفتار تباہی کی طرف جاتا ہے۔ شک و شبہہ کرنے والے کے لیے نہ تو یہ دنیا ہے اور نہ آنے والی اور نہ ہی مسرت ہے۔ (۴۰)

اے دھننجے! ایسا شخص جو یکسوئی (یوگ) کے ذریعہ اعمال (کے نتائج) سے دستبردار ہو گیا ہے، جس نے عرفان کے ذریعہ اپنے شک اور شبہہ کو دور کر لیا ہے اور اپنی خودی کے زیر اثر ہے اس کو اعمال پابند نہیں کرتے۔ (۴۱)

اے بھارت! اس لیے تو خودی کے عرفان کی تلوار کے ذریعہ جہالت سے پیدا شدہ شبہات کو اپنے دل سے نکال باہر کر اور یکسوئی (یوگ) میں کامل ہو کر اٹھ کھڑا ہو۔ (۴۲)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پانچواں باب

اعمال کے نتیجہ سے دست بردار ہونے کا فلسفہ

ارجُن نے پوچھا:

اے کرشن! آپ اعمال کے ترک کرنے کی تعریف کرتے ہیں اور بے غرض کام (یوگ)، کی بھی۔ ان دونوں میں سے کون افضل ہے مجھے قطعی طور پر بتایئے۔ (۱)

شری بھگوان نے جواب دیا۔

ترکِ اعمال اور بے غرض کام دونوں روحانی مسرت تک لے جاتے ہیں۔ دونوں میں بھی بے غرض کام یقیناً ترکِ اعمال سے بہتر ہے (۲)

اے قوی بازو والے! جو شخص نفرت اور خواہش نہیں کرتا اور متضاد کیفیات سے آزاد ہے، اس کو دوامی تارک الدنیا (سنیاسی) خیال کرنا چاہیئے۔ وہ بہت آسانی سے بندھنوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ (۳)

عارف نہیں، بلکہ بچے یہ کہا کرتے ہیں کہ ترکِ دنیا (سانکھیہ) اور بے غرض کام (یوگ)، علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں۔ جو کوئی ان میں سے ایک میں بھی کمال حاصل کرتا ہے وہ دونوں کا پھل پاتا ہے (۴)

ترکِ دنیا کے ذریعہ جو درجہ حاصل ہوتا ہے وہ بے غرض کام کرنے والا ہی حاصل کرتا ہے وہی بصیرت والا ہے جو یہ دیکھتا ہے کہ سانکھیہ اور یوگ ایک ہیں (۵)

اے قوی بازو والے! لیکن یوگ کے بغیر تارک الدنیا ہونا بہت مشکل ہے۔ جو متقی بے غرض

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کام (یوگ)، میں لگ گیا وہ جلد ہی برہم تک پہنچ جاتا ہے۔ (۶)

جس نے یوگ کا عمل کیا، دل کو پاکیزہ بنایا، خودی کی پیروی کی، حواس پر قابو پایا اور جس کی خودی تمام جانداروں کی خودی ہے وہ عمل کرتے ہوئے بھی غیر متاثر رہتا ہے۔ (۷)

یوگی جو حرکت یعنی دیکھنے، سُننے، چھونے، سونگھنے، کھانے، حرکت کرنے سانس لینے اور سونے کی اصلیت سے واقف ہے وہ یہ مانے کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ (۸)

اور بات چیت کرتے ہوئے، دیتے ہوئے، تھامتے ہوئے آنکھیں کھولتے اور بند کرتے ہوئے وہ یہ خیال کرے کہ حواس اپنے خاص فرائض انجام دے رہے ہیں۔ (۹)

جو تمام تعلقات سے الگ ہو کر کام کو برہم پر چھوڑتے ہوئے کرتا ہے وہ گناہ سے ایسے ہی علیحدہ رہتا ہے جیسے کہ کنول کے پتے پانی سے۔ (۱۰)

یوگی خود بے تعلق رہتے ہوئے خودی کی پاکیزگی کے لیے محض جسم، ذہن، استدلال اور حواس سے فعل کو انجام دیتے ہیں۔ (۱۱)

ایسا انسان جس نے ہم آہنگی حاصل کر لی ہے افعال کے اجر سے دست بردار ہو کر انتہائی تسکینِ قلب حاصل کرتا ہے۔ لیکن جس نے ہم آہنگی حاصل نہیں کی اور خواہشات کا غلام ہے اور افعال ہی کے اجر میں پھنسا ہوا ہے وہ بندھن میں رہتا ہے۔ (۱۲)

سب افعال کو ذہن سے ترک کر کے اپنی خواہشات پر جس نے قابو پا لیا ہے وہ نو دروازوں والے گھر (جسم) میں اطمینان کے ساتھ رہتے ہوئے نہ خود افعال کو انجام دیتا ہے اور نہ انجام دلواتا ہے۔ (۱۳)

کائنات کا مالک نہ تو آلۂ کار کا تخیل پیدا کرتا ہے اور نہ اعمال، اور نہ ہی اعمال اور نتائج کا اتحاد، قدرت ہی یہ سب کچھ آشکار کرتی ہے۔ (۱۴)

خدا نہ کسی کے گناہوں کو قبول کرتا ہے اور نہ ہی نیکیوں کو۔ چونکہ عرفان جہل میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لپٹا ہوا ہے اس لیے انسان غفلت میں رہتے ہیں۔ (۱۵)

لیکن جن کے ذہنی جہل کا عرفان سے صفایا ہوگیا ہے ان میں عرفان آفتاب کی طرح روشن ہوکر انتہائی حقیقت سے روشناس کراتا ہے۔ (۱۶)

اور وہ اس برہم کو یاد کرتے ہوئے اس میں جذب و جاگزیں ہوکر اور اس کے لیے وقف ہوکر ایسی جگہ پاتے ہیں جہاں سے لوٹنا نہیں ہے اور ان کے گناہ عرفان سے زائل ہوجاتے ہیں۔ (۱۷)

عارف، عالم، برہمن، گائے، ہاتھی، کتے اور نیچ درجہ کے آدمی کو (جوان جانوروں کو بھی کھاتا ہے) یکساں سمجھتا ہے۔ (۱۸)

ان لوگوں نے اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی ہر چیز پر فتح حاصل کی ہے جن کے ذہن متوازن ہوتے ہیں۔ وہ ذاتِ لافانی بھی کبھی نہ بگڑنے والی اور متوازن ہی ہے۔ اس لیے وہ (متوازن ذہن کے لوگ) لافانی ہی میں جاگزیں رہتے ہیں۔ (۱۹)

مضبوط اور غیر متزلزل استدلال کے ساتھ لافانی کو جاننے والا اور لافانی میں جاگزیں نہ تو کسی خوشگوار شے کے حاصل ہونے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور نہ ناخوشگوار کے حاصل ہونے پر پریشانی کا (۲۰)

ایسا شخص جس کی خودی خارجی تعلقات سے غیر متاثر رہتی ہے اور وہ خودی ہی میں مگن رہتا ہے۔ یکسوئی کے ذریعہ لافانی میں جاگزیں ہوکر تسکینِ قلب پاتا ہے (۲۱)

اے کنتی کے بیٹے! جو خوشیاں تعلقات سے پیدا ہوتی ہیں وہ رنج کا پیش خیمہ بھی ہیں۔ ان کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی۔ عقلمند آدمی ان سے مسرور نہیں ہوتا۔ (۲۲)

وہی شخص حقیقت میں مسرور اور یوگی ہے جو خواہش اور جذبات کی قوت پر جسم سے آزاد ہونے سے قبل ہی قابو پاتا ہے۔ (۲۳)

جو اپنے آپ ہی میں مگن ہو اور جس کو اندرونی روشنی مل جائے وہ یوگی خود لافانی بن کر لافانی ذات (برہم) میں جذب ہوجاتا ہے۔ (۲۴)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جن برگزیدہ ہستیوں کے گناہ زائل ہو گئے ہیں، جو متضاد کیفیات سے چھٹکارا پا چکے ہیں۔ خودی پر جن کو پورا قابو ہے جو تمام ذی روح کی خوش حالی میں مصروف ہیں وہ لافانی ذات (برہم) میں جذب ہو جاتے ہیں۔ (۲۵)

ایسے عارف برہم میں جذب ہو چکے ہیں جو اپنی حقیقت جانتے ہیں جذبات اور خواہشات سے بے تعلق ہیں اور جنھوں نے اپنے دل پر قابو پالیا ہے۔ (۲۶)

ایسا برگزیدہ شخص جو بیرونی خواہشات کو بالائے طاق رکھتا ہے، نظروں کو ابروؤں کے درمیان قائم کرتا ہے۔ دونوں نتھنوں سے گزرنے والی سانس کی آمد و رفت کو برابر کرتا ہے، ہمیشہ حواس، دل اور استدلال کو قابو میں رکھتا ہے اور ہمہ تن نجات کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے۔ خواہشات، ڈر اور غصہ کو ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ چکا ہے، وہ یقیناً نجات یافتہ ہے۔ (۲۷ و ۲۸)

مجھ کو نذر (قربانی) اور ریاضت کے پھل کو پانے والا، تمام جہانوں کا طاقتور حکمران، تمام جانداروں کا دوست جاننے والا شخص تسکینِ قلب حاصل کرتا ہے۔ (۲۹)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چھٹا باب

خود پر قابو پانے کا فلسفہ

شری بھگوان نے کہا:
جو شخص اپنے فرض کو جزا کی خواہش کے بغیر انجام دیتا ہے، وہ تارک الدنیا اور یوگی ہے۔ نہ کہ وہ شخص جو نہ یگیہ کی آگ جلاتا ہے اور نہ مراسم کو انجام دیتا ہے۔ (۱)
اے پانڈو! جسے ترکِ دنیا کہتے ہیں تو اسے یوگ سمجھ، کیونکہ کوئی شخص ضبطِ نفس کیے بغیر یوگی نہیں بن سکتا۔ (۲)
ایسی بزرگ ہستی کے لیے جو یوگ کی تلاش میں ہے عمل صرف ایک ذریعہ ہے اس لیے جب وہ یوگ کو حاصل کر لیتا ہے تو دلی اطمینان ہی ذریعہ بن جاتا ہے۔ (۳)
جب آدمی (عمل) اور مادی اشیا کی جانب کوئی رغبت محسوس نہیں کرتا اور خواہشات کو ترک کر دیتا ہے وہی حقیقت میں یوگ میں جاگزیں ہے۔ (۴)
خودی کے ذریعہ اپنے آپ کو ترقی دینا چاہیے اور خودی کو گرنے نہیں دینا چاہیے۔ کیونکہ خودی انسانیت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی۔ (۵)
خودی ایسے انسان کی دوست ہے جس نے اپنے آپ خودی کو مغلوب کر لیا ہے جس نے خودی پر غلبہ نہیں پایا خودی اس کی دشمن ہو جاتی ہے۔ (۶)
ایسے شخص کی خودی خدائی ہے جو اپنے دل پر قابو رکھتا ہے، سردی اور گرمی، راحت اور تکلیف، عزت و بے عزتی میں مطمئن رہتا ہے۔ (۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایسا یوگی جو علم و عرفان سے مطمئن ہو گیا ہے، جو غیر متزلزل ہے، جس کے جذبات مغلوب ہو چکے ہیں۔ جس کے لیے مٹی کا ڈھیلا، پتھر اور سونا سب برابر ہیں۔ وہ واصلِ حق کہلاتا ہے (۸)

وہ شخص بلند رتبہ والا ہے جو ہمدرد، دوست، دشمن، یگانے، بیگانے، رقیب اور رشتہ دار، راست باز اور کج رُو سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتا ہے (۹)

یوگی کو کنجِ تنہائی میں خیالات اور خودی کو ترک کر کے امید اور لالچ سے آزاد ہو کر یوگ میں مستغرق رہنا چاہیے۔ (۱۰)

پاکیزہ جگہ پر کُشا گھاس اس پر سیاہ بارہ سنگا کی کھال اور اس پر سفید کپڑے کی ایک ہموار نشست پر جو نہ تو بہت زیاہ بلند ہو اور نہ بہت زیادہ پست، جما ہوا بیٹھ کر اپنے دل کو یکسو کر کے اور تمام خیالات اور حواس کو نظر انداز کر کے اپنی خودی کی پاکیزگی کے لیے یوگ (یکسوئی کا عمل) کرے۔ (۱۱ و ۱۲)

جسم، سر اور گردن کو ایک کھڑے خط میں بے حرکت قائم کر کے اِدھر اُدھر نہ دیکھتا ہوا اپنی ناک کی نوک پر نظر جمائے۔ (۱۳)

خودی کو سنجیدہ، بے خوف، برہم چاری کے عہد میں پختہ ہو کر دل کو قابو میں لا کر یکسوئی کے ساتھ میرا تصور کرے اور میری ہی جستجو میں مشغول رہے (۱۴)

یوگی جو خودی سے اس قدر متحد ہو اور جس کا دل قابو میں ہو، سکون اور اس اطمینانِ قلب کو حاصل کرتا ہے جو مجھ ہی میں ہے۔ (۱۵)

اے ارجن! بے شک یوگ اس کے لیے نہیں ہے جو خوب کھاتا ہے اور نہ اس کے لیے جو بالکل نہیں کھاتا، نہ اس کے لیے جو خوب سوتا ہے، نہ اس کے لیے جو بالکل نہیں سوتا۔ (۱۶)

جو شخص کھانے اور تفریح کی حد تک پابند ہو اور اعمال کو بجا لانے کا بھی پابند ہو اور سونے جاگنے میں بھی پابند ہو اس کی تمام تکالیف کو یوگ ختم کر دیتا ہے۔ (۱۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جب اس کے مغلوب خیالات خودی پر جم جاتے ہیں اور وہ تمام خواہشات سے بلند ہو جاتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے یکسوئی حاصل کرلی ہے۔ (۱۸)

مغلوب خیالات والا یوگی (یکسوئی حاصل کرنے والا)، جو خودی کے یوگ میں مستغرق ہو اس چراغ کے مانند ہے جو ایسے مقام پر ہونے کے باعث جہاں ہوا متحرک نہیں ہے ٹمٹماتا نہیں۔ (۱۹)

مصائب سے بے تعلقی کی حالت کو یوگ کا نام دینا چاہیے، جس میں دل یوگ کی تربیت کے ذریعہ قابو میں آکر سکون حاصل کرتا ہے۔ جس میں انسان خودی کو خودی سے دیکھ کر خودی میں مطمئن رہتا ہے جس میں انسان انتہائی تسکین قلب کو حاصل کرتا ہے جو احساسات سے پرّے ہے اور محض استدلال سے پہچانا جاتا ہے اور جہاں جاگزیں ہو کر انسان حقیقت سے نہیں ہٹتا اور جس کو حاصل کر کے انسان سوچتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہے اور جس میں جاگزیں ہو کر وہ انتہائی مصائب میں بھی متزلزل نہیں ہوتا۔ انسان کو چاہیے کہ اس یوگ کو خشوع و خضوع کے ساتھ قبول کرے۔ (۲۰ تا ۲۳)

بلا استثنا تمام خواہشات سے بے تعلقی حاصل کر کے جو خیال سے پیدا ہوتے ہیں اور دل سے تمام حواس کو قابو میں لا کر استدلال کے ذریعہ (یوگی) یکسوئی حاصل کرنے والا بتدریج اطمینان حاصل کرتا ہے۔ دل کو خودی میں منسلک کر کے، اس کو چاہیے کہ کسی اور خیال کو دل میں نہ لائے۔ (۲۴ و ۲۵)

متزلزل اور غیر مستقل دل جدھر جدھر رسائی کرتا ہے اُدھر اُدھر سے اس کو روک کر خودی ہی کے قابو میں رکھنا چاہیے۔ (۲۶)

انتہائی اطمینانِ قلب اس (یوگی) یکسوئی حاصل کرنے والے کے لیے ہے۔ جس کا دل مطمئن ہے جس کے جذبات قابو میں ہیں جو معصوم ہے اور جو برہم میں جذب ہو گیا ہے۔ (۲۷)

(یوگی) یکسوئی حاصل کرنے والا جو خودی سے ہم آہنگی حاصل کر کے گناہ کو ترک کر چکا ہے برہم کے حصول کی لافانی مسرت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ (۲۸)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خودی یوگ کے ذریعہ یکسوئی حاصل کرنے کے بعد خود کو تمام جانداروں میں موجود پاتی ہے اور تمام جانداروں کو خود میں، وہ سب کو یکساں سمجھتا ہے۔ (۲۹)

جو مجھ کو ہر جگہ (حاضر و ناظر) دیکھتا ہے اور ہر چیز کو مجھ میں دیکھتا ہے وہ مجھے نہیں چھوڑتا۔ (۳۰)

ایسا یوگی جو یکسانیت میں قائم ہو کر مجھے تمام جانداروں میں موجود پاتا ہے وہ مجھ میں رہتا ہے خواہ اس کی طرزِ زندگی کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ (۳۱)

اے ارجن! ایسا شخص جو ہر ایک کو اپنے برابر دیکھتا ہے اور ہر چیز کو خواہ پُرلطف ہو یا تکلیف دہ مساوی دیکھتا ہے، وہ کامل یوگی کہلاتا ہے۔ (۳۲)

ارجن نے کہا:

اے مدھوسودن! آپ نے جس یک نظری سے حاصل ہونے والے یوگ کا ذکر کیا ہے میں اپنی منتشر خیالی کے باعث اپنے اندر اس کے لیے مستحکم بنیادیں نہیں پاتا۔ (۳۳)

کیونکہ اے کرشن! دل کو سکون و قرار نہیں ہے۔ وہ پریشان کن اور نہایت طاقتور ہے اس لیے جس طرح ہوا کو قابو میں لانا مشکل ہے اسی طرح اس کو قابو میں لانا بھی دشوار ہے (۳۴)

شری بھگوان نے کہا:

اے قوی بازو والے! بے شک دل بے قرار ہے اور اس کو قابو میں لانا مشکل ہے لیکن سعیِ پیہم اور خواہشات سے منہ موڑ کر اس کو قابو میں لایا جا سکتا ہے۔ (۳۵)

ایسے شخص کے لیے جس کو اپنے آپ پر قابو نہ ہو اس کے لیے یوگ (یکسوئی) کا حصول مشکل ہے لیکن خود پر قابو رکھنے والے کے لیے صلاحیتوں کے صحیح استعمال سے ممکن الحصول ہے۔ (۳۶)

ارجن نے کہا:

اے کرشن! جو شخص ایمان تو رکھتا ہے لیکن جس کو خود پر قابو نہ ہو، جس کا دل یوگ سے بھٹک رہا ہو اور یوگ میں کمال حاصل کرنے میں ناکام رہا ہو وہ کس حالت کو پہنچتا ہے؟ (۳۷)

اے قوی بازو والے! کیا وہ دونوں طرف سے ناکام ہو کر، بے سہارا ہو کر اور برہم کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

راستہ میں بھٹک کر منتشر بادلوں کے مانند تباہ تو نہیں ہو جاتا؟ (۳۸)

اے کرشن! براہ کرم میرے اس شبہہ کو قطعی طور پر دُور کیجیے کیونکہ اس شبہے کو دُور کرنے والا آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ (۳۹)

شری بھگوان نے کہا:

اے پرتھا کے بیٹے! ایسے آدمیوں کی نہ تو اس دنیا میں تباہی ہوتی ہے اور نہ عاقبت میں؛ ایسا شخص جو حق کام کرتا ہے کبھی مصائب کی راہ پر گامزن نہیں ہوتا۔ (۴۰)

جو شخص یوگ میں ناکام رہتا ہے۔ نیک افراد کے جہانوں تک رسائی حاصل کر کے اور وہاں کافی عرصہ رہنے کے بعد نیک اور بھلے آدمیوں کے گھر پیدا ہوتا ہے۔ (۴۱)

وہ عقلمند یوگیوں کے خاندان میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اس دنیا میں ایسی پیدائش حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ (۴۲)

اے کوروؤں کے لیے باعثِ مسرت! پھر وہ ان خصوصیات کو حاصل کر لیتا ہے جو اس کی پچھلی زندگی کے ساتھ تھیں۔ اور ان کے ساتھ دوبارہ کمال کے حصول کی جدوجہد شروع کر دیتا ہے۔ (۴۳)

سابقہ مشق کے باعث وہ یوگ کی جانب مجبوراً راغب ہوگا صرف یوگ کو جاننے کی خاطر یوگ کا متلاشی ویدوں کے بھی پرے چلا جاتا ہے۔ (۴۴)

لیکن یوگی جو گناہوں سے پاک ہو کر انہماک کے ساتھ جدوجہد کر رہا ہے طرح طرح کے جنم کے ذریعہ مکمل ہو کر اعلیٰ ترین منزلِ مقصود کو پاتا ہے۔ (۴۵)

اے ارجن! تو یوگی بن، کیونکہ یوگی کا درجہ ریاضت کش سے بڑا ہے۔ اس کا مرتبہ عارف سے بھی بلند سمجھا گیا ہے۔ یوگی عملی آدمیوں سے بھی بڑا ہے۔ (۴۶)

اور تمام یوگیوں میں اس شخص کو جو (مجھ پر) مکمل ایمان رکھتا ہو اور جو خودی کو میرے حوالے کر کے مجھ سے عقیدت رکھتا ہو۔ میں ہم آہنگی میں مکمل ترین سمجھتا ہوں۔ (۴۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ساتواں باب

علم و عرفان کا فلسفہ

شری بھگوان نے کہا:

اے پارتھ! میرا دھیان کر کے اور خلوص کے ساتھ یوگ کرتا ہوا میری پناہ میں آکر تو کس طرح شک وشبہہ کیے بغیر مجھے جان سکتا ہے، مجھ سے سُن! (۱)

میں تجھے یہ علم اور عرفان مکمل طور پر بتاؤں گا۔ اس کو معلوم کرنے کے بعد اس دنیا میں اور کوئی چیز جاننے کی باقی نہیں رہتی۔ (۲)

ہزاروں آدمیوں میں سے شاذ ہی کمال کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ کامیاب جستجو کرنے والوں میں شاذ ہی میری اصلی حقیقت کو جانتے ہیں۔ (۳)

زمین، پانی، آگ، ہوا، اثیر، دل، قوتِ استدلال اور خودی میری فطرت کے آٹھ مظاہر ہیں۔ (۴)

یہ تو کمتر درجہ کی خصوصیت ہوئی۔ اے قوی بازو والے! میری دوسری فطرت اس زندگی کو جان جو بلند تر ہے اور جس پر کائنات کا انحصار ہے۔ (۵)

اسی کو کائنات کی تخلیق کا منبع جان۔ میں تمام کائنات کی تخلیق کا سرچشمہ ہوں اور اسی طرح وہ مجھ ہی میں فنا ہو گی۔ (۶)

اے دھننجے! مجھ سے بلند تر اور کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جس طرح ایک ڈوری میں تمام جواہرات پروئے جاتے ہیں۔ اسی طرح تمام کائنات میرے ساتھ وابستہ ہے۔ (۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اے کنتی کے بیٹے! میں ہی پانی کی لذّت، آفتاب اور ماہتاب کی روشنی، ویدوں کا باعظمت لفظ (اوم)، آکاش میں آواز اور انسان کی طاقت ہوں۔ (۸)

زمین کی پاک خوشبو، آگ میں روشنی میں ہی ہوں اور میں ہی مخلوقات کی زندگی اور ریاضت کش کی ریاضت ہوں۔ (۹)

اے پارتھ! مجھ کو تمام جانداروں کا ازلی تخم سمجھ۔ میں استدلال والے کا استدلال ہوں اور تمام باعظمت چیزوں کی عظمت میں ہی ہوں۔ (۱۰)

میں خواہش اور جذبات سے بالاتر طاقتور کی طاقت ہوں۔ اے بھرتوں کے سردار! میں جانداروں کی خواہش ہوں لیکن دھرم کے خلاف نہیں ہوں۔ (۱۱)

فطرتوں کو جو ہم آہنگ (ساتوک) مستعد (راجسک) اور کاہل (تامسک) ہیں یہ سمجھ کہ مجھ ہی سے ہیں۔ میں اُن میں نہیں بلکہ وہ مجھ میں ہیں۔ (۱۲)

تین خواص سے پیدا شدہ ان فطرتوں کے دھوکے میں آ کر تمام دنیا مجھے ان سے بلند تر اور لازوال نہیں مانتی۔ (۱۳)

میری اس مقدّس مایا کو جو مختلف خواص کا نتیجہ ہے، پار کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ وہی جو مجھ تک پہنچتے ہیں اس مایا کو عبور کر چکتے ہیں۔ (۱۴)

بدکار، فریب خوردہ اور کمینے انسان، مجھ تک نہیں پہنچتے اور نہ ہی وہ جن کی عقل مایا سے ماری گئی ہے اور جنھوں نے فطرتِ شیطانی کو قبول کر لیا ہے۔ (۱۵)

اے ارجن! چار قسم کے نیک لوگ ہیں جو میری عبادت کرتے ہیں۔ اے بھرتوں کے سردار! مصیبت زدہ، علم کے متلاشی، خودی سے دلچسپی رکھنے والے، عارف۔ (۱۶)

ان تمام میں عارف جو پیہم یکسوئی کے ساتھ ذاتِ واحد کی عبادت کرتا ہے بہتر ہے۔ میں عارف کو بہت پیارا ہوں اور وہ مجھے پیارا ہے۔ (۱۷)

یہ تمام عالی ظرف ہیں لیکن میں عارف کو خود سے جدا نہیں سمجھتا جو ہم آہنگ ہو کر مجھ سب سے بڑے ہی کا دھیان کرتا ہے۔ (۱۸)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کئی جنم کے بعد انسان صاحب عرفان ہو کر میرے پاس آتا ہے، مہاتما جو بہت کم یاب ہیں کہتے ہیں ذاتِ حق (واسدیو) ہی سب کچھ ہے۔ (۱۹)

وہ جن کا عرفان خواہشات کی بنا پر پارہ پارہ (مغلوب) ہو گیا ہے اپنی اپنی فطرت کے مطابق مختلف خارجی رسوم کی مدد لے کر دوسرے دیوتاؤں کے پاس جاتے ہیں۔ (۲۰)

ایمان کے ساتھ جو سچا طالب ایسی کسی کیفیت کی پرستش کرنا چاہتا ہے میں خوشی کے ساتھ اس کے ایمان کو مستحکم کرتا ہوں۔ (۲۱)

وہ اس ایمان کی روشنی سے منور ہو کر اس حقیقت کی پرستش کرنا چاہتا ہے اور اسی کے ذریعہ اپنی خواہشات کی تکمیل پاتا ہے اور میں بھی بخوشی اس کو پھل دیتا ہوں۔ (۲۲)

کم عقل لوگوں کو جو اجر ملتا ہے وہ فانی ہے، دیوتاؤں کی عبادت کرنے والے دیوتاؤں کو پاتے ہیں، اور میری عبادت کرنے والے مجھے۔ (۲۳)

قوتِ استدلال سے معرّا میری باعظمت، غیر زوال پذیر اور اعلیٰ فطرت کو نہ جان کر مجھے غیر ظاہر اور مظہر رکھنے والا خیال کرتے ہیں۔ (۲۴)

میں اسی یوگ کی مایا کے زیرِ نقاب رہ کر ہر ایک کو نظر نہیں آتا۔ غافل دنیا مجھے پیدائش سے بالا اور غیر زوال پذیر نہیں سمجھتی۔ (۲۵)

اے ارجن! میں ان سب کو جانتا ہوں جو گزر چکے ہیں، جو موجود ہیں اور جو آنے والے ہیں لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا۔ (۲۶)

اے بھارت! خواہش اور نفرت سے پیدا ہونے والی متضاد کیفیات کے فریب میں آ کر، اے دشمنوں کو خوفزدہ کرنے والے! تمام جاندار اس دنیا میں غفلت میں بسر کرتے ہیں۔ (۲۷)

لیکن جو نیک اعمال لوگ ہیں اور جن کے گناہوں کا خاتمہ ہو چکا ہے وہ متضاد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کیفیات سے آزاد ہو کر اپنے عہد میں مستحکم ہو کر میری عبادت کرتے ہیں۔ (۲۸)

جو میری پناہ لے کر پیدائش اور موت سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ لافانی (برہم)، خودی کے علم اور ہر عمل کو مکمل طور سے جانتے ہیں۔ (۲۹)

وہ مجھے تمام عناصر کا علم، دیوتاؤں کا علم اور نذرانے کا علم سمجھتے* ہیں اور اپنے ذہن میں ہم آہنگ ہو کر مجھے انتقال کے وقت بھی جانتے ہیں۔ (۳۰)

---

* ان چھ اصطلاحات کی تشریح آگے چل کر خود شری بھگوان نے کی ہے، ملاحظہ ہو:
آٹھواں باب، شلوک : ۳۔۴

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آٹھواں باب

لافانی برہم کا فلسفہ

ارجن نے پوچھا :

اے پرشوتم ! لافانی ، خودی کے علم ، عمل ، عناصر کے علم ، دیوتاؤں کے علم اور نذرانے کے علم سے کیا مراد ہے ؟ (۱)

اور اے مدھوسودن نذرانے کا مالک کون ہے ؟ اس جسم میں کون رہتا ہے اور انتقال کے وقت خودی پر قابو رکھنے والا آپ کو کس طرح جان سکتا ہے ؟ (۲)

شری بھگوان نے جواب دیا :

جو نہایت اعلیٰ اور لافانی ہے وہ برہم ہے ۔ اس کی سب سے اہم فطرت خودی کا علم کہلاتی ہے جو ظہور تمام جانداروں کی پیدائش کا باعث ہے وہ عمل ہے ۔ عناصر کا علم میری زوال پذیر فطرت سے متعلق ہے اور دیوتاؤں کے علم کا تعلق حیات بخش قوت سے ہے اور نذرانے کا مالک ، اے جانداروں میں افضل ترین ! میں ہی ہوں اور اس جسم میں رہنے والا بھی میں ہی ہوں ۔ (۳ ، ۴)

اس میں شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں کہ وہ شخص جو انتقال کے وقت میری ہی یاد میں جسم کو چھوڑتا ہے وہ مجھ ہی میں داخل ہوتا ہے (واصلِ حق ہوتا ہے) ۔ (۵)

اے کنتی کے بیٹے ! جو کوئی جس کسی کا تصور انتقال کے وقت کرتا ہوا جسم چھوڑتا ہے اسی کے پاس وہ جاتا ہے ، کیونکہ وہ اسی خیال میں رہتا ہے ۔ (۶)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس لیے ہمیشہ میرا ہی تصوّر کر اور جنگ کر۔ اس طرح ذہن اور قوتِ استدلال کو میری طرف رکھنے سے تو مجھے ضرور حاصل کرے گا۔ (۷)

اے پارتھ! جو کوئی دماغ کو کسی اور طرف بھٹکنے سے روک کر مسلسل مشق سے ہم آہنگی حاصل کر کے ثابت قدمی کے ساتھ مراقبہ کرتا ہے وہ مقدس اعلیٰ ترین روح سے واصل ہو جاتا ہے۔ (۸)

جو کوئی انتقال کے وقت پختہ ذہن اور خشوع و خضوع کے ساتھ یوگ کی قوت سے دونوں ابروؤں کے درمیان حبسِ دم کرتا ہے وہ قدیم، ہمہ داں قادرِ مطلق، لطیف سے لطیف تر، سب کے سہارے، تخیل سے بالاتر، تاریکی سے بہت دور، سورج کے مانند درخشاں، مقدس و اعلیٰ ترین روح سے واصل ہو جاتا ہے (۹، ۱۰)

میں تجھ کو اس راستہ کا حال مختصر بتاؤں گا۔ جس کو وید کے جاننے والوں نے غیر انہدام پذیر بتایا ہے، جس پر وہی چلتے ہیں جو خود پر قابو پائے ہوئے اور خواہشات سے آزاد ہوں اور جس کے حصول کی خواہش میں لوگ عہدِ اجتناب (برہمچریہ) کرتے ہیں۔ (۱۱)

جو شخص تمام جسمانی راہوں (اعضائے جذبات و حس) کو بند کر دیتا ہے، ذہن کو دل میں محصور رکھتا ہے۔ سانس کو اپنے سر میں قائم (حبسِ دم) کرتا ہے۔ یوگ کے ذریعہ یکسوئی حاصل کرتا ہے۔ مقدس لفظ "اوم" کا ورد کرتا ہے اور میرا ہی خیال کرتا ہوا جسم کو چھوڑتا ہے وہ اعلیٰ ترین درجہ کو پاتا ہے (واصل حق ہوتا ہے)۔ (۱۲، ۱۳)

اے پارتھ! جو پیہم میرا ہی خیال کرتا رہتا ہے اور کبھی کسی اور چیز کا خیال نہیں کرتا ایسے ہمیشہ کے ہم آہنگ یوگی کو میں آسانی سے مل جاتا ہوں۔ (۱۴)

مجھ سے واصل ہو کر یہ مہاتما دوبارہ پیدائش کو جو فانی اور دار المحن ہے حاصل نہیں کرتے۔ وہ دوامی نجات حاصل کرتے ہیں (۱۵)

اے ارجن! برہم کی دنیا سے لے کر تمام دنیائیں آتی جاتی رہتی ہیں۔ لیکن اے کنتی کے بیٹے! جو مجھ سے واصل ہو جاتا ہے وہ پھر پیدائش کے چکر میں نہیں آتا۔ (۱۶)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو لوگ برھم کے ایک دن کو ہزار یگوں کے برابر اور رات کو ہزار یگوں کے برابر جانتے ہیں وہی دراصل لیل ونہار کی حقیقت سے واقف ہیں۔ (۱۷)

دن کے آنے پر غیر ظاہر سے سب کچھ ظہور پذیر ہوتا ہے اور رات کے آنے پر وہ تمام غیر ظاہر میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔ (۱۸)

اے پارتھ! یہ تمام ذی روح ظہور پذیر ہو کر رات کے آنے پر مجبوراً تحلیل ہو جاتے ہیں اور دن کے آنے پر پھر ظاہر ہوتے ہیں۔ (۱۹)

اسی لیے غیر ظاہر سے بھی بلند ایک اور غیر ظاہر، لافانی اور تمام ذی روح کی تباہی میں بھی تباہ نہ ہونے والی ایک ہستی ضرور موجود ہے، وہ غیر ظاہر اور غیر انہدام پذیر کہلاتی ہے جو اس سے واصل ہو جاتے ہیں پھر واپس نہیں آتے وہی میرا اعلیٰ مقام ہے۔ (۲۰ و ۲۱)

اے پارتھ! جس اعلیٰ ترین روح میں تمام جاندار قائم ہیں اور جو ساری کائنات پر محیط ہے اس تک پہنچنے کے لیے اس ہستی سے غیر متزلزل خلوص ضروری ہے۔ (۲۲)

اے بھرتوں کے شہزادے! میں تجھے وہ وقت بتاؤں گا۔ جب یوگی جاکر (جسم چھوڑ کر) واپس نہیں آتے، اور وہ بھی جب وہ جاکر (جسم چھوڑ کر) واپس آتے ہیں۔ (۲۳)

آگ، روشنی، دن، نصف ماہِ منوّر (بلحاظ چاندنی) آفتاب کے شمالی چکر کے چھ ماہ، ایسے اوقات میں (جسم چھوڑ کر) جانے والے برھم کو جانتے ہوئے برھم کے پاس واپس جاتے ہیں۔ (۲۴)

دُھواں، رات، مہینے کا تاریک حصّہ (جس میں چاندنی نہ ہو) آفتاب کے جنوبی چکّر کے چھ ماہ، ایسے اوقات میں (جسم چھوڑ کر) جانے والا یوگی چاند کی روشنی حاصل کر کے واپس آتا ہے۔ (۲۵)

ازل سے نور وظلمت دنیا کے دو راستے مانے جاتے ہیں۔ ایک پر چل کر انسان واپس نہیں آتا۔ لیکن دوسرے پر چل کر واپس آتا ہے۔ (۲۶)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اے پارتھ! یوگی ان راستوں سے واقف ہوکر متذبذب نہیں ہوتا۔ اس لیے اے ارجن! ہر وقت یوگ میں ثابت قدم رہ۔ (۲۷)

یوگی اس حقیقت سے واقف ہونے کے بعد وید کی تلاوت، نذرانوں (یگیہ) ریاضت اور خیرات کے اجر کو نظر انداز کرتے ہوئے اعلیٰ اور ازلی مقام کو حاصل کرتا ہے۔ (۲۸)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نواں باب

اعلیٰ تریں علم اور اعلیٰ تریں راز کا فلسفہ

شری بھگوان نے کہا :
تُو نکتہ چیں نہیں ہے اس لیے میں تجھ کو بخوشی اس انتہائی راز کو بتاؤں گا جس میں علم و عرفان دونوں کی آمیزش ہے اور جس کو جان کر تو گناہ سے آزاد رہے گا۔ (۱)

یہ علموں میں حکمران ہے، حکمران راز سربستہ ہے اعلیٰ تریں اور پاک ہے، صداقت (دھرم) کے موجب ہے حس کا نتیجہ ظاہر ہے، عمل کرنے کے لیے بڑا آسان اور ناقابلِ اتلاف ہے۔ (۲)

اے دشمنوں کو خوف زدہ کرنے والے! اس علم پر ایمان نہ رکھنے والے مجھ کو نہ پاکر فانی دنیا کے راستے پر لوٹ آتے ہیں۔ (۳)

مجھ سے میرے غیر ظاہر پہلو میں یہ ساری کائنات محیط ہے، تمام جاندار مجھ سے ہیں، میں بنیادی طور پر ان میں نہیں رہتا۔ (۴)

اور نہ سب جاندار بنیادی طور پر مجھ میں رہتے ہیں۔ میرے اس اعلیٰ یوگ کو دیکھ! تمام جانداروں کا تھامنے والا لیکن بنیادی طور پر ان سے غیر وابستہ! میں صحیح معنی میں ان کا سبب ہوں۔ (۵)

جس طرح طاقتور ہوا، جو ہر جگہ موجود ہوتی ہے بنیادی طور پر اثیر سے وابستہ ہے، اسی طرح تو جان لے کہ تمام جاندار بنیادی طور پر مجھ میں براجمان ہیں۔ (۶)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اے کنتی کے بیٹے! تمام جاندار دنیوی زمانے کے اختتام پر میری اسفل فطرت میں داخل ہوتے ہیں۔ اسی طرح دنیوی زمانے کی ابتدا میں میں دوبارہ ان کو ظاہر کرتا ہوں۔ (۷)

اپنی فطرت کے بموجب میں بار بار لاکھوں جانداروں کو ظاہر کرتا ہوں جو قوانین فطرت کی وجہ سے مجبور ہیں۔ (۸)

اے دھننجے! یہ افعال مجھے پابند نہیں کرتے۔ کیونکہ میں غیر متعلق رہتا ہوں، اعمال سے بالا ہوں۔ (۹)

میرے تحت نگہبان کی حیثیت سے فطرت متحرک اور غیر متحرک کو پیدا کرتی ہے اسی لیے اے کنتی کے بیٹے! کائنات تحلیل ہوا کرتی ہے۔ (۱۰)

جب میں یعنی ساری کائنات کا مالک انسانی شباہت میں ہوتا ہوں تو بے وقوف امید سے مبرّا، بے عمل، بے عقل، بے حس، دھوکہ باز، وحشی اور شیطانی فطرت والے اور میری اعلیٰ ترین فطرت سے غافل میرا لحاظ نہیں کرتے۔ (۱۱ و ۱۲)

اے پارتھ! بے شک مہاتما میری الوہی فطرت کا سہارا لے کر اور مجھے تمام جانداروں کا سرچشمہ اور لافانی جان کر غیر متزلزل ذہن سے میری عبادت کرتے ہیں۔ (۱۳)

اور ہمیشہ میری ستائش کرتے ہوئے، جانفشانی سے، عہد میں استوار، میرے سامنے سجدہ کرتے ہوئے یکسوئی اور عقیدت کے ساتھ میری عبادت کرتے ہیں۔ (۱۴)

دوسرے بھی عقل کی نذر پیش کرتے ہوئے مجھے (اور اپنے آپ کو) ایک مان کر یا مجھے (اور اپنے آپ کو) علیحدہ جان کر میری عبادت کرتے ہیں۔ (۱۵)

میں نذرانے (یگیہ اور کرتو یہ) ہوں۔ بزرگوں کے نام پر جو دیا جائے وہ ہوں، جڑی، منتر، نذر دینے کا گھی، آگ اور جلی ہوئی نذر میں ہی ہوں۔ (۱۶)

اس دنیا کا سہارا، ماں، باپ، بابا اور جاننے کے قابل پاک چیز میں ہی ہوں، حرف مقدس (اوم)، اور رگ، سام اور یجر سب کا راستہ پانے والا مالک گواہ، جائے قیام، جائے پناہ،

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

محبوب، ابتدا، انتہا، بنیاد، گھر اور لازوال تخم میں ہی ہوں۔ (۱۷و۱۸)

اے ارجن! میں گرمی دیتا ہوں (آفتاب ہوں)، میں بارش کو روکتا اور برساتا ہوں، موت اور دوام دیتا ہوں، ہستی اور نیستی میں ہی ہوں۔ (۱۹)

تینوں ویدوں (رگ۔ سام۔ یجر) سے واقف سوم رس پینے والے، گناہوں سے پاک کیے ہوئے نذر کے ذریعہ میری عبادت کرنے والے مجھ سے بہشت کا راستہ طلب کرتے ہیں۔ وہ دیوتاؤں کے حکمران کی سرزمین میں بلند ہوکر دیوتاؤں کے لوازمات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ (۲۰)

وہ اس بہشت سے نیکیوں[ل] کے ختم ہوجانے پر عالم فانی میں آتے ہیں۔ اس طرح تینوں (ویدوں) کی تعلیمات پر عمل کرتے اور خواہشات میں مبتلا رہ کر تناسخ کے چکر میں رہتے ہیں۔ (۲۱)

جو لوگ صرف میری عبادت کرتے ہیں اور کسی کا خیال نہیں کرتے ایسے ہمیشہ کے ہم آہنگ کو میں اطمینانِ قلب دیتا ہوں اور مکمل تحفظ بخشتا ہوں۔ (۲۲)

اے کنتی کے بیٹے! دوسرے دیوتاؤں کے عقیدتمند بھی جو پورے ایمان کے ساتھ (ان دیوتاؤں کی) عبادت کرتے ہیں وہ بھی میری عبادت کرتے ہیں گو یہ قدیم قاعدہ کے خلاف ہے۔ (۲۳)

میں یقیناً تمام نذرانوں کو بالآخر حاصل کرنے والا اور ان کا مالک ہوں، لیکن وہ (دوسرے دیوتاؤں کے عقیدتمند) میری حقیقت کو نہیں جانتے اس لیے بھٹک جاتے ہیں۔ (۲۴)

جو لوگ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں وہ دیوتاؤں کو پاتے ہیں۔ آبا و اجداد کی پرستش کرنے والے آبا و اجداد کو پاتے ہیں ارواح اور بھوتوں کی پرستش کرنے والے

[ل] یہ عقیدہ ہے کہ دیوتاؤں کی سرزمین میں رہنے کی مدت نیکیوں سے متعین ہوتی ہے۔ (مترجم)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ارواح کو نذرانے چڑھاتے ہیں۔ لیکن میری عبادت کرنے والے مجھے پاتے ہیں۔(۲۵)

اگر کوئی عقیدت سے پھول کی ایک پتی، پھل یا پانی بھی مجھے دے تو میں اس متلاشی سے قبول کر لیتا ہوں کیونکہ وہ عقیدت سے گزرانا گیا ہے۔(۲۶)

اے کنتی کے بیٹے! جو کچھ تو کرتا ہے، جو کچھ تو کھاتا ہے، جو کچھ تو گزرانتا ہے، جو کچھ تو دیتا ہے اور ریاضت سے جو کچھ تو کرتا ہے اس طرح سے کر کہ گویا وہ میری بارگاہ میں نذرانہ ہے۔(۲۷)

اس طرح تو اعمال کے بندھن سے آزاد ہو جائے گا، جو اچھا اور بُرا اجر دیتے ہیں' اس طرح آزاد ہو کر اور ترکِ دنیا کے فلسفہ سے ہم آہنگ ہو کر تو مجھ سے واصل ہو جائے گا۔(۲۸)

میں سب کے لیے یکساں ہوں کوئی نہ تو مجھے عزیز ہے اور نہ قابلِ نفرت، جو عقیدت سے میری عبادت کرتے ہیں وہ بے شک مجھ میں ہیں اور میں بھی ان میں ہوں۔(۲۹)

اگر انتہائی گنہگار بھی سچے دل کے ساتھ میری عبادت کرے تو اس کو بھی راست باز سمجھنا چاہیے کیونکہ اس نے صحیح عزم کیا ہے۔(۳۰)

اے کنتی کے بیٹے! ایسا آدمی بہت جلد فرض شناس بن جاتا ہے اور دوامی سکون حاصل کرتا ہے تو یقین کر لے کہ میرا عقیدتمند کبھی تباہ نہیں ہوتا۔(۳۱)

اے پارتھ! جو کوئی میری پناہ میں آتے ہیں خواہ گناہ ان کی گھٹی میں کیوں نہ ہو اور خواہ وہ عورت ہو، ویشیا ہو یا شودر، وہ اعلیٰ مراتب کو پہنچتے ہیں۔(۳۲)

اور جب عقیدتمند برہمن اور کشتری میری پناہ میں آئیں تو پھر کیا پوچھنا اب جب کہ تو فانی دار المحن میں ہے تو میری عبادت کر۔(۳۳)

اپنے دل کو مجھ پر قائم کر، مجھ سے عقیدت رکھ، مجھے نذر دے، میرے سامنے سجدہ کر۔ اس طرح خودی میں ہم آہنگ ہو کر تو مجھ سے (بحیثیت اعلیٰ ترین منزلِ مقصود کے) واصل ہو گا۔(۳۴)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دسواں باب

خدا کی عظمت کا فلسفہ

شری بھگوان نے کہا:

اے قوی بازو والے! پھر میرے بلند و برتر کلام کو سُن جس کو تیری بھلائی کی خاطر میں تجھے سناؤں گا، کیونکہ تو میرا محبوب ہے۔ (۱)

دیو اور بزرگ (رشی) میری پیدائش سے ناواقف ہیں کیونکہ میں ہی دیوتاؤں اور بزرگوں کی ابتدا ہوں۔ (۲)

فانی انسانوں میں جو کوئی مجھے پیدائش سے مبرّا اور بے آغاز اور کائنات کا مالک جانتا ہے غفلت میں مبتلا ہوئے بغیر وہی تمام گناہوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ (۳)

قوتِ استدلال، عرفان (گمراہ نہ ہونا) عفو، صداقت، ضبطِ حواس، ضبطِ نفس، سُکھ اور دُکھ، وجود و عدم وجود، خوف و ہمت، عدم ایذا رسانی، توازن، قناعت (مذہبی معاملات میں) ریاضت، خیرات، شہرت اور بدنامی انسانوں کی ایسی خصوصیات ہیں جن کی ابتدا مجھ سے ہوئی۔ (۴، ۵)

سات بڑے رشی (سپت رشی) چار قدما اور (چودہ) منو، میری فطرت اور ذہن پر پیدا ہوئے ہیں اور ان ہی سے سب پیدا ہوئے ہیں۔ (۶)

اس میں کچھ شک نہیں کہ جو کوئی میری خدائی عظمت اور میرے یوگ کی اصلیت کو جانتا ہے وہ غیر متزلزل یکسوئی سے ہم آہنگ ہو گیا ہے۔ (۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں سب کا پیدا کرنے والا ہوں اور سب کچھ مجھ سے نمودار ہوتا ہے یہ جان کر عقیدت رکھنے والے عقلمند میری پرستش کرتے ہیں۔ (۸)
وہ دل میں میرا خیال رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو میرے حوالے کرتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے کو دیتے ہوئے اور ہمیشہ میرا ذکر کرتے ہوئے قانع اور خوش رہتے ہیں۔ (۹)
ایسے دوامی ہم آہنگ لوگوں کو جو محبت سے میری عبادت کرتے ہیں۔ امتیازی یوگ دیتا ہوں۔ جس کے ذریعہ وہ مجھ سے واصل ہو جاتے ہیں۔ (۱۰)
محض اُن پر مہربانی کرنے کے لیے اور ان کی خودی میں رہتے ہوئے میں خرد کے منور چراغ کی روشنی سے جہل کی ظلمت کو نابود کرتا ہوں۔ (۱۱)

ارجن نے پوچھا:
آپ ہی (برہم) افضل ترین مقام، پاکیزہ ترین شے ہیں، تمام رشی آپ کو دوامی، مقدس انسان، قدیم دیوتا، پیدائش سے مبرّا، سب پر محیط کہتے ہیں، مقدس رشی نارد، است دیول اور ویاس نے آپ کو ایسا ہی کہا ہے اور آپ بھی مجھ سے یہی کہتے ہیں۔ (۱۲ و ۱۳)
اے کیشو! آپ جو کہتے ہیں میں اسے سچ جانتا ہوں۔ اے بھگوان! آپ کی حقیقت کو نہ تو دیوتا جانتے ہیں اور نہ راکشس۔ اے پرشوتم! تمام جانداروں کے سرچشمہ اور مالک! اے دیوتاؤں کے دیو! اے دنیا کے مالک! یقیناً آپ خود ہی اپنی حقیقت سے واقف ہیں۔ (۱۴ و ۱۵)
براہ کرم بلاکم وکاست اپنی خدائی عظمت جس کے باعث آپ تمام کائنات پر محیط ہیں مجھے بتائیے۔ (۱۶)
اے یوگیش! ہمیشہ آپ کا دھیان کرتے ہوئے آپ کو کس طرح پہچانا جا سکتا ہے؟ اے بھگوان! کن کن پہلوؤں سے مجھے آپ کا خیال کرنا چاہیے۔ (۱۷)
اے جناردن! پھر اپنے یوگ اور خدائی عظمت کا تفصیلی ذکر مجھ سے کیجیے کیونکہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آپ کے اِن اَمرت بھرے الفاظ کے سننے سے کبھی سیری نہیں ہوتی۔ (۱۸)

شری بھگوان نے جواب دیا:

اے کوروؤں میں افضل! اچھا میں تجھے خاص طور پر اپنی خدائی عظمت کے بارے میں بتاؤں گا۔ میری تفصیلات کی تو کوئی انتہا نہیں ہے۔ (۱۹)

اے گڈاکیش! میں تمام موجودات کے دل میں موجود روح ہوں، میں تمام موجودات کی ابتدا، درمیان اور انتہا ہوں (۲۰)

میں ادِتیوں میں وشنو ہوں، تمام روشنیوں میں چمکدار آفتاب ہوں، مرتوں میں مریچی اور کواکب میں قمر ہوں۔ (۲۱)

میں ویدوں میں سام وید، دیوتاؤں میں اندر، حواس میں دل اور موجودات میں ہوش ہوں۔ (۲۲)

میں رُدروں میں شنکر، یکشوں اور راکشسوں میں کبیر، وسوؤں میں آگ، بلند پہاڑوں میں سُمیر ہوں۔ (۲۳)

اے پارتھ! مجھے پروہتوں میں برہسپتی جان، میں سپہ سالار افواج میں سکند، پانی کے ذخائر میں سمندر ہوں۔ (۲۴)

میں مہارشیوں میں بھرگو، کلام میں اوم، نذرانوں میں خاموش ورد اور غیر متحرک اشیا میں ہمالہ ہوں۔ (۲۵)

میں تمام درختوں میں پیپل، مہامُنیوں میں نارد، گندھروں میں چِترَرتھ، سِدھوں میں کپل ہوں۔ (۲۶)

مجھے گھوڑوں میں اُچشروا، ہاتھیوں میں ایراوت اور انسانوں میں راجا سمجھ۔ (۲۷)

میں ہتیاروں میں وجر، گئوؤں میں کام دھینو، اولاد پیدا کرنے والوں میں کندرپ، سانپوں میں واسوکی ہوں۔ (۲۸)

میں ناگوں میں اننت، آبی جانوروں میں ورن، اسلاف میں اریما اور حکمرانوں میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یم ہوں۔ (۲۹)

میں راکشسوں میں پرھلاد، شمار کرنے والوں میں وقت، درندوں میں شیر اور پرندوں میں گرڑ ہوں۔ (۳۰)

میں صاف کرنے والوں میں ہوا، جنگجوؤں میں رام، مچھلیوں میں مگر مچھ اور دریاؤں میں گنگا ہوں۔ (۳۱)

اے ارجن! میں تخلیق میں ابتدا، انتہا اور درمیان ہوں، علموں میں خودی کا علم اور مقرر کی گفتگو ہوں۔ (۳۲)

میں حرفوں میں الف اور مرکب الفاظ میں دوندو، دوامی وقت سہارا اور چاروں طرف منہ والا ہوں۔ (۳۳)

میں سب کو ہڑپ کر جانے والی موت اور آنے والوں کی ابتدا، مؤنث صفات میں شہرت، خوشحالی، گویائی، یادداشت، عقل، مستقل مزاجی اور عفو ہوں۔ (۳۴)

میں مناجات میں بر یہت سام، چھندوں میں گائیتری، مہینوں میں ماگھ اور موسموں میں بسنت ہوں۔ (۳۵)

میں دھوکہ دینے والوں میں جوا ہوں اور باعظمت چیزوں کی عظمت ہوں۔ میں فتحمندی اور عزم ہوں اور نیک لوگوں کی نیکی ہوں۔ (۳۶)

میں ورشنیوں میں واسودیو ہوں اور پانڈووں میں دھننجے یعنی ارجن، منیوں میں ویاس اور کویوں میں اوشنا ہوں۔ (۳۷)

میں حکمرانوں کا عصا ہوں، جو لوگ فتح چاہتے ہیں ان کی حکمتِ عملی ہوں، میں راز کی باتوں کی خاموشی بھی ہوں اور عارفوں کا عرفان بھی۔ (۳۸)

اے ارجن! اگر کوئی تمام موجودات کا بیج ہے تو وہ میں ہی ہوں اور کوئی متحرک یا ساکن نہیں ہے جو مجھ سے علیحدہ رہ کر قائم رہے۔ (۳۹)

اے دشمنوں کو خوفزدہ کرنے والے! میری مقدس قوتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ میرے بے انتہا جلال کی ایک تمثیل ہے۔ (۴۰)

تو یہ خیال کر کہ جو کچھ شاندار، اچھا، خوبصورت اور طاقتور ہے، وہ میری قدرت کا ایک کرشمہ ہے۔ (۴۱)

لیکن اے ارجن! تجھے ان تمام تفصیلات کے علم سے کیا فائدہ؟ میں اس کُل کائنات کو اپنے ایک ذرّے سے سنبھال کر قائم ہوں۔ (۴۲)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گیارھواں باب

ہمہ از اوست کا فلسفہ

ارجن نے کہا:

آپ نے از راہ تلطف روحانی حقیقت کا یہ اعلیٰ ترین راز بتایا ہے اس سے میری غفلت دور ہو گئی۔ (۱)

اے کنول چشم! جانداروں کی پیدائش اور موت کے متعلق میں نے آپ سے تفصیل سنی ہے اور آپ کی لافانی عظمت کی بھی۔ (۲)

اے خالقِ عالم! جس طرح آپ نے اپنے آپ کو بیان کیا ہے وہ درست ہے مگر اے سب میں افضل! میں آپ کو قادر مطلق کی شکل میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ (۳)

اے خداوند یوگ کے مالک! اگر آپ خیال کرتے ہوں کہ مجھ سے اس (آپ کی شکل) کا دیکھا جانا ممکن ہے تو مجھے اپنی ناقابلِ اتلاف خودی دکھائیے۔ (۴)

شری بھگوان نے کہا:

اے پارتھ! میری ان سینکڑوں اور ہزاروں شکلوں کو دیکھ جو مقدس، مختلف قسموں، مختلف رنگوں اور مختلف وضع کی ہیں۔ (۵)

اے پارتھ! ادیتوں، وسوؤں، رُدروں، اشونیوں، مرتوں کو دیکھ، بہت ساری حیرت انگیز چیزوں کو دیکھ جو اس سے قبل تو نے نہیں دیکھیں (۶)

اے غفلت پر قابو پانے والے! آج یہاں میرے جسم میں یکجا موجود، ساکن اور متحرک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ساری کائنات کو دیکھ! اور بھی جو کچھ تو دیکھنا چاہتا ہے۔ (۷)

ہاں تو اپنی ان آنکھوں سے مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ میں تجھے مقدس قدرتی آنکھیں (بصیرت) دیتا ہوں، میری عظمت اور یوگ کو دیکھ! (۸)

سنجئے نے کہا:

اے راجہ! یہ کہہ کر یوگ کے خدائے برتر ہری نے پارتھ کو اپنی اعلیٰ ترین شکل جو بہت سے منہ اور آنکھوں والی، بہت ہی عجیب نظروں والی بہت سے مقدس زیورات اور بہت سارے مقدس ہتھیاروں کو لیے ہوئے مقدس مالا اور لباس فاخرہ پہنے ہوئے، مقدس خوشبوؤں کو لگائے ہوئے اور نہایت حیرت انگیز لافانی اور ہر جانب رُخ کیے تھی دکھائی۔ (۹ تا ۱۱)

اگر آسمان پر ہزاروں آفتابوں کی جگمگاہٹ ایک ساتھ ہو تو وہ شاید ہی اس پرماتما کے جلال کے مشابہ ہو سکے۔ (۱۲)

پانڈو (ارجن) نے معبودوں کے معبود کے جسم میں یکجا بہت سے حصّوں میں منقسم ساری کائنات دیکھی۔ (۱۳)

پھر اس نے یعنی دھننجئے نے انتہائی حیرت کے عالم میں جب کہ اس کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے اس دیوتا (کرشن) کے سامنے سرِ تسلیم خم کر کے اور دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔ (۱۴)

ارجن نے کہا:

اے پربھو! میں آپ کے جسم میں تمام دیوتاؤں کو اور طرح طرح کے جانداروں کے گروہوں کو، کنول کے تخت پر بیٹھے ہوئے برہما کو، شوجی کو، تمام رشیوں کو اور مقدس ناگ کو دیکھتا ہوں۔ (۱۵)

اے سب کے مالک اور خدائے مطلق! بے شمار منہ، آنکھوں، ہاتھوں اور شکموں کے ساتھ میں آپ کو ہر جگہ اور غیر محدود شکل میں دیکھتا ہوں اور میں آپ کی ابتدا، انتہا اور درمیان نہیں دیکھتا۔ (۱۶)

میں آپ کو تاج پہنے ہوئے گدا اور چکر لیے ہوئے، جگمگاتی روشنی کا مجموعہ، آگ اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آفتاب کے مانند شعلہ زن، آنکھوں کو چوندھیانے والا اور ناقابلِ پیمائش دیکھتا ہوں۔ (۱۷)

آپ جاننے کے قابل سب سے بلند و بالا، لافانی شے ہیں۔ آپ اس دنیا کا سب سے بڑا سہارا ہیں، آپ سناتن دھرم کے محافظ ہیں، اور میں آپ کو ناقابلِ اتلاف اور فاطرِ ازلی سمجھتا ہوں۔ (۱۸)

آپ ابتدا، درمیان اور انتہا سے مبرّا، لامحدود قوت اور بے شمار ہاتھ والے ہیں، آفتاب و ماہتاب آپ کی آنکھیں ہیں۔ میں آپ کے چہرے کو روشن آگ کے مانند پاتا ہوں جو اپنے جلال سے دنیا کو سرگرم عمل کیے ہوئے ہے۔ (۱۹)

آپ ہی سے زمین اور آسمان کے درمیان کی تمام چیزیں اور طبقات پُر ہیں۔ اے طاقتور! آپ کی خوفناک ظاہری شکل کو دیکھ کر تینوں جہان تھرّا رہے ہیں۔ (۲۰)

دیوتاؤں کا اجتماع آپ میں داخل ہو رہا ہے اور بعض خوف سے ہاتھ جوڑے آپ کی عظمت کے گیت گا رہے ہیں اور مرحبا مرحبا کہتے ہوئے رشیوں اور سدھوں کے گروہ طرح طرح کے گیتوں کو دُہرا کر آپ کی تعریف کر رہے ہیں۔ (۲۱)

رُدروں، وسوؤں، سادھیہ، آدیتہ، وشوا، مارت، پتر، گندھرو، یکش، سدھ اور ایشور آپ کو دیکھ کر محوِ حیرت ہیں۔ (۲۲)

اے لامبے ہاتھوں والے! بہت سے منہ اور آنکھوں، بے شمار ہاتھوں، زانوؤں، پیروں، شکموں اور بہت سے خوفناک دانتوں کے ساتھ آپ کی قوی شکل کو دیکھ کر میں اور تمام عالم خوف زدہ ہیں۔ (۲۳)

اے وشنو! آپ کو جگمگاتے ہوئے، آسمان کو چھوتے ہوئے کئی طرح کے شکلوں والے مُنہ کھولے ہوئے اور بڑی بڑی روشن آنکھوں کے ساتھ دیکھ کر میرا دل اندر سے لرز رہا ہے۔ میری ہمت اور سکون پژمردہ ہو رہے ہیں۔ (۲۴)

خوفناک دانتوں والے اور محشر کی آگ کی طرح جلتے ہوئے منھوں کو دیکھ کر مجھے اطراف کی کوئی خبر نہیں اور نہ ہی کوئی پناہ کی جگہ ملتی ہے۔ اے خدا! اے تمام جہانوں کی پناہ!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رحم کر۔ (۲۵)

دھرت راشٹر کے یہ بیٹے اور ان کے ساتھ یہ تمام بادشاہ اور بھیشم، درونہ آچاریہ، سومدت کا بیٹا یعنی کرن اور ہماری فوج کے عظیم جنگجو آپ کے خوفناک دانتوں والے اور ہیبت ناک منھوں میں تیزی سے داخل ہو رہے ہیں۔ بعض دانتوں کے درمیانی سان میں جکڑے ہوئے اس حالت میں نظر آرہے ہیں کہ ان کے سر چکنا چور ہو گئے ہیں۔ (۲۶و۲۷)

جس طرح دریا تیزی کے ساتھ بہتے ہوئے سمندر میں اپنا پانی بہا لے جاتے ہیں اسی طرح آپ کے پُر جلال منھ میں یہ طاقت ور انسان اور دنیا کے حکمران جلد جلد داخل ہو رہے ہیں (۲۸)

جس طرح پروانے تیزی سے اڑتے ہوئے جلتی ہوئی شمع پر تباہ ہونے کے لیے گر جاتے ہیں اسی طرح یہ لوگ جلدی سے آپ کے منھ میں داخل ہو رہے ہیں اور تباہ ہونے کے لیے گر رہے ہیں۔ (۲۹)

ہر طرف سے تمام دنیا کو ہڑپ کرتے ہوئے آتشیں زبان کے ساتھ آپ تمام مخلوق کو نگل رہے ہیں۔ آپ کا جلال ساری کائنات میں پھیل رہا ہے اور اے وشنو! آپ کی شعلہ فشاں کرنوں سے کائنات جل رہی ہے۔ (۳۰)

اپنے آپ کو ظاہر کیجیے، خوفناک روپ والے آپ کون ہیں؟ میں آپ کی عبادت کرتا ہوں۔ خدائے برتر! رحم کیجیے میں آپ کی کیفیت سے واقف نہیں ہوں۔ اس لیے میں آپ کو جاننا چاہتا ہوں جو ازلی ہیں۔ (۳۱)

شری بھگوان نے کہا:

میں عظیم الشان ساعت (وقت) ہوں جو دنیا کو تباہ کرتی ہے اور مخلوق کو ختم کرنے کے لیے آمادہ ہوا ہوں، ان تمام جنگجوؤں میں سے جو جنگ کے لیے صف بستہ کیے گئے، ایک بھی زندہ نہ بچے گا۔ سوا تیرے (اگر تو جنگ کا ارادہ نہ کرے تب بھی)۔ (۳۲)

اے بائیں ہاتھ سے بھی تیر چلانے والے! اس لیے تو کمر بستہ ہو اور اپنے لیے شہرت حاصل کر، اپنے دشمنوں پر فتح پا کر دولت سے بھری ہوئی حکومت حاصل کر، میں ان (دشمنوں)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو پہلے ہی مار چکا ہوں (یعنی ان کی موت کا وقت مقرر ہو چکا ہے)، تو محض ظاہری سبب بن۔ (۳۳)

درونہ آچاریہ، بھیشم، جیدرتھ، کرن اور دوسرے تمام جنگجوؤں کو میں مار چکا ہوں (یعنی ان کی قسمت میں موت لکھ دی ہے)، تو بے خوف ہو کر ان کو مار، جنگ کر! تو میدان میں اپنے دشمنوں کو پامال کر دے گا۔ (۳۴)

سنجے نے کہا:

کیشو کے ان الفاظ کو سُن کر تاج پہننے والے (ارجن) نے ہاتھ جوڑ کر لرزتے ہوئے، سجدہ میں گر کر اور ڈرتے ہوئے، بھرائی ہوئی آواز میں کرشن سے کہا: (۳۵)

اے رشی کیش! آپ کی عظمت سے دنیا بجا طور پر آپ کی حمد کرتے ہوئے لطف اندوز ہوتی ہے۔ راکشس خوف سے اِدھر اُدھر بھاگ جاتے ہیں اور کاملوں کی جماعت آپ کے آگے سجدہ کرتی ہے۔ (۳۶)

اور کیوں نہ کرتی؟ اے برتر ہستی! (مہاتمن) اے سببِ اوّلیں! برھما بھی آپ کے مقابلہ میں کم عظمت والے ہیں، آپ لافانی، خداؤں کے خدا، تمام جہانوں کے مالک، ناقابلِ اتلاف، موجود و عدم موجود سے پرے ہیں۔ (۳۷)

آپ خداؤں میں پہلے اور قدیم ترین انسان ہیں اور تمام جانداروں کی اعلیٰ ترین جگہ، جاننے والے اور جاننے کے قابل اور اعلیٰ مقام پر رہنے کی جگہ ہیں اور اے ان گنت شکلوں والے! آپ ہی اس وسیع کائنات میں جاری و ساری ہیں (۳۸)

آپ وایو، یم، ورُن، قمر، برھما اور برھما کے بھی بزرگ ہیں، مرحبا، آپ کو ہزار بار مرحبا۔ بار بار مرحبا۔ (۳۹)

اے سب کچھ! آپ کو سامنے سے، پیچھے سے اور ہر طرف سے سجدہ، آپ طاقت میں بے انتہا اور قوت میں ناقابلِ پیمائش ہیں۔ آپ سب میں جاری و ساری ہیں۔ پھر آپ ہی سب کچھ ہیں۔ (۴۰)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں نے آپ کو دوست سمجھ کر اور آپ کی تمکنت کو نہ جانتے ہوئے محبت یا جہالت کی وجہ سے اے کرشن! اے یادو! اے دوست! اس طرح کے اصرار کیے اور کھیلتے، آرام کرتے، بیٹھتے، کھاتے، اکیلے یا دوستوں کے سامنے مذاق میں آپ سے گستاخی کی۔ میری ان غلطیوں کو اے گناہوں سے بری! اے لاانتہا! معاف کرنا۔ (۴۱ و ۴۲)

آپ ہر دو جہاں اور ہر ساکن و متحرک کے پیدا کرنے والے، اور گرو سے بھی زیادہ قابلِ تعظیم ہیں۔ آپ کے برابر کوئی نہیں تو آپ سے بڑھ کر کون ہو؟ آپ تینوں دنیاؤں میں سب سے زیادہ ممتاز ہیں۔ (۴۳)

اس لیے میں اے قابلِ پرستش خدا آپ کے سامنے گرتے ہوئے رحم کا طالب ہوں جس طرح باپ بیٹے کی، دوست دوست کی اور عاشق معشوق کی غلطیوں کو درگزر کرتا ہے آپ بھی کیجیے۔ (۴۴)

میں نے وہ دیکھا ہے جو اس سے قبل کسی نے بھی نہیں دیکھا۔ میرا دل مسرور ہے لیکن خوف سے جواب دے رہا ہے۔ اے پربھو! مجھے پھر اپنی وہ (پہلی) شکل دکھائیے، اے خداؤں کے خدا! اور اے دنیاؤں کی آماجگاہ! مجھ پر رحم کیجیے۔ (۴۵)

پہلے کی طرح مور مکٹ پہنے ہوئے، گدا اور چکر ہاتھ میں لیے ہوئے میں آپ کو دیکھنے کا خواہشمند ہوں۔ اے ہزاروں بازوؤں والے! بے انتہا شکلوں والے! اور اے مالک! پھر اس چار بازوؤں والی شکل میں ظاہر ہو جائیے۔ (۴۶)

شری بھگوان نے کہا:

اے ارجن! میرے الطاف سے تو نے اپنے یوگ کی طاقت سے میری پُر جلال، ہر جگہ رسوخ رکھنے والی! بے انتہا اور اوّلین شکل دیکھی ہے اور جس کو تیرے سوا آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔ (۴۷)

کوئی انسان اس شکل کو نہ تو یگیہ، ویدوں، تلاوت اور خیرات کے ذریعہ اور نہ ہی اعمال اور ریاضت کے ذریعہ دیکھ سکتا ہے۔ اے کوروؤں میں اوّلیت رکھنے والے صرف تو ہی دیکھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سکا ہے ۔ (۴۸)

میری اس خوفناک شکل کو دیکھ کر گھبرامت اور نہ خوف زدہ ہو، ڈر کو اپنے دل سے نکال دے اور اپنے دل کو مسرور رکھ اور میری عام (جس سے تو آشنا ہے) شکل کو پھر سے دیکھ! (۴۹)

سنجئے نے کہا:

واسدیو، ارجن سے یہ کہہ کر پھر اپنی شکل میں ظاہر ہوئے اپنی اصلی شکل اختیار کر کے کرشن نے خوف زدہ (ارجن) کو تسلی دلائی۔ (۵۰)

ارجن نے کہا:

اے جناردن! آپ کی متین انسانی شکل دیکھ کر میں دل جمعی حاصل کر چکا ہوں اور اپنی اصلی حالت میں آچکا ہوں۔ (۵۱)

شری بھگوان نے کہا:

میری جس شکل کو تم نے دیکھا ہے اُس کا دیدار بہت مشکل ہے۔ بیشک دیوتا بھی ہمیشہ اس شکل کو دیکھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ (۵۲)

میرا دیدار جیسا کہ تو نے کیا ہے نہ تو ویدوں سے ہو سکتا ہے اور نہ ریاضت، خیرات اور نذرانے سے۔ (۵۳)

ہاں اے ارجن! صرف میری عقیدت ہی سے میں اس شکل میں نظر آسکتا ہوں اور میری حقیقت اور اصلیت دیکھی جاسکتی ہے اور اے دشمنوں کو خوف زدہ کرنے والے! میرا وصال ہو سکتا ہے۔ (۵۴)

اے پانڈو! جو کوئی میرے لیے اعمال انجام دیتا ہے اور جس کے لیے میں اعلیٰ ترین مقصد ہوں تو میرا ایسا عقیدتمند لگاؤ (تعلقات) کو ترک کر کے اور کسی جاندار سے نفرت نہ کرتے ہوئے میرے پاس آتا ہے۔ (۵۵)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بارھواں باب

عقیدت کا فلسفہ

ارجن نے پوچھا :

وہ عقیدت مند جو ہمیشہ ہم آہنگ ہو کر آپ کی عبادت کرتا ہے اور جو آپ کے ناقابلِ تلافی اور غیر ظاہری کیفیت کی عبادت کرتا ہے ان دونوں میں سے یوگ میں کون زیادہ افضل ہے ؟ (۱)

شری بھگوان نے جواب دیا :

میری رائے میں یوگ میں وہی بہترین ہیں جو ذہن کو مجھ پر قائم کر کے اور ہم آہنگ ہو کر انتہائی عقیدت کے ساتھ میری پرستش کرتے ہیں۔ (۲)

جو میری ناقابلِ تلافی ، بیان سے باہر ، ہر جائی ، تصور سے بالا ، غیر متغیر ، قدیم اور لافانی کیفیت کی عبادت حواس کو قابو میں رکھ کر ہر چیز کو یکساں خیال کر کے اور ہر ایک کی بہتری سے شادماں ہو کر کرتے ہیں وہ میرے ہی پاس آتے ہیں۔ (۳ و ۴)

جن کا ذہن میری غیر ظاہر کیفیت پر قائم ہے ان کے لیے بڑی مشکل ہے کیونکہ مجسم کے لیے غیر ظاہر تک جانے کا راستہ دشوار ہے۔ (۵)

اے پارتھ ! بے شک وہ لوگ جو مجھ پر متوجہ ہو کر تمام اعمال کو میرے حوالے کر دیتے ہیں اور یکسوئی کے ساتھ یوگ کرتے ہوئے میرا ہی خیال کرتے اور جو اپنے دل کو مجھ میں قائم کر دیتے ہیں ان کو میں جلد ہی موت و حیات کے سمندر سے نکال دیتا ہوں (۶ و ۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اپنے دل کو مجھ میں قائم رکھ (مجھ سے لَو لگا) اپنی قوتِ استدلال کو مجھ میں داخل ہونے دے پھر بلاشبہ تو مجھ سے واصل ہو جائے گا۔ (۸)

اور اگر تو عزم کے ساتھ اپنے دماغ کو مجھ میں قائم نہیں کرسکتا۔ تو اے دھننجے! عبادت وغیرہ کی مشق (یوگ یا ریاضت) کے ذریعہ مجھ تک پہنچنے کی کوشش کر۔ (۹)

اگر تو متواتر مشق کے قابل بھی نہیں ہے تو اعمال کو میرے سپرد کر دے۔ ہر کام کو میرے حوالے کرنے سے تجھے کمال حاصل ہوگا۔ (۱۰)

اگر تجھ میں یہ کرنے کی بھی قوت نہیں ہے تو اپنے من کو قابو میں رکھتے ہوئے یکسوئی سے مجھ میں پناہ لے اور اعمال کے اجر سے دست بردار ہو جا۔ (۱۱)

بے شک متواتر مشق سے عرفان بہتر ہے اور مراقبہ عرفان سے بھی بہتر ہے اور اعمال کے اجر سے دست برداری مراقبہ سے بھی بہتر ہے (اعمال کے اجر سے) دست برداری سے فوراً اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ (۱۲)

میرا معتقد جو کسی جاندار کو ایذا نہیں پہنچاتا، جو مخلص، رحم دل، بلا لگاؤ، غرور سے بَری، سُکھ دُکھ میں یکساں، معاف کرنے والا، ہمیشہ قانع، ہم آہنگ، اپنے آپ پر قابو رکھنے والا، ذہن اور قوتِ استدلال سے با عزم اور میرے سپرد ہو چکا ہے مجھے بہت عزیز ہے۔ (۱۳ و ۱۴)

وہ جس سے دنیا نہیں گھبراتی اور جو دنیا سے نہیں گھبراتا اور جو خوشی، غصہ، ڈر اور رنج کے جذبات سے آزاد ہے مجھے عزیز ہے۔ (۱۵)

میرا عقیدت مند جو کسی شئے کو طلب نہیں کرتا، پاکیزہ با مہارت جذبات سے بَری، غیر متزلزل اور ہر کام کے اجر سے دست بردار ہونے والا ہے، مجھے عزیز ہے۔ (۱۶)

وہ عقیدت مند جو نہ محبت کرتا ہے نہ نفرت، نہ خواہش کرتا ہے نہ غم، جو اچھائی اور برائی سے دست بردار ہو جاتا ہے، مجھے عزیز ہے۔ (۱۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو دوست و دشمن، شہرت و ذلت، گرمی و سردی، سُکھ اور دُکھ میں یکساں ہو جو بے لگاؤ، تعریف اور سرزنش کا یکساں اثر لینے والا، خاموش ہر حال میں قانع، بے گھر، مستقل مزاج اور عقیدت سے بھرا ہوا ہو وہ مجھے عزیز ہے۔ (۱۸و۱۹)

جو عقیدت مند مجھے اعلیٰ ترین منزلِ مقصود مان کر اوپر بتائے ہوئے دھرم کے امرت سے لطف اندوز ہوتے ہیں، وہ مجھے بے حد عزیز ہیں۔ (۲۰)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تیرھواں باب

مادّہ اور رُوح کے فرق کا فلسفہ

ارجن نے پوچھا:

اے کیشو! میں روح اور مادّہ "کھیت" اور کھیت سے واقف "عرفان اور اس کو جو جاننے کے لائق ہے معلوم کرنے کا خواہشمند ہوں۔ (۱)

شری بھگوان نے جواب دیا:

اے کنتی کے بیٹے! یہ جسم کھیت کہلاتا ہے اور اس (جسم) کو جاننے والے کو عارفوں نے "کھیت کا جاننے والا" کہا ہے۔ (۲)

اے بھارت! مجھے تمام کھیتوں میں کھیت کا جاننے والا سمجھ، کھیت اور کھیت کو جاننے والے کا عرفان ہی میری رائے میں (اصلی) عرفان ہے۔ (۳)

وہ کھیت کیا ہے اور کس نوعیت کا ہے؟ اس میں کونسی تبدیلیاں ہوتی ہیں؟ وہ کہاں سے آیا؟ وہ (کھیت کا جاننے والا) کیا ہے؟ اور اس کی قوتیں کیا ہیں؟ مختصر طور پر مجھ سے سن! (۴)

رشیوں نے بہت طریقوں سے مختلف نظموں اور فیصلہ کن اور مدلل برہم سوتر کے الفاظ میں کہا ہے۔ (۵)

عناصر، انفرادیت (میں کا احساس)، قوتِ استدلال، مادّہ کی غیر ظاہر شکل، حواس عشرہ، ایک ذہن اور پانچ لذات (وہ جو حواس خمسہ سے علیحدہ علیحدہ محسوس کیے جاتے ہیں)،

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خواہش، نفرت، مسرّت (یا رغبت) دکھ، ہیئت ترکیب (جسم) ہوش اور استقلال، مختصراً بیان کیا جائے تو ان سب کا مجموعہ کھیت (جسم) اور اس کی تبدیل شدہ شکلیں کہلاتی ہیں۔ (۶ و ۷)

انکساری، سادگی، عدم تشدد، عفو، صداقت، گرو کی خدمت، صفائی قلب، ثابت قدمی، ضبط نفس، اشیائے حس کی جانب سے بے پروائی، میں کے احساس کی عدم موجودگی، پیدائش، موت، بڑھاپا اور بیماری میں دکھ اور برائی دیکھنے کی بصیرت، بے غرضی، بیٹے، بیوی یا مکان وغیرہ سے بے تعلقی، خوشگوار امر و ناخوشگوار واقعات میں یکسانیت، یوگ کے ذریعہ دوسرے مقاصد کو چھوڑتے ہوئے مجھ سے استوار عقیدت؛ تنہائی پسندی، دوسروں کی صحبت میں خوشی کی عدم موجودگی، خودی کے عرفان میں مستقل مزاجی، حقیقی عرفان کے مقصد کی پہچان ہی اصلی عرفان بتایا گیا ہے اور اس کے خلاف جو کچھ ہے وہ جہل ہے۔ (۸ تا ۱۲)

میں وہ بیان کروں گا جو جاننے کے قابل ہے جس کو جان کر لافانیت کا لطف اٹھایا جاتا ہے اور جو بغیر ابتدا کا لافانی ہے نہ ہست کہلاتا ہے، نہ نیست۔ (۱۳)

ہر جگہ اس کے ہاتھ پاؤں اور ہر جگہ اس کی آنکھیں، سر اور منہ ہیں۔ وہ دنیا میں تمام پر محیط ہو کر اور سب کچھ سنتے ہوئے موجود ہے۔ (۱۴)

وہ اعضائے احساس کے بغیر ہی اشیائے احساس کو محسوس کرنے والا (قوت احساس رکھنے والا) بے غرض اور صفات سے بری ہو کر بھی سب کو سہارا دینے والا اور صفات کو محسوس کرنے والا ہے۔ (۱۵)

تمام موجودات کے اندر اور باہر موجود ہے وہ ساکن بھی ہے اور متحرک بھی۔ اپنی لطافت کے باعث غیر محسوس ہے وہ قریب بھی ہے اور دور بھی۔ (۱۶)

جانداروں میں منقسم نہیں لیکن پھر بھی تقسیم ہو کر قائم ہے۔ اس کو تمام جانداروں کا سہارا جاننا چاہیے وہ سب کو فنا کرتا ہے اور پھر پیدا کرتا ہے۔ (۱۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ تمام روشنیوں کا نور ہے اس کو ظلمت سے بَری کہا جاتا ہے وہ عرفان ہے مقصدِ عرفان ہے اور عرفان ہی کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اور سب کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ (۱۸)

اسی طرح میں نے کھیت، عرفان اور مقصد عرفان کو مختصراً بیان کر دیا میرا عقیدتمند یہ جان کر میرے وجود میں سما جاتا ہے۔ (۱۹)

تو یہ جان لے کہ مادّہ اور روح دونوں کی کوئی ابتدا نہیں ہے اور یہ بھی جان لے کہ تبدیل شدہ شکلیں اور صفات مادہ ہی سے پیدا شدہ ہیں۔ (۲۰)

مادّہ کو سبب اور نتیجہ کی پیدائش کا باعث کہا گیا ہے اور روح کو سُکھ اور دُکھ کو محسوس کرنے والا کہا گیا ہے۔ (۲۱)

روح مادّہ میں متمکن ہو کر مادّہ کی پیدا کردہ صفات کو استعمال کرتی ہے۔ ان صفات سے تعلق ہی اچھی اور بُری پیدائش کا سبب ہے۔ (۲۲)

اعلیٰ روح اس جسم میں نگران کار، نجات دہندہ، سہارے محسوس کیے جانے والے خدائے برتر اور اعلیٰ ترین خودی کی شکل میں بتائی گئی ہے۔ (۲۳)

جو کوئی روح اور مادّہ کو خواص کے ساتھ اس طرح سے جانتا ہے وہ خواہ کسی حالت میں بھی ہو دوبارہ پیدا نہ ہوگا۔ (۲۴)

بعض مراقبے کے ذریعہ خودی کو خودی میں اور خودی سے دیکھتے ہیں بعض فلسفۂ عرفان سے دیکھتے ہیں اور بعض فلسفۂ عمل سے۔ (۲۵)

دوسرے لوگ بھی اس فلسفے سے ناواقفیت کی بنا پر اس بارے میں دوسروں سے سُن کر عبادت کرتے ہیں اور جو کچھ سنتے ہیں اس پر جم کر یہ بھی موت سے پَرے چلے جاتے ہیں (یعنی تناسخ سے آزاد ہو جاتے ہیں) (۲۶)

اے بھرتوں میں افضل! جب کوئی جاندار متحرک یا ساکن پیدا ہوتا ہے تو یہ سمجھ لے کہ وہ کھیت، مادّہ اور کھیت کو جاننے والے (روح) کی ہم آہنگی سے پیدا ہوا ہے۔ (۲۷)

جو کوئی ناقابلِ اتلاف خدائے برتر کو تمام قابلِ اتلاف جانداروں میں مساوی طریقہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پر موجود دیکھتا ہے ۔ وہی دیکھتا ہے (یعنی وہی بصیرت رکھتا ہے) ۔ (۲۸)

جو شخص ہر جگہ اسی خدا کو یکساں طور پر جاگزیں دیکھتا ہے وہ اپنی خودی کو آپ ہی برباد نہیں کرتا اور اعلیٰ تریں مقام حاصل کرتا ہے ۔ (۲۹)

جو شخص یہ دیکھتا ہے کہ مادّہ ہی تمام اعمال کرتا ہے اور خودی عمل سے بَری ہے وہی دیکھتا ہے (یعنی بصیرت رکھتا ہے) ۔ (۳۰)

جب وہ جانداروں کے مختلف وجود کو وحدت ہی میں پنہاں اور اسی سے پھیلا ہوا خیال کرتا ہے تب وہ لافانی سے واصل ہو جاتا ہے ۔ (۳۱)

ابتدا اور خواص سے مبرّا ہوتے ہوئے ناقابلِ تلافی اعلیٰ تریں خودی (خدا) گو جسم میں قائم ہے ۔ لیکن اے کنتی کے بیٹے ! نہ تو وہ عمل کرتا ہے اور نہ (عمل سے) متاثر ہوتا ہے (۳۲)

جس طرح ہر جگہ موجود اثیر، لطیف ہونے کی وجہ سے متاثر نہیں ہوتا اسی طرح روح سارے جسم میں موجود ہوتے ہوئے متاثر نہیں ہوتی ۔ (۳۳)

جس طرح ایک آفتاب تمام دنیا کو منوّر کرتا ہے اسی طرح اے بھارت ! کھیت کا مالک (روح) تمام کھیت (جسم یا مادّہ) کو منوّر کرتا ہے ۔ (۳۴)

جو لوگ عرفان کی آنکھوں سے کھیت اور کھیت کے جاننے والے کے اس فرق کو اور مادّے سے جانداروں کی رہائی کو دیکھتے ہیں وہ واصلِ حق ہوتے ہیں ۔ (۳۵)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چودھواں باب

تین خاصیتوں کی تقسیم کا فلسفہ

شری بھگوان نے کہا:

میں پھر اس اعلیٰ ترین عرفان کو سناتا ہوں جو تمام عرفانوں میں بہتر ہے اور جس کو جان کر تمام رشی اعلیٰ ترین کمال تک پہنچتے ہیں۔ (۱)

اس عرفان میں پناہ لے کر اور میری ہی فطرت میں گھل مل کر نہ تو وہ کائنات کے ظہور میں دوبارہ پیدا ہوتے ہیں اور نہ (کائنات کی) تحلیل کے وقت بے چین ہوتے ہیں۔ (۲)

اے بھارت! میرا سرچشمہ عظیم لافانی ہے، میں اس میں بیج کو قائم کرتا ہوں اور اس سے تمام جانداروں کی پیدائش عمل میں آتی ہے۔ (۳)

اے کنتی کے بیٹے! اجسام خواہ کسی قالب میں جنم لیتے ہوں عظیم لافانی ہیں۔ میں ان کا سرچشمہ اور ان کو پیدا کرنے والا ہوں۔ (۴)

ست، رج اور تم یہ تینوں خواص مادّہ کی پیداوار ہیں، اے قوی بازو والے! یہی جسم میں جسم کے ناقابلِ برباد مکین (روح) کو مضبوطی سے باندھ رکھتے ہیں۔ (۵)

اے گناہوں سے بَری (پاک باطن)! ان میں سے ست اپنی پاکیزگی، نورانیت نحوست سے برا‌ءت اور نورانیت کے باعث سُکھ اور عرفان کے تعلق سے باندھ لیتا ہے۔ (۶)

اے کنتی کے بیٹے! رج کو تو سمجھ لے کہ یہ جذبات کی فطرت کا ہے اور خواہش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور تعلق سے پیدا ہوا ہے ۔ یہی جسم کے مکین کو عمل کے تعلق کی بنا پر باندھ رکھتا ہے ۔ (۷)

اے بھارت ! لیکن تمّ کو جہالت کی پیداوار جان ۔ یہی جسم کے مکین کو غفلت میں ڈالنے والا ہے ، یہ کاہلی ، سستی اور آرام طلبی (نیند) کے ذریعہ باندھ رکھتا ہے ۔ (۸)

اے بھارت ! ست سُکھ سے ، رج عمل سے اور تمّ عرفان کو ڈھانک کر غفلت سے ملا دیتا ہے ۔ (۹)

اے بھارت ! کبھی رج اور تمّ پر غالب آکر ست کا دور دورہ ہوتا ہے کبھی رج اور ست پر غالب آکر تمّ کا دور دورہ ہوتا ہے اور کبھی تمّ اور ست پر غالب آکر رج کا دور دورہ ہوتا ہے ۔ (۱۰)

جب عرفان کی روشنی جسم کے تمام دروازوں سے ظاہر ہوتی ہے تو سمجھنا چاہیے کہ ست کو غلبہ ہو رہا ہے ۔ (۱۱)

اے بھرتوں میں افضل ! حریص عمل کی طرح رجحان ، بدافعالی ، بےچینی اور خواہش رج کے غلبہ کی پیداوار ہیں ۔ (۱۲)

اے کوروؤں کو سکھ دینے والے ! ظلمت ، جمود ، لاپروائی اور غفلت تمّ کے اضافہ سے پیدا ہوتے ہیں ۔ (۱۳)

جو کوئی ست کے دور دورہ (غلبہ) کے وقت انتقال کرتا ہے تو وہ عظیم عارفوں کے بےعیب جہان کو جاتا ہے ۔ (۱۴)

اگر انتقال رج کے (غلبہ کے) دوران میں ہو تو وہ ایسے لوگوں میں پیدا ہوگا جو عمل میں مبتلا ہیں اور اگر بہ وقت انتقال تمّ کا دور دورہ (غلبہ) ہو تو وہ بےحواسوں میں پیدا ہوگا ۔ (۱۵)

یہ کہا گیا ہے کہ ست عمل کا نتیجہ اچھا اور بےعیب (پاک) ہے اور رج کا نتیجہ دُکھ اور تمّ کا نتیجہ جہالت ہے ۔ (۱۶)

ست سے عرفان پیدا ہوتا ہے ، رج سے لالچ اور تمّ سے لاپروائی (غفلت) کاہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور جہالت پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۷)

جن کی خاصیت ست کی ہو وہ اعلیٰ درجہ پر جاتے ہیں جن کی خاصیت رج کی ہو وہ درمیان میں رہتے ہیں، جن کی خاصیت تمّ کی ہو وہ انتہائی ذلیل خصوصیات میں پڑے ہوئے (ڈھکے ہوئے) تحت الثریٰ کو پہنچتے ہیں (۱۸)

جب مشاہدہ کرنے والا سوائے ہرسہ خواص کے اور کسی عامل کو نہیں پاتا اور برھم کو خواص سے بھی بلند جان لیتا ہے تو وہ میری فطرت میں داخل ہوتا ہے۔ (۱۹)

جب جسم کا مکین ان تینوں خواص کو پار کر لیتا ہے (ان سے بلند ہو جاتا ہے) جن سے تمام اجسام بنتے ہیں، تو پیدائش، موت، بڑھاپا اور دکھ سے آزادی حاصل کر کے وہ لافانیت کو پاتا ہے۔ (۲۰)

ارجن نے پوچھا:

اے بھگوان! اس کی کیا علامتیں ہیں؟ جس نے تینوں خواص کو پار کر لیا ہے وہ کیا عمل کرتا ہے؟ اور ان تینوں خواص کے پرے کیسے جاتا ہے؟ (۲۱)

شری بھگوان نے جواب دیا:

اے پانڈو! وہ جو تابندگی، کام کے رجحان اور جہالت کی موجودگی میں ان سے نفرت نہیں کرتا اور ان کی عدم موجودگی میں ان کی خواہش نہیں کرتا، وہ جو غیر جانب دار کی حیثیت سے بیٹھ کر خواص سے متاثر نہیں ہوتا جو یہ کہہ کر کہ "خواص گردش میں ہیں" (جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہرسہ خواص کا نتیجہ ہے) ایک طرف خاموش (بے حرکت) کھڑا رہتا ہے (بطور شاہد) جو سکھ اور دکھ میں یکساں ہو، جو خود پر بھروسہ رکھنے والا ہو جس کے لیے مٹی کا ڈھیلا اور سونے کا ڈلہ برابر ہیں، محبوب اور غیر سے جس کا برتاؤ ایک ہی ہو، جو مستقل مزاج، تعریف اور مذمت میں یکساں رہتا ہے، جو عزت اور بے عزتی میں، دوست دشمن سے بھی یکساں اور ہر کام سے دست بردار ہونے والا ہو، وہ ہرسہ خواص کو پار کیا ہوا کہا جاتا ہے۔ (۲۲ تا ۲۵)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور وہ جو عقیدت کے یوگ کے ذریعہ صرف میری ہی خدمت کرتا ہے وہ ہر سہ خواص کو پار کر کے لافانی بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ (۲۶)

کیوں کہ میں ہی لافانی اور غیر متغیر برھم ہوں اور قدیم ترین صداقت (دھرم) اور دائمی سُکھ کا ظہور ہوں۔ (۲۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پندرھواں باب

اعلیٰ ترین رُوح کے حصول کا فلسفہ

شری بھگوان نے کہا:

جس کو آدمی پیپل کا درخت کہتے ہیں اس کی جڑیں اوپر اور شاخیں نیچے ہوتی ہیں۔ اس کے پتے نغمۂ حمد (وید) ہیں جو کوئی اس کی حقیقت کو جانتا ہے وہ وید کا جاننے والا ہے۔ (۱)

خصوصیات سے تقویت پائی ہوئی اس کی وہ شاخیں جن کی کونپلیں اشیائے حس (مادّی اشیاء) ہیں اوپر اور نیچے پھیلی ہوئی ہیں اور اس کی جڑیں بھی جو کہ انسانی دنیا کو اعمال کے بندھن میں باندھتی ہیں، نیچے کی طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ (۲)

نہ کہیں اس کی اصلی شکل کا علم ملتا ہے نہ اس کی ابتدا، نہ انتہا، نہ اس کے جڑوں کی جگہ مضبوط، جڑوں والے پیپل کو بے تعلقی کے مضبوط ہتھیار سے کاٹ کر اس راستہ کی تلاش کرنا چاہیے جس پر چل کر واپسی نہیں ہے، میں یقیناً اس ابتدائی انسان کی طرف جاتا ہوں جو قدیم طاقت کا سرچشمہ ہے۔ (۳ و ۴)

غرور اور غفلت کے بغیر، تعلق کی خرابی پر فتحیاب اپنی خودی میں قائم رہتے ہوئے خواہشوں کو ٹھنڈا کر کے متضادیات یعنی سکھ اور دکھ سے آزاد ہو کر وہ واقف کار ناقابلِ اتلاف مقام کو حاصل کرتے ہیں۔ (۵)

وہاں نہ سورج کی روشنی ہے نہ چاند اور آگ کی، وہاں جا کر وہ واپس نہیں آتے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہی میرا افضل ترین ٹھکانا ہے۔ (۶)

میرا ہی ایک حصّہ اس دنیا میں لافانی روح میں تبدیل ہو کر اور مادہ میں ڈھک کر اپنے اطراف حواسِ خمسہ کو جمع کر لیتا ہے۔ جس میں چھٹا ذہن ہے۔ (۷)

مالک (یعنی روح) جسم کو حاصل کرنے کے بعد جب اسے چھوڑ دیتا ہے تو وہ ان (احساسات) کو پکڑ لیتا ہے اور ان ہی کے ساتھ جاتا ہے جیسا کہ ہوا خوشبوؤں کو خوشبودار چیزوں سے لے کر اُڑ جاتی ہے۔ (۸)

کان، آنکھ، جلد، زبان، ناک اور ذہن میں متمکن ہو کر وہ مادّی اشیاء (اشیاء حس) سے لطف اٹھاتا ہے۔ (۹)

جب وہ رخصت ہوتا ہے یا قیام کرتا ہے یا لطف اٹھاتا ہے تو غافل خواص سے متاثر ہو کر اس کا تصور نہیں کر سکتے، اہلِ بصیرت ہی کر سکتے ہیں۔ (۱۰)

یوگی بھی جد و جہد کرتے ہوئے اس کو خودی میں جاگزیں دیکھتا ہے۔ لیکن جس کو عرفان نہیں ہے وہ جد و جہد کرنے کے باوجود بھی نہیں دیکھ سکتے کیونکہ وہ تربیت یافتہ نہیں۔ (۱۱)

جو جلوہ آفتاب سے نکلتا ہے اور جو تمام دنیا کو روشن کرتا ہے جو ماہتاب اور آگ میں ہے اس کو میرا ہی جلوہ جان۔ (۱۲)

زمین پر محیط ہو کر میں جانداروں کو اپنی قوتِ حیات سے سہارا دیتا ہوں اور امرت سے بھرا ہوا چاند بن کر میں تمام پودوں کو غذا پہنچاتا ہوں۔ (۱۳)

میں زندگی کی آگ بن کر جانداروں کے اجسام میں رہتا ہوں اور زندگی کی سانس (اندر جانے والی اور باہر آنے والی) بن کر چاروں اقسام کی غذائیں ہضم کرتا ہوں۔ (۱۴)

میں سب کے قلب میں بیٹھا ہوا ہوں اور وسوسوں کی عدم موجودگی، یادداشت اور علم مجھ ہی سے ہیں۔ تمام ویدوں میں جو جاننے کے لائق ہے وہ میں ہوں۔ میں ہی ویدوں کو جاننے والا اور فلسفۂ ویدانت کا مصنّف ہوں۔ (۱۵)

اس دنیا میں دو قوتیں ہیں، زوال پذیر اور غیر زوال پذیر، تمام جاندار زوال پذیر ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو نہیں بدلتا (یعنی روح) وہ غیر زوال پذیر ہے۔ (۱۶)

بلند ترین ہستی علیحدہ ہی ہے جو اعلیٰ ترین روح (پرماتما) کہلاتی ہے، وہ جو سب پر محیط ہو کر تینوں جہانوں کو سہارا دیئے ہوئے ہے، وہ غیر زوال پذیر خداوند ہے۔ (۱۷)

چونکہ میں غیر زوال پذیر ہوں اور تمام زوال پذیر سے بھی کہیں زیادہ (بڑھ کر) ہوں اس لیے دنیا میں اور ویدوں میں مجھے اعلیٰ ترین ہستی بیان کیا گیا ہے:۔ (۱۸)

اے بھارت! جو کوئی غفلت میں مبتلا نہ ہو کر مجھے اس طرح اعلیٰ ترین روح جانتا ہے وہ سب کچھ جاننے والا (ہمہ داں) اپنی تمام ہستی سے میری عبادت کرتا ہے۔ (۱۹)

اے گناہوں سے بری! اس طرح میں نے یہ مخفی علم بیان کیا۔ اے بھارت! اس کو جان کر عقلمند اپنا کام ختم کر چکتا ہے (یعنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے)۔ (۲۰)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سولھواں باب

رحمانی اور شیطانی قوتوں کی تقسیم کا فلسفہ

شری بھگوان نے کہا :

اے بھارت! جو کوئی رحمانی صفات کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی صفات بے خوفی، ذہن کی پاکی، فلسفۂ عرفان میں بے باکی، خیرات، ضبط نفس، نذرانہ، مقدس کتابوں کا مطالعہ، ریاضت، بے لاگی، عدم تشدد، سچائی، غصہ کی عدم موجودگی، ترک علائق، سکون، چغلی کی عدم موجودگی، جانداروں پر رحم، ہوس و ناپاکی کی عدم موجودگی، نرم مزاجی، انکساری، غیر تلوّن مزاجی، قوت عفو، تحمّل، صفائی اور حسد و غرور کی عدم موجودگی ہوتی ہیں۔ (۱ تا ۳)

اے پارتھ! مکّاری، غرور تمکنت، غصّہ، سختی اور عرفان کی عدم موجودگی اس کی صفات ہیں جو شیطانی خصوصیات کے ساتھ پیدا ہوا ہے۔ (۴)

رحمانی خصوصیات آزادی دلانے والی ہیں اور شیطانی قید و بند کے لیے ہیں۔ اے پانڈو! تو رنج نہ کر، کیونکہ تو رحمانی خصوصیات کے ساتھ پیدا ہوا ہے۔ (۵)

اس دنیا میں دو قسم کی مخلوق کی پیدائش ہوئی ہے۔ رحمانی اور شیطانی۔ رحمانی (لوگوں) کے متعلق میں نے تفصیل بتادی ہے۔ اے پارتھ! اب مجھ سے شیطانی (لوگوں) سے متعلق سن! (۶)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شیطانی لوگ نہ تو صحیح قوت کو جانتے ہیں، نہ صحیح ضبط کو، نہ پاکی کو جانتے ہیں۔ ان میں نہ معقولیت ہوتی ہے اور نہ ہی صداقت ہوتی ہے۔ (۷)

وہ کہتے ہیں "سب کچھ صداقت، بنیاد اور خدا کے بغیر باہمی اتحاد اور شہوت سے وجود میں آگیا"۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (۸)

یہ برباد شدہ کم عقل اور خوفناک اقدام والے اس خیال کو لے کر بطور دشمن دنیا کی تباہی کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ (۹)

اپنے آپ کو غیر سیری پذیر خواہشوں کے حوالے کرتے ہوئے (آسودہ نہ ہونے والی خواہشوں کے مطیع ہو کر)، مکاری، دھوکہ اور گھمنڈ کے ساتھ غفلت سے بُرے خیالات کو لے کر ناپاک نیت سے عمل کرتے ہیں۔ (۱۰)

وہ لاتناہی خیالات میں مبتلا ہو کر جس کا انجام موت ہے خواہشوں کی تکمیل کو بلند ترین (مقصد) قرار دے کر اسی کو سب کچھ سمجھ کر، امید کی سینکڑوں بندشوں میں بندھ کر شہوت اور غصے کے مطیع ہو کر ناجائز طریقوں سے نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے کثیر دولت حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ (۱۱ و ۱۲)

آج میں نے اس کو پالیا ہے اب اس کو حاصل کروں گا۔ یہ دولت تو میری ہو ہی گئی ہے آئندہ وہ بھی میری ہو جائے گی۔ میں نے اس دشمن کو ختم کر دیا ہے۔ اب دوسروں کو بھی مار ڈالوں گا۔ میں مالک ہوں، لطف اٹھانے والا ہوں، میں مکمل طاقتور اور خوش ہوں، میں دولت مند ہوں، اعلیٰ خاندان ہوں، کون ہے جو میرے برابر کا ہو، میں نذرانے دوں گا، میں خیرات دوں گا، جشن کروں گا۔" اس طرح بے وقوفی سے غفلت کا شکار ہو کر، مختلف خیالات سے حیران ہو کر، غفلت کی جال میں پھنس کر اور خواہشات کی تکمیل میں مبتلا ہو کر وہ ناپاک جہنم میں گرتے ہیں۔ (۱۳ تا ۱۶)

اپنی آپ تعریف کرتے ہوئے، سرکش دولت کے نشہ میں مغرور نمائش کی خاطر مقدس کتابوں کے احکام کے خلاف زبانی نذرانے دیتے ہیں۔ (۱۷)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غرور، قوت، گستاخی، شہوت اور غصہ میں مبتلا ہوکر یہ بدکار مجھ سے اپنے اور دوسروں کے اجسام میں نفرت کرتے ہیں۔(۱۸)

میں ان نفرت کرنے والے، بد، بے رحم اور تمام انسانوں میں ذلیل ترین لوگوں کو ہمیشہ کے لیے شیطانی قالب میں پھینک دیتا ہوں۔(۱۹)

اے کنتی کے بیٹے! شیطانی قالب میں گر کر، جنم جنم غفلت میں پڑے ہوئے مجھے حاصل نہ کرکے وہ قعرِ مذلت میں پڑے ہیں۔(۲۰)

خودی کو تباہ کرنے والے جہنم کے تین راستے ہیں۔ شہوت، غصہ اور طمع۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ ان تین راستوں سے نجات حاصل کرے۔(۲۱)

اے کنتی کے بیٹے! ظلمت کے ان تینوں راستوں سے آزادی حاصل کیا ہوا انسان خود اپنی بہتری حاصل کر لیتا ہے اور اس طرح بلند ترین منزل کو پہنچ جاتا ہے۔(۲۲)

جو مقدس کتابوں کے احکام کو بالائے طاق رکھ کر خواہشات کے جذبات کی پیروی کرتا ہے وہ نہ کمال حاصل کرتا ہے، نہ مسرت، نہ بلند ترین منزل۔(۲۳)

اس لیے اس امر کے تعین کے لیے کہ کیا کیا جانا چاہیے۔ مقدس کتابوں ہی کو معیار قرار دینا چاہیے۔ مقدس کتابوں میں جو احکام بیان کیے گئے ہیں ان سے واقف ہوکر تجھے اس دنیا میں کام کرنا چاہیے۔(۲۴)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سترھواں باب

عقیدت کی تین اقسام کا فلسفہ

ارجن نے پوچھا:

اے کرشن! جو لوگ انتہائی عقیدت سے نذرانہ دیتے ہیں۔ لیکن مقدس کتاب کے احکام کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ان کی کیا حالت ہے، ست، رج یا تم؟ (۱)

شری بھگوان نے جواب دیا:

انسان میں جبلی عقیدت فطرتاً تین قسم کی ہوتی ہے، ست، رج اور تم۔ ان کے متعلق سُن! (۲)

اے بھارت! ہر شخص کی اپنی عقیدت خود اس کی فطرت کے مطابق ڈھلتی ہے آدمی اپنی عقیدت کی عبارت ہوا کرتا ہے (یعنی آدمی کا عقیدہ بتاتا ہے کہ آدمی کے کردار کیسے ہیں) اس کی عقیدت جیسی کچھ ہوگی وہ بھی ویسا ہی ہوگا۔ (۳)

ستوگُن عقیدت رکھنے والے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ رج گُن عقیدت رکھنے والے یکشوں اور راکشسوں کی پرستش کرتے ہیں۔ دوسرے یعنی تم گُن عقیدت رکھنے والے بھوت اور پریت کی پرستش کرتے ہیں۔ (۴)

جو بے وقوف آدمی، مقدس کتابوں کے احکام کے خلاف مکاری اور غرور کے باعث اور اپنے جذبات اور خواہشات سے مغلوب ہو کر مجھے جو جسم کے اندر متمکن ہوں اور ان اجزائے ترکیبی کو جن سے جسم مرکب ہے تکلیف پہنچاتے ہوئے سخت ریاضت کرتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ان کو شیطانی خصلت والا جان۔ (۵ و ۶)
غذا جس کو سب عزیز رکھتے ہیں اور نذرانہ ریاضت و خیرات تین قسم کی ہوتی ہیں۔ تو ان کی قسموں کو سُن! (۷)
غذائیں جو عمر، قوت، طاقت، صحت، مسرّت اور خوشی کو بڑھاتی ہیں، مزیدار مقوی (غذائیت والی) اور خوشگوار ہوتی ہیں۔ ان کو ستوگنُ والے پسند کرتے ہیں۔ (۸)
رج گنُ والے ایسی غذا کی خواہش کرتے ہیں جو تلخ ترش، نمکین، گرم گرم، تیز (جیسے مرچ)، خشک اور گرم مزاج ہوتی ہیں اور جن سے تکلیف دہ ذہنی اور جسمانی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ (۹)
جو غذا ادھ کچی (جو برابر پکائی نہ گئی ہو) باسی اتری ہوئی، سڑی، خراب، پس خوردہ اور ناپاک ہوتی ہے، وہ تم گنُ والوں کو مرغوب ہوتی ہے۔ (۱۰)
وہ نذرانہ جو انسان نتیجہ کی خواہش کے بغیر (مقدس کتابوں کے) احکام کے بموجب اور اس ایقان کے ساتھ کہ نذرانہ فرض ہے گزرانتے ہیں، ست گن والا ہے۔ (۱۱)
اے بھرتوں میں افضل! جو نذرانہ نتیجہ کی خواہش ہی سے اور نام و نمود کے لیے گزرانا جاتا ہے، اس کو رج گنُ والا جان! (۱۲)
جو نذرانہ (مقدس کتابوں کے) احکام کے خلاف، کھانا تقسیم نہ کرکے، منتر، دکھشنا اور عقیدت کے بغیر گزرانا جائے، اس کو تم گنُ والا سمجھ! (۱۳)
جس میں دیوتاؤں، برہمنوں، گرو اور عارفوں کی پرستش ہو، صفائی (قلب) بے باکی ضبط نفس اور عدم تشدد ہو، ایسی ریاضت جسمانی کہلاتی ہے۔ (۱۴)
ایسی گفتگو جس سے ناگواری (یا دل آزاری) نہ ہو۔ جو سچی خوشگوار اور سود مند ہو اور مقدس کتابوں کا ورد، ان کو گفتگو کی ریاضت جان! (۱۵)
ذہنی مسرت توازن، خاموشی، ضبط اور روشن ضمیری (پاک دلی)، یہ ذہن کی ریاضتیں کہلاتی ہیں۔ (۱۶)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ تین وضع کی ریاضت جس کو انسان انتہائی عقیدت، نتیجہ کی خواہش کے بغیر اور ہم آہنگ ہو کر کرتے ہیں۔ ست گن والی کہلاتی ہے۔ (۱۷)

جو ریاضت تعظیم، عزت اور عبادت حاصل کرنے کے مقصد سے اور نمائش کی خاطر کی جاتی ہے وہ رج گُن والی ہے۔ یہ عارضی غیر مستحکم اور جلد گزر جانے والی ہوتی ہے (۱۸)

جو ریاضت غفلت کی بنا پر خود کو اذیت پہنچا کر یا دوسرے کو تباہ کرنے کے لیے کی جاتی ہے اس کو تم گُن والی سمجھ! (۱۹)

جو خیرات فرض سمجھ کر موزوں مقام پر موزوں وقت میں، ایسے مستحق آدمی کو دی جاتی ہے جو معاوضے میں کچھ نہیں کر سکتا وہ ست گُن والی قرار دی گئی ہے۔ (۲۰)

جو معاوضہ حاصل کرنے کے خیال سے یا پھر نتیجہ کو پیش نظر رکھ کر یا بادلِ ناخواستہ دی جائے وہ رج گُن والی قرار دی گئی ہے۔ (۲۱)

جو خیرات غیر موزوں مقام پر اور نامناسب وقت میں اور غیر مستحق آدمی کو بد تہذیبی اور حقارت سے دی جائے وہ تم گُن والی بیان کی گئی ہے۔ (۲۲)

اوم، تت، ست (خدائے لافانی کے اسما) سہ گونہ خیال کیے گئے ہیں۔ ان ہی سے برہمن، وید اور نذرانے مقرر کیے گئے۔ (۲۳)

اس لیے لافانی کو جاننے والے نذرانے کے مراسم خیرات اور ریاضت کو (مقدس کتابوں کے) احکام کے بموجب ہمیشہ لفظ "اوم" کے تلفظ کے ساتھ شروع کرتے ہیں۔ (۲۴)

مکتی کے خواہش مند لفظ "تت" کے تلفّظ کے ساتھ اور نتیجہ کا خیال کیے بغیر نذرانہ، ریاضت اور خیرات کے مختلف مراسم ادا کرتے ہیں۔ (۲۵)

لفظ "ست" کا استعمال حقیقت اور نیکی کے مفہوم میں ہوتا ہے اس طرح اے پارتھ! لفظ "ست" نیک کام کے وقت بھی استعمال ہوتا ہے۔ (۲۶)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نذرانہ، ریاضت اور خیرات میں استقلال بھی "ست" کہلاتا ہے اور جو کام (خدائے) برتر کے لیے کیا جائے وہ بھی "ست" کہلاتا ہے۔ (۲۷)

نذرانہ، خیرات، ریاضت اور اس قسم کے کام جو عقیدت کے بغیر کیے جائیں۔ اے پارتھ! وہ است (ناحق اور جھوٹے) کہلاتے ہیں، وہ نہ اس دنیا کے کام کے ہیں نہ عاقبت کے۔ (۲۸)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اٹھارھواں باب

مُکتی اور ترکِ علائق کا فلسفہ

ارجن نے کہا :

اے قوی بازو والے! اے رشی کیش! اے کیشی کو مارنے والے! میں فرداً فرداً ترکِ علائق اور دست کشی کی حقیقت معلوم کرنے کا آرزو مند ہوں۔ (۱)

شری بھگوان نے کہا :

خواہش سے پیدا شدہ کاموں کو ترک کرنے کو عارفوں نے ترک علائق بتایا ہے اور تمام اعمال کے نتائج سے دست بردار ہونے کو عقلمند لوگوں نے "دست کشی" کہا ہے۔ (۲)

بعض سوچ بچار کرنے والے یہ کہہ اٹھتے ہیں "عمل کو برائی سمجھ کر اس سے دست کشی حاصل کرو" دوسرے کہتے ہیں "نذرانہ، خیرات اور ریاضت کے اعمال سے دست کشی حاصل نہ کی جائے۔" (۳)

اے بھرتوں میں افضل! اور اے انسانوں میں شیر! دست کشی کی حد تک میرا فیصلہ سُن! کیونکہ دست کشی کو سہ گونہ کہا گیا ہے۔ (۴)

نذرانہ، تحفہ اور ریاضت کے اعمال سے دست کشی حاصل نہیں کرنی چاہیے بلکہ ان کو انجام دینا چاہیے: نذرانہ، تحفہ اور ریاضت سے سمجھ والوں میں پاکیزگی آجاتی ہے۔ (۵)

اے پارتھ! لیکن ان اعمال کو بھی تعلق اور معاوضے (کے خیال) کو بالائے طاق رکھ کر انجام دینا چاہیے۔ یہ میرا قطعی اور بہترین ایقان ہے۔ (۶)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو اعمال تجویز کیے گئے ہیں ان کا ترک کرنا بے شک مناسب نہیں ہے۔ غفلت کی بنا پر
ان سے دست برداری، دست کشی، تم گُن والی دست کشی بتائی گئی ہے۔ (۷)

جو شخص جسمانی ایذا کے خوف سے اعمال کو "تکلیف دہ" سمجھ کر ان کو چھوڑ دیتا ہے
اس کو دست کشی کا کوئی اجر حاصل نہیں ہوتا اور ایسی دست کشی رج گُن والی مانی گئی ہے۔ (۸)

اے ارجن! اگر کوئی مجوزہ اعمال کو یہ کہتے ہوئے کہ "ان کی تکمیل ہونی چاہیے" انجام
دیتا ہے اور تعلق و اجر سے دست بردار ہو جاتا ہے تو ایسی دست کشی کو ست گُن والی کہا گیا ہے۔ (۹)

دست کشی حاصل کرنے والا عاقل ست گن کے زیر اثر شبہے سے منھ موڑ کر نہ
خوشگوار کاموں سے تعلق رکھتا ہے اور نہ ناخوشگوار کاموں سے نفرت کرتا ہے۔ (۱۰)

نہ ہی کوئی ذی روح مکمل طور پر اعمال سے دست کشی حاصل کرتا ہے، بیشک
وہی دست کشی حاصل کرنے والا ہے جو اعمال کے اجر سے دست کشی حاصل کر لیتا ہے۔ (۱۱)

دست کشی حاصل کرنے والے کے لیے اعمال کا سہ گونہ اجر یعنی اچھا، بُرا اور دونوں
کا امتزاج حاصل ہوتا ہے۔ لیکن تارک کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ (۱۲)

اے قوی بازو والے! تمام اعمال کی تکمیل کے لیے سانکھیہ طریقے کے بتائے ہوئے
حسب ذیل پانچ اسباب مجھ سے سیکھ! (۱۳)

۱۔ جسم، ۲۔ کام کرنے والا، ۳۔ مختلف اعضائے حس، ۴۔ مختلف اقسام کی
حرکتیں اور ۵۔ مقدر۔ پانچ اسباب ہیں۔ (۱۴)

اپنے من (فکر) وچن (گفتار) اور کرم (عمل) سے انسان جو کام بھی انجام دیتا ہے چاہے
وہ حق پر مبنی ہو یا اس کے برعکس، اس کے یہ ہی پانچ اسباب ہیں۔ (۱۵)

ایسی صورت میں جو شخص غیر تربیت یافتہ قوت استدلال کی بنا پر اپنی خودی کو
جو علیحدہ رہنے والی ہے عامل کی شکل میں دیکھتا ہے۔ اس بے عقل کو دکھائی نہیں دیتا
(یعنی وہ غلط راستہ پر ہے)۔ (۱۶)

جس شخص میں غرور نہ ہو، جس کی قوتِ استدلال متاثر نہ ہو وہ آدمیوں کو قتل بھی کرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تو قاتل نہیں اور نہ قید و بند میں ہے۔ (۱۷)

علم، جاننے کے لائق اور عالم عمل کے سہ گونہ محرک ہیں، عضو، عمل اور فاعل (کام کرنے والا) عمل کے سہ گونہ اجزاء ہیں۔ (۱۸)

خواص کے زمرے میں علم، عمل اور فاعل، خواص کے اختلاف سے فرداً فرداً سہ گونہ کہلاتے ہیں۔ تو ان کو بھی کما حقہ سن لے۔ (۱۹)

اس علم کو جس سے واحد، ناقابلِ تباہ ہستی جو علیحدہ وجودوں میں بھی متحد ہے، تمام جانداروں میں دیکھی جاتی ہے، اس کو ست گن والا سمجھ! (۲۰)

لیکن جو علم تمام جانداروں کو جو مختلف الوجود ہیں، علیحدہ علیحدہ قرار دیتا ہے، تو اس علم کو رج گن والا مان۔ (۲۱)

جو علم انسان کو ایک واحد چیز (کُل) سے ایسے وابستہ کر دیتا ہے گویا وہی سب کچھ ہے اور جو علم بلا استدلال، حقیقت سے مبرّا اور حقیر ہو اُسے تم گن والا کہا گیا ہے (۲۲)

جو کام مقدس کتابوں کے احکام کے مطابق بے لاگ ہو کر اور اجر کا خیال کیے بغیر، محبت اور نفرت سے بے نیاز ہو کر کیا جاتا ہے وہ ست گن والا کہلاتا ہے۔ (۲۳)

جو کام اجر کو پیش نظر رکھ کر تکبّر سے کیا جاتا ہے اور جو مشقت طلب ہوتا ہے وہ رج گن والا کہلاتا ہے۔ (۲۴)

جو کام صلاحیت اور نتائج کا لحاظ کیے بغیر غفلت کی بنا پر اختیار کیا جائے اور وہ دوسروں کے لیے نقصان اور صدمہ کا باعث ہو تو وہ تم گن والا کہا گیا ہے۔ (۲۵)

تعلّق سے آزاد ہو کر، غیر متکبّر، عزم و یقیں سے آراستہ، کامیابی اور ناکامی میں یکساں رہنے والا آدمی ست گن والا کہلاتا ہے۔ (۲۶)

خواہشات کا اسیر، اعمال کے نتائج حاصل کرنے کا آرزومند، لالچی، نقصان رساں، غیر پاکیزہ سُکھ اور دکھ سے متاثر ہونے والا آدمی رج گن والا بیان کیا گیا ہے۔ (۲۷)

غیر متوازن، حقیر، ضدی، دھوکہ باز، بدطینت، مایوس، کاہل اور تاخیر کرنے والا تم گن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

والا کہا جاتا ہے۔ (۲۸)

اے دھننجئے! خواص کی بنا پر قوتِ استدلال اور استقامت کی سہ گونہ تقسیم فرداً فرداً اور تفصیلی طور پر بتاتا ہوں۔ (۲۹)

اے پارتھ! اس کو سُن! ایسی قوتِ استدلال جو انہماک اور اجتناب، کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے، خوف اور بے خوفی، پابندی اور آزادی کو جانتی ہے ست گن والی ہے۔ (۳۰)

اے پارتھ! ایسی قوتِ استدلال رج گن والی ہے جس سے آدمی صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا کہ حق کیا ہے اور ناحق کیا ہے اور کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے۔ (۳۱)

اے پارتھ! ایسی قوتِ استدلال تم گن والی ہے جو ظلمت سے ڈھکی ہوئی ہے۔ ناحق کو حق سمجھتی ہے اور ہر چیز کو اُلٹا دیکھتی ہے۔ (۳۲)

وہ غیر متزلزل استقامت جس سے بتوسط یوگ انسان ذہن تنفسِ زندگی اور اعضائے حس کے اعمال کو پابند کر لیتا ہے اے پارتھ! ایسی استقامت ست گن والی ہوتی ہے۔ (۳۳)

اے ارجن! لیکن ایسی استقامت جس سے تعلق کی بنا پر اجر کی خواہش میں انسان فرض، خواہش اور دولت کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے، رج گن والی ہے۔ (۳۴)

اے پرتھا! جس کے باعث انسان بے وقوفی سے نیند، خوف، رنج، مایوسی اور تکبّر کو ترک نہیں کرتا۔ ایسی استقامت تم گن والی ہے۔ (۳۵)

اے بھرتوں میں افضل! اب مجھ سے مسرّت کے سہ گونہ اقسام سن وہ جن سے انسان تربیت کے بعد لطف اندوز ہوتا ہے اور جو دکھ کو ختم کر دیتی ہیں۔ (۳۶)

ایسی مسرّت جو ابتدا میں زہر معلوم ہو لیکن بالآخر امرت ہو اور جو روح کے فرحت بخش عرفان کا نتیجہ ہے وہ ست گن والی کہی گئی ہے۔ (۳۷)

ایسی مسرّت جو اعضائے حس اور اشیائے حس کے اتصال سے حاصل ہوتی ہے اور بلحاظ مقصد جو ابتداءً امرت معلوم ہو، لیکن بالآخر زہر کے مانند ہو۔ رج گن والی قرار دی جاتی ہے۔ (۳۸)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایسی مسرت جو نیند، بے عملی اور لاپروائی کی پیداوار ہو اور ابتدا میں بھی خودی کو غفلت میں ڈالنے والی ہو وہ تم گن والی بیان کی گئی ہے۔ (۳۹)

نہ تو زمین پر اور نہ ہی آسمان میں دیوتاؤں کے درمیان ایسی کوئی ہستی ہے جو مادہ سے پیدا شدہ ان تین خواص سے آزاد ہو۔ (۴۰)

اے دشمنوں کو خوفزدہ کرنے والے! برہمن، کشتریہ، ویشیہ اور شودر کے فرائض کو اپنی فطرت سے پیدا شدہ خواص کے بموجب تقسیم کر دیا گیا۔ (۴۱)

برہمن کے فطری فرائض، ضبطِ نفس، ضبطِ حواس، ریاضت، پاکیزگی، عفو، راستبازی عرفان، علم اور برہم پر یقین ہیں۔ (۴۲)

شجاعت، شان و شوکت، استقلال، میدان جنگ سے نہ بھاگنا خیرات اور حکمرانی کشتریہ کے فطری فرائض ہیں۔ (۴۳)

زراعت، مویشیوں کی پرورش اور تجارت ویشیہ کے فطری فرائض ہیں اور خدمت کرنا شودر کا فطری فرض ہے۔ (۴۴)

انسان کمال کو جب ہی پہنچتا ہے جب وہ اپنے فرائض کی جانب متوجہ ہو جائے، جو شخص اپنے فرض کی جانب متوجہ ہو وہ کمال کو کس طرح حاصل کرتا ہے، سُن۔ (۴۵)

انسان اپنے فرض کے مطابق اس کی عبادت کر کے جس سے تمام مخلوق کا ظہور ہوا اور جو سب پر محیط ہے کمال حاصل کرتا ہے۔ (۴۶)

اپنے ہی فرائض کو انجام دینا بہتر ہے خواہ وہ خوبیوں سے مبرّا ہی کیوں نہ ہو بہ نسبت اس کے کہ دوسرے کے فرائض کو اچھی طرح انجام دیا جائے، جو شخص اپنی ہی فطرت کے مطابق فرض انجام دیتا ہے اس سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ (۴۷)

اے کنتی کے فرزند! جو فرائض پیدائش کی بنا پر متعین ہوئے ہوں اگر ان میں کوئی خرابی بھی ہو تو ان کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔ تمام کام خرابیوں سے ویسے ہی ڈھکے ہوئے ہیں جیسے آگ دھوئیں سے۔ (۴۸)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ جس کی قوت استدلال ہر جگہ تعلق سے بَری ہو، خودی قابو میں ہو اور خواہشات سے بری ہو وہ ترکِ علائق کے ذریعہ اعمال (کے نتائج کی خواہش) سے دست برداری کے انتہائی کمال پر پہنچتا ہے۔ (۴۹)

جس نے کمال حاصل کر لیا ہے وہ لافانی سے کس طرح واصل ہوتا ہے، عرفان کے اس بلند ترین درجہ کو اے کنتی کے بیٹے! مجھ سے مختصر اور جامع طور پر سن! (۵۰)

پاکیزہ استقلال سے مل کر استقامت سے خودی کو قابو میں لاکر آواز اور دیگر اشیائے احساس کو ترک کر کے الفت اور نفرت کو بالائے طاق رکھ کر تنہائی میں رہ کر قلیل الغذا ہو کر، زبان، جسم اور ذہن کو قابو میں رکھ کر، یوگ اور مراقبے میں لگاتار مشغول ہو کر، عدم جذبات کی پناہ لے کر اپنے دل کو تمام جذبات سے پاک کر کے، تکبّر، تشدّد، گھمنڈ، خواہش، غصّہ اور لالچ کو علیحدہ کر کے، بے غرض اور مطمئن ہو کر وہ لافانی بننے (لافانی سے واصل ہونے) کے قابل ہوتا ہے۔ (۵۱ تا ۵۳)

وہ لافانی بن کر خودی میں مگن رہتے ہوئے نہ رنجیدہ ہوتا ہے، نہ خواہش کرتا ہے، تمام مخلوق سے یکساں رہتے ہوئے وہ مجھ سے انتہائی عقیدت رکھتا ہے۔ (۵۴)

عقیدت کے ذریعہ وہ میری اصلیت کو جانتا ہے کہ میں کون اور کیا ہوں۔ اس طرح میری اصلیت کو جان کر وہ فوراً واصل حق ہو جاتا ہے۔ (۵۵)

ہمیشہ اعمال کو انجام دیتے ہوئے بھی میری پناہ میں آکر میری عنایت سے وہ لافانی اور ناقابل تباہ مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ (۵۶)

تمام کاموں کو ذہنی طور پر میرے حوالے کر کے میرا ہی دھیان کر کے معرفت کے طریقے سے اپنے خیال کو ہمیشہ مجھ ہی پر رکھ! (۵۷)

میرا ہی خیال کرتے ہوئے میرے الطاف سے تو تمام موانعات پر قابو پالے گا لیکن اگر تو تکبّر (میں پن) سے ان باتوں پر کان نہ دھرے گا تو بالکل تباہ ہو جائے گا۔ (۵۸)

تکبّر (میں پن) سے گھر کر تو سوچتا ہے "میں نہیں لڑوں گا" تیرا ایسا ارادہ کرنا سخت غلطی ہے۔ تیری فطرت تجھے مجبور کر دے گی۔ (۵۹)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اے کنتی کے بیٹے! غفلت کی وجہ سے تو جس چیز کو نہیں کرنا چاہتا اپنے فطری فرائض سے مجبور ہو کر تجھے چاروناچار اسے کرنا ہی ہوگا۔ (۶۰)

اے ارجن! مایا کی قوت سے تمام مخلوق کو ایسے گھماتے ہوئے جیسے کہ وہ کمہار کی چاک پر سوار ہو، برہم تمام مخلوق کے دل میں موجود رہتا ہے۔ (۶۱)

اے بھارت! اپنی ساری ہستی کو لے کر پناہ حاصل کرنے کے لیے اس جانب بڑھ اس کے الطاف سے تو انتہائی سکھ حاصل کرے گا۔ (۶۲)

اس طرح میں نے تجھ سے عرفان کا حال بیان کیا ہے، جو راز ہے۔ اس پر تفصیلی غور کر کے جیسا کہ تو چاہے عمل کر۔ (۶۳)

تو میری اعلیٰ ترین اور اشد راز کی بات کو پھر سن۔ چونکہ تو میرا محبوب اور ثابت قدم ہے اس لیے تیرے فائدے کے لیے میں کہوں گا۔ (۶۴)

اپنے ذہن کو مجھ میں جذب کر دے۔ میرا معتقد بن جا، مجھے نذرانہ پیش کر، میرے آگے جھک جا (سر بہ سجود ہو) تو میرے پاس آ جائے گا (مجھ میں داخل ہو جائے گا) میں یقین دلاتا ہوں کہ تو مجھے محبوب ہے۔ (۶۵)

تمام فرائض کو چھوڑ کر پناہ لینے کے لیے صرف میرے پاس آجا، فکر نہ کر میں تجھے تمام گناہوں سے آزاد (پاک) کر دوں گا۔ (۶۶

تجھے یہ (باتیں) کبھی ایسے آدمی سے نہ کرنی چاہیے جس میں زہد نہ ہو، جس میں عقیدت نہ ہو، جو سننا نہ چاہے یا جو مجھے بُرا بھلا کہے۔ (۶۷)

جو کوئی اس اعلیٰ ترین راز کو مجھ سے انتہائی عقیدت جتلاتے ہوئے، میرے عقیدتمندوں میں بیان کرے، بلاشبہ وہ میرے پاس آئے گا (مجھ سے واصل ہوگا)۔ (۶۸)

انسانوں میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس سے زیادہ میری پسندیدہ خدمت انجام دے اور نہ دنیا میں اس سے زیادہ کوئی شخص مجھے عزیز ہوگا۔ (۶۹)

اور جو کوئی ہمارے اس مقدس مکالمہ کا مطالعہ کرے گا وہ گویا عرفان کی نذر کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ذریعہ میری پُوجا کرے گا۔ یہ میرا عقیدہ ہے۔(۷۰)

جو انسان عقیدتمند ہو کر اور عیب جوئی سے مبرّا ہو کر اسے سنے گا وہ بھی بدی سے آزاد ہو کر راست بازوں کے روشن جہانوں کو حاصل کرے گا۔(۷۱)

اے پرتھا کے بیٹے! کیا تو نے یہ مکالمہ یکسوئی سے سنا؟ اے دھننجے! کیا تیری غفلت جو عرفان کی عدم موجودگی سے پیدا ہوئی تھی، وہ جاتی رہی؟(۷۲)

ارجن نے جواب دیا:

میری غفلت جاتی رہی۔ اے غیر متغیّر! میں نے آپ کے الطاف سے عرفان حاصل کر لیا۔ میں اپنے عزم میں پختہ ہوں، میرے شبہات رفع ہو گئے۔ میں مضبوط ہو گیا ہوں۔ آپ کے ارشاد کے مطابق عمل کروں گا۔(۷۳)

سنجے نے کہا:

میں نے واسودیو اور قابلِ تعظیم پارتھ (ارجن) کا یہ مکالمہ سنا جو رونگٹے کھڑا کر دینے والا تھا۔(۷۴)

ویاس کی مہربانی سے میں نے اس راز اور اعلیٰ ترین فلسفہ کو یوگ کے مالک کرشن ہی کی زبانی سنا۔(۷۵)

اے راجہ! میں کیشو اور ارجن کے اس مقدّس اور بہترین مکالمہ کو یاد کر کے بار بار خوش ہوتا ہوں۔(۷۶)

بار بار ہری (کرشن) کی عجیب و غریب صورت کو یاد کر کے اے راجہ! میری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور میں بار بار خوش ہوتا ہوں۔(۷۷)

جہاں کہیں یوگ کے مالک کرشن ہیں اور جہاں کہیں تیر انداز پارتھ (ارجن) ہیں (یعنی جہاں ان کا تذکرہ ہے)، وہاں یقیناً خوشحالی، فتح، اور مسرّت رہتی ہے۔ یہی میرا عقیدہ ہے۔(۷۸)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سنسکرت الفاظ اور اصطلاحات
مع تشریح

آتما आत्मा یہ لافانی ہوتی ہے۔ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا، نہ روپ ہے نہ رنگ، نہ
روح۔ خودی
شکل ہے نہ صورت، یہ لامحدود ہوتی ہے۔ وجود اور ہوش اس کی خصوصیات ہیں۔

اُچّیشروا उच्चैश्रवा دیوتاؤں کے راجہ اِندر کے گھوڑے کا نام ہے جسے دیوتاؤں اور
راکشسوں نے سمندر کو بلوکر دوسری تیرہ بیش قیمت چیزوں کے ساتھ نکالا تھا۔

اَدھرم अधर्म دھرم کا متضاد۔

آدِتیہ अविति ادیتی (ایک دیوی) کے بارہ بیٹے جن کو دیوتاؤں کی ایک جماعت مانا جاتا
ہے اور جن میں وشنو سب سے بڑے ہیں۔

اَریما अर्यमा ایک دیو کا نام ہے جو بزرگ بہشت میں چلے گئے ہیں ان میں یہ
سب سے بڑے ہیں۔

اسُر असुर راکشس۔

اشنا अस्ना یہ راکشسوں کے گرو۔ علم سیاست کے بڑے ماہر اور اعلیٰ درجہ کے
شاعر مانے جاتے ہیں۔ ان کا دوسرا نام شُکر آچاریہ بھی ہے۔

اَشوِنی अस्विनी یہ دو دیوتا ہیں جو ہمیشہ ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔

اَگنی अग्नि آگ کا دیوتا یا آگ۔

اوم تت ست आउम तत्सत् (تمام کائنات میں) وہی حقیقت ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ادم ۔ خدا کا سب سے مقدس نام جو ہر منتر کو پڑھنے سے قبل بولا جاتا ہے۔ اُس میں پُراسرار قوتوں کا ہونا بتایا جاتا ہے۔

اَننت अनंत ناگ سانپوں کے راجہ کا نام۔ اس کا دوسرا نام شیش ناگ ہے (ہندوؤں میں اس کی پوجا آج کل بھی کی جاتی ہے)

اَیراوَت ऐरावत دیوتاؤں کے راجہ اندر کا ہاتھی۔

بُدھی बुद्धि بعض جگہ علم کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ بعض فلسفی بُدھی کو مادّی شئے مانتے ہیں۔ قوتِ استدلال۔ عقل۔

برہسپتی बृहस्पति دیوتاؤں کے گرو اور پروہت کا نام، جنھیں تکلّم اور غور و فکر کا دیوتا مانا جاتا ہے۔

برہم ब्रहम جس کی کوئی صفات نہیں ہیں۔ وہ لافانی اور لامتناہی ہے۔ اس کی ذاتِ مطلق حقیقت ہوش اور ابدی سکون ہے۔ وہ عقل اور استدلال سے پرے ہے۔ روح جو دنیا کے بندھن سے آزاد ہو چکی ہے وہی اس کو محسوس کرتی ہے اور اس سے واصل ہو جاتی ہے صفات سے مبرا ظاہر کرنے کے لیے۔ لفظ برہم سنسکرت میں نہ مذکر ہے نہ مونث۔

برہم سُوتر ब्रह्मसूत्र ایک کتاب جس میں مختصر اور جامع طور پر برہم پر بحث کی گئی ہے برہم کے متعلق اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کو قطعی مانا جاتا ہے۔ اس کو ویدانت سُوتر بھی کہتے ہیں اور اس کے مصنّف ویاس رشی ہیں۔

براہمن ब्राहमण ہندو سماج کی چار ذاتوں میں سب سے اونچی ذات جس کو عام طور پر براہمن کہتے ہیں۔ یہ تقسیم فرائض کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ براہمن کے خاص فرائض علم کی خدمت، پوجا، یگیہ وغیرہ کرنا اور کرانا ہیں۔

براہمن کتاب ब्राह्मण किताब ویدوں پر تبصرہ کی کتابیں جن میں خاص طور پر یہ تفصیل ہوتی ہے کہ ویدوں کے کس منتر کو کس طرح یگیہ میں استعمال کرنا چاہیے۔

بَرِہَت سام سام وید کے خاص منتروں کا مجموعہ، جن کو متبرک اور مقدس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مانا جاتا ہے۔

بھِرگو — भृगु — ایک بڑے رشی کا نام۔

پِتر — पितर — جو بزرگ بہشت میں چلے جاتے ہیں، ان کو پتر کہتے ہیں اور ان کو دیوتاؤں کی ایک جماعت مانا جاتا ہے۔

پرَان — प्रान — سانس جو اندر لی جاتی ہے، پران پر قابو حاصل کر کے ساری قوتوں پر پورا پورا قابو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پران پر قابو پانے کو پرانا یام کہتے ہیں۔ جو یوگ کا ایک نہایت اہم جزو ہے۔

پرَہلاد — प्रहलाव — ایک راکشس کا بیٹا، جو نہایت عقیدت مند اور خدا پرست تھا۔ اس نے اپنے باپ کی سخت مخالفت کے باوجود خدا پرستی نہ چھوڑی۔ اس کے باپ نے اس کو آگ میں بھی جھونک دیا، لیکن آگ اس کے لیے ٹھنڈی ہو گئی۔

تَپ — तप — عبادت جس میں حد درجہ کی جسمانی تکالیف برداشت کی جائیں اور جس کا مقصد نفس کشی ہو۔ ریاضت۔

تمؔ — तम — تین گنوں (خواص) میں سب سے ادنیٰ گن (خاصیت)، جس کے لغوی معنی اندھیرے کے ہیں۔ گیتا میں یہ لفظ اسفل، ادنیٰ، ذلیل، حقیر اور جہالت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

چِترَرتھ — चित्ररथ — مشہور اور معزز گندھرو کا نام۔

دَوندو — द्वन्द्व — مرکب الفاظ جن میں (اور یا و کو حذف کر کے) دو یا دو سے زیادہ ایک طرح کے الفاظ ملائے جاتے ہیں مثلاً ہاتھ پیر، بھلا برا، کھانا پینا وغیرہ۔

دَھرم — धर्म — کسی چیز کی ذاتی خصوصیت جس کے بغیر اس کا وجود بے معنیٰ ہو۔ (مثلاً آگ کا دھرم جلانا ہے) مذہب، اخلاق، فرض، حق، صداقت،

رَج — रज — تین گنوں (خواص) میں سے متوسط گن (خاصیت) جس کے معنی عمل، جذبات، خواہشات اور جد و جہد والی فطرت کے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رِگ، سام، یجُر ऋग. साम. यजुर तین ویدوں کے نام، چوتھا وید اتھروید ہے جس کو بعض اوقات وید مانا جاتا ہے اور بعض اوقات نہیں۔

رگ : سب سے اہم وید ہے جو منظوم ہے اور جس میں دیوتاؤں کی حمد و ثنا کی گئی ہے اور ان سے دعائیں مانگی گئی ہیں۔ اس میں دس باب ہیں اور قریب دس ہزار منتر ہیں۔

سام : ایک وید کا نام، جس میں یگیہ وغیرہ میں گائے جانے والے منتروں کو راگ اور سُر وغیرہ کے ساتھ جمع کیا گیا ہے ان کی تعداد تقریباً ۱۵۰۰ ہے۔

یجر : ایک وید کا نام، جس کا بہت بڑا حصّہ نثر میں ہے اور جس میں یگیہ اور دوسرے مذہبی رسومات کی تفصیل ہے۔

سانکھیہ सांख्य یہ ہندوؤں کے فلسفے چھ دبستانوں (نیائے، ویشیشک، سانکھیہ، یوگ، میمانسا اور ویدانت) میں سب سے قدیم، اہم اور سب سے زیادہ معقول پسند ہے۔ اس میں روح اور مادّہ دو چیزوں کو تسلیم کیا گیا ہے جن میں آپس میں کشمکش ہے۔ جب روح کو حقیقت کا علم حاصل ہوتا ہے تو وہ مادّے کے پھندے سے آزاد ہو جاتی ہے، مادّہ تین خواص (ست، رج اور تم) کے توازن سے بنا ہے، جن کو گُن کہتے ہیں۔

ست सत् تین گنوں (خواص) میں سے اعلیٰ ترین گن (خاصیت)، اس کے لغوی معنی سچائی یا حقیقت ہیں۔ گیتا میں یہ لفظ روحانی، اچھائی اور خوبی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل چودھویں باب میں کردی گئی ہے۔

سِدھ सिदध دیوتاؤں کی ایک جماعت۔ اس کی جمع سدھوں ہے۔

سکند स्कंद شیو اور پاروتی کے بیٹے کا نام ہے جو دیوتاؤں کے سپہ سالار ہیں ان کا دوسرا نام سوامی کارتکیے بھی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سمادھی — समाधि — انسانی ذہن بلند ہو کر جب تخیّل اور قوتِ استدلال سے پرے چلا جاتا ہے اور حقیقت سے دو چار ہوتا ہے تو اس حالت کو سمادھی (مراقبہ) کہا جاتا ہے۔

سنیاس — संन्यास — لغوی معنیٰ ہیں چھوڑ دینا، مطلب یہ ہے کہ دنیا کی تمام چیزوں سے ترک تعلق کرنا۔

سورگ (بہشت) — स्वर्ग — جس کے مالک راجہ اندر ہیں اور جہاں ایسے لوگ جاتے ہیں جو نیک کام کرتے ہیں۔

سوم رس — सोमरस — ایک پہاڑی بیل کے پتوں اور شاخوں کا نشہ آور رس جسے خاص طور پر دیوتاؤں کی خدمت میں پیش کیا جاتا تھا۔ یہ راجہ اندر کو بہت مرغوب تھا۔

شنکر — शंकर — شیوجی کا نام، رُدروں میں یہ سب سے بڑے ہیں۔

شودر — शूद्र — ہندو سماج کے چار ذاتوں میں چوتھی ذات۔ شودر کا فرض بقیہ تینوں ذات والوں کی خدمت کرنا ہے

کام دھینو — कामधेनु — سورگ کی گائے۔ اس سے جو بھی مراد مانگی جائے گی وہ پوری ہوتی ہے۔

کبیر — कुबेर — یکشوں کے راجہ کا نام، ان کو دھن دولت کا دیوتا مانا گیا ہے۔

کپل — कपिल — ایک رشی کا نام جن کو سانکھیہ کے فلسفے کا بانی مانا جاتا ہے، یہ سدھوں میں سب سے بڑے ہیں۔

کشتری — क्षत्री — ہندو سماج کی چار ذاتوں میں دوسری ذات۔ کشتری کے خاص فرائض حکومت کا انتظام۔ ملک کی اندرونی اور بیرونی حفاظت اور کمزوروں کی حمایت ہیں۔

کندرپ — कंदर्प — محبت کے دیوتا کا نام۔

گایتری — गायत्री — منتر کے ایک وزن کا نام۔ اس وزن میں لکھے ہوئے رگ وید کے ایک منتر کو بھی گایتری کہتے ہیں۔ اور یہ ویدوں کے تمام منتروں میں سب سے زیادہ مقدس مانا جاتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گدا اور چکر गदाचक्र وشنو کے دو ہتھیاروں کے نام، وشنو کے اوتار کرشن بھی ان ہی ہتھیاروں کو استعمال کرتے تھے۔

گرڑ गरुड़ پرندوں کے راجہ کا نام، جو ایک دیوتا ہے اور جس کو وشنو کی سواری مانا جاتا ہے۔

گن गुण اس کے معنیٰ ہیں خواص، یہ خواص تین ہیں۔ ان کو ست، رج اور تم کہا جاتا ہے اور یہ خواص مادّہ کے ہیں۔ دنیا کی ہر ذی روح شے میں بھی یہ تینوں خواص کم یا زیادہ موجود ہوتے ہیں اور ان کی کمی یا زیادتی کی بنا پر تمام اشیا کو تین قسم کا مانا گیا ہے۔ جس کی تشریح چودھویں باب میں کی گئی ہے۔

گندھرو गंधर्व دیوتاؤں کی ایک جماعت، جس کو گانے بجانے والا مانا گیا ہے۔

مایا माया مختلف ادوار میں مایا کے مختلف معنیٰ لیے گئے ہیں۔ خود اپنشد کے مختلف حصوں میں مایا مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ابتدا اس کے معنیٰ قوت اور پُراسرار قوت کے تھے۔ ویدوں میں یہ لفظ اِندر وغیرہ دیوتاؤں کی پُراسرار قوت کے معنیٰ میں استعمال کیا گیا۔ بعد میں اس کے معنیٰ مادّے کی قوت کے لیے جانے لگے۔ اس کے بعد اسے فریب ہستی، دنیا کا دھوکا، جہالت، اندھیرا، دنیا کے بندھن وغیرہ کے معنوں میں استعمال کیا جانے لگا۔

مایا ہی کے نظریہ پر ویدانت کے سارے فلسفہ کی بنیاد ہے۔ سوامی وویکانند کہتے ہیں کہ ویدانت کے فلسفہ میں مایا محض واقعات کا اظہار ہے اور پھر وہ مختلف مثالوں سے مایا کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہیں۔ موت ایک مسلّمہ حقیقت ہے اور آشکار، لیکن پھر بھی ہم زندگی کو آسانی سے نہیں دینا چاہتے۔ یہی مایا ہے۔ ایک ماں بڑی جانفشانی سے بچہ کی پرورش کرتی ہے۔ بچہ بڑا ہو کر بدمعاش نکلتا ہے اور ماں کے ساتھ مار پیٹ سے بھی گریز نہیں کرتا، اس کے باوجود ماں ایک نامعلوم کشش اس کی جانب محسوس کرتی ہے جس سے چھٹکارا نہیں پا سکتی، یہی مایا ہے۔ ایک قوم کی خوشحالی کے لیے لازم ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ دوسری قوم زبوں حال رہے۔ نباتات کا انحصار جمادات پر ہے اور جانوروں کا انحصار نباتات پر ہے۔ انسان نہ صرف نباتات اور جانوروں کو اپنی غذا بناتا ہے بلکہ مختلف طریقوں سے دوسرے انسانوں کا شکار کرتا ہے۔ ہر طاقتور کمزور کو نشانہ بناتا ہے یہی مایا ہے۔ ہر شخص حال کی شکایت کرتا ہے اور مستقبل کے متعلق سنہرے سپنے دیکھتا ہے اور ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے، یہی مایا ہے۔ انسانوں کو اسی مایا میں رہ کر کام کرنا اور فطرت کا مقابلہ کرتے ہوئے زندگی گزارنا ہے۔

ماُرت — ہوا کے دیوتا کا نام۔

ماریچی — ہوا کے دیوتاؤں کے صدر۔

مُکتی — مکتی کے لغوی معنیٰ چھٹکارا ہیں۔ اس سے مراد دنیا کے تمام بندھنوں اور خود انسان کا اپنی خودی، جذبات، خواہشات، خیالات وغیرہ سے چھٹکارا پاکر برھم سے واصل ہوجانا ہے۔ مکتی ریاضت اور یگیہ وغیرہ کرنے سے نہیں بلکہ یوگ اور مراقبہ سے حاصل ہوتی ہے۔ ہندوؤں کے فلسفہ میں مکتی کو انسان کی منزلِ مقصود مانا گیا ہے۔

مَنتر — ویدوں کے اشعار جن کا بیشتر حصّہ دیوتاؤں کی تعریف میں ہے (کچھ منتر نثر میں بھی ہیں)

منُو — یہ عقیدہ ہے کہ چار ارب سال تک کائنات کا وجود رہتا ہے اس کے بعد چار ارب سال تک کچھ بھی نہیں رہتا اور پھر کائنات کے چار ارب سالوں کو چودہ ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کو منومنتر کہتے ہیں۔ یہ عقیدہ ہے کہ ہر منومنتر کے شروع میں ایک منو پیدا ہوتا ہے اور اسی سے انسان کی ابتدا ہوتی ہے۔

مُنی — مُنی یا رشی ایسی برگزیدہ ہستیوں کو کہا جاتا ہے جو ریاضت اور مراقبہ کے ذریعہ اعلیٰ مدارج کو پہنچنے کی سعی کرتے ہیں۔

مَیرُو — ایک پہاڑ کا نام، جس کو سونے کا مانا گیا ہے اور جس پر سے سورج

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

طلوع ہوتا ہے۔

نارُد नारद ایک دیوتا اور رشی کا نام جو اکثر راجہ اندر کے دربار میں آتے جاتے رہتے ہیں اور جو خاص طور سے وشنو کے عقیدت مند اور پیرو ہیں۔

واسُوکی वासुकि سانپوں کے راجہ کا نام۔

وایُو वायु ہوا کے دیوتا کا نام۔

وجُر वज्र لغوی معنی بجلی کے ہیں، راجہ اندر کے خاص ہتھیار کا نام۔

ورشنی वर्ष्णी شری کرشن کے خاندان کا نام، اس کا دوسرا نام یدو بھی ہے۔

ورُن वरण پانی کے دیوتا کا نام۔

وَسوُؤں वसुओं دیوتاؤں کی ایک جماعت، جو تعداد میں آٹھ مانے گئے ہیں اور جن میں اگنی (آگ) سب سے بڑا ہے۔ اس کا واحد 'وسو' ہے۔

وِشنُو विष्नु ہندو مذہب کے سب سے بڑے تین دیوتا (برھما، وشنو اور مہیش، شیو یا شنکر) ہیں۔ برھما تخلیق کے خدا ہیں۔ وشنو پروردگار ہیں اور مہیش تخریب کے خدا ہیں۔ تینوں میں وشنو سب سے اہم ہیں۔ یہی مختلف زمانوں میں دس اوتاروں کی شکل میں آتے رہتے ہیں۔

وِشو دیو विस्वदव غیر معروف دیوتاؤں کی ایک جماعت کا نام۔

وَیاس व्यास ایک رشی کا نام، جن کو مہابھارت کا مصنف مانا جاتا ہے۔ ان کو وید ویاس بھی کہا جاتا ہے۔

وید वेद ہندوؤں کی مقدس کتابیں۔ یہ اکثر چار (رگ، یجر، سام اور اتھرو) اور بعض اوقات تین (رگ، یجر اور سام) مانی جاتی ہیں۔ ان کو الہامی مانا جاتا ہے علم، مذہب، فلسفہ وغیرہ کی ابتدا ان ہی سے مانی جاتی ہے۔

ویشیہ वश्य ہندو سماج کی چار ذاتوں میں تیسری ذات، ویشیہ کے خاص فرائض پیدائش اور تقسیم دولت کے کاروبار مثلاً تجارت، کھیتی باڑی کرنا، اور مویشیوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو پالنا ہے۔

یگیہ اور کرتویہ यज्ञ कर्तव्य نذرانہ جس میں مختلف دیوتاؤں کے نام پر گھی اور دوسری اشیا آگ میں ڈالی جاتی ہیں اور یہ عقیدہ ہے کہ وہ اشیا دیوتاؤں کے پاس پہنچ جاتی ہیں یہ عمل دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اشیا کو آگ میں ڈالتے وقت وید کے متعلقہ منتر بھی پڑھے جاتے ہیں۔ یگیہ کئی طرح کے ہوتے ہیں ان ہی میں سے ایک کرتویہ بھی ہے۔

یکش यक्ष دیوتاؤں کی ایک جماعت، جس میں کُبیر سب سے بڑے ہیں۔ اس کی جمع یکشوں ہے۔

یم यम موت کے دیوتا کا نام۔ سزا اور جزا کے حکمران۔

یوگ योग یوگ سے مراد عمل ہے یوگ کے معنی ان چیزوں کے حصول کے بھی ہیں جو ہمیں حاصل نہیں ہیں۔ بعض اوقات یوگ کے معنی اس قوت سے تعلق پیدا کرنے کے ہوتے ہیں جو تمام کائنات پر حکومت کرتی ہے اور اس تعلق کے پیدا کرنے کے دوران میں صرف روح پر قابو پانا یا اس کی تربیت کرنا کافی نہیں ہے بلکہ روح، قلب، ذہن اور ارادہ سب کی ہم آہنگی ضروری ہے۔ اس طرح یوگ سے مراد ایک خاص طریقۂ عمل کے لیے جانے لگے۔

سوامی وویکانند کہتے ہیں کہ:

یوگ سے مراد اتحاد ہے۔ کام کرنے والے کے لیے یہ انسان اور انسانیت کے درمیان اتحاد ہے (کرم یوگ) عارف کے لیے خودی کے اعلیٰ اور اسفل درجہ کے درمیان اتحاد ہے (راج یوگ) عقیدت مند کے لیے اس کے اور خدائے محبت کے درمیان اتحاد ہے۔ (بھگتی یوگ) اور فلسفی کے لیے تمام کائنات کا اتحاد ہے۔ (گیان یوگ) ذیل میں یوگ کے ان چاروں اقسام کی تفصیل مختصراً دی جاتی ہے۔

(۱) **کرم یوگ** سماج میں کئی اشخاص ایسے ملتے ہیں جو اپنی توجہ کسی ایک خاص

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مسئلہ پر مرتکز نہیں کرسکتے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کام کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں زندگی کے اس طرز پر روشنی ڈالنے والا علم کرم یوگ ہے اس کے تحت بتایا جاتا ہے کہ کہاں اور کب عمل کرنا چاہیے۔ اپنی بہترین صلاحیتوں کو کس طرح استعمال میں لاکر اس کام کو انجام دینا چاہیے جو ہمارے سامنے ہے تاکہ اس سے بیش ترین فائدہ حاصل ہو۔ لیکن اس موقع پر اس حقیقت کو ظاہر کرنا ضروری ہے کہ کام اکثر اوقات تکلیف کا باعث ہوا کرتا ہے۔ انسان کی فطرت کے لحاظ سے دوسرے کی خدمت کرنے والے کو ناشکری بلکہ مخالفت کی بھی توقع رکھنی چاہیے اور یہی وجہ ہے کہ انسانیت کی اکثریت اچھے کام کرنے سے پیچھے ہٹتی ہے۔ کرم یوگ کام کی خاطر کام کرنا سکھاتا ہے۔ اس کے تحت کام کرنے والا اس لیے کام کرتا ہے کہ وہ اس کی فطرت ہے اور اسی میں اس کی بھلائی ہے۔ وہ کبھی معاوضہ کا خیال بھی دل میں نہیں لاتا۔ تکلیف اس وقت محسوس ہوتی ہے جبکہ انسان اپنے کام کے بدلہ کی توقع کرے اور وہ توقع پوری نہ ہو۔

(۲) راج یوگ ہر کام کو خواہ وہ کسی قسم کا ہو بہتر طریقہ پر انجام دینے کے لیے توجہ کی ضرورت ہے۔ جتنی زیادہ توجہ ہوگی کام اتنا ہی بہتر طریقہ پر ہوگا۔ توجہ ہی ایسا گُر ہے جو فطرت کے رازہائے سربستہ کا انکشاف کرتا ہے اور معلومات کے خزانے مہیا کرتا ہے۔ راج یوگ کا تعلق اسی سے ہے۔ ہمارے جسم کی موجودہ صورتِ حال یہ ہے کہ ہمارے خیالات پراگندہ اور ادھر اُدھر بھٹکتے رہتے ہیں۔ ہم جب کبھی کسی خاص چیز پر اپنی توجہ مرتکز کرتے ہیں تو دوسرے غیر متعلقہ خیالات کا ہجوم ہوجاتا ہے۔ راج یوگ میں ان تمام طریقوں سے بحث کی جاتی ہے جن کے ذریعہ توجہ کو ایک جگہ مرتکز کیا جاسکے۔

(۳) بھگتی یوگ بھگتی یوگ جذباتی فطرت انسان کے لیے ہے ایسا انسان خدا سے محبت کرنا چاہتا ہے۔ وہ مراسم کی ادائی پھول اور خوبصورت عمارتوں وغیرہ کو مانتا ہے اور انھیں ضروری خیال کرتا ہے۔ بعض ایسے لوگ جنہوں نے روحانیت کی انتہا کو پالیا ہے ان ہی مراسم وغیرہ کے ذریعہ اس اعلیٰ مقام کو پہنچے ہیں۔ بھگتی یوگ یہ سکھاتا ہے کہ کس طرح خدا سے اور سچائی سے محبت کی جائے کس طرح جنت وغیرہ کی تمنا کیے بغیر بے غرض محبت کی جائے کیونکہ یہ بذاتِ خود ایک اچھا فعل ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۴) گیان یوگ بعض انسان ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی فانی اور محدود چیزوں پر قانع نہیں ہوتے ایسے فلسفی اور مفکر ظاہرہ چیزوں سے بھی پرے جاتے ہیں۔ ہزاروں کتابوں کی تعلیمات سے بھی انھیں سکون نہیں ملتا۔ ان کی روح اس زبردست قوت اور اس عالی شان ہستی کو محسوس کرنا، اس سے قریب تر ہونا اور اس کو حاصل کرنا چاہتی ہے جو اس ساری کائنات کا سرچشمہ ہے ایسے آدمیوں کے لیے خدا کے سوا کوئی چیز اپنا وجود نہیں رکھتی۔ تمام کائنات میں ایک ہی وجود ہے گیان یوگ یہ سکھاتا ہے کہ انسان کی ہستی خدا سے مختلف نہیں۔ ہر انسان زمین پر خدا کا جلوہ ہے گویا گیان یوگ وحدۃ الوجود کی تعلیم دیتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نام

جو بھگوت گیتا میں استعمال ہوئے ہیں اور ان کی تشریح

ابھیمنیو	अभिमन्यु	ارجن اور سوبھدرا کے بیٹے ۔ وراٹ کے داماد ۔
امبوجا	अमूजा	ایک راجہ کا نام ۔
ارجن	अर्जुन	پانڈو اور کنتی کے تیسرے بیٹے ۔
اسَت	असत	ایک رشی کا نام جو فلسفی بھی تھے ۔
اشوتھاما	अश्वत्थामा	درونا آچاریہ کے بیٹے ۔
اِکشواکو	इक्ष्वाकु	ایک راجہ ۔ منو کے بیٹے ۔
بھوری شروا	भूरिश्रवा	سومدت کے بیٹے ۔
بھیشم	भीष्म	شانتنو کے بیٹے ۔ پانڈو کے چچا ۔
پانڈو	पाण्डव	وچتر ویریہ کے بیٹے اور یودھشٹر[1] ارجن وغیرہ کے باپ ۔
پرِتھا	पृथा	پانڈو کی پہلی بیوی کنتی کا نام ۔
پُرُوجِت	पुरुजित	ایک راجہ کا نام ۔
جنک	जनक	ایک راجہ اور فلسفی کا نام ۔ سیتا جی کے باپ کا نام بھی جنک تھا ۔

---

[1] مزید وضاحت کے لیے صفحہ ۱۲۱ پر شجرہ ملاحظہ ہو ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جیدرتھ	जयद्रथ	دریودھن کے ساتھی، ایک راجہ کا نام۔
چیکی تان	चेकितान	ایک راجہ کا نام۔
دروپدی	द्रोपदी	پانڈوؤں کی مشترکہ بیوی۔ دروپد راج کی بیٹی۔
دروپد راج	द्रोपदराज	ایک راجہ کا نام جو دروپدی کے باپ تھے۔
درونہ آچاریہ	द्रोणाचार्य	پانڈوؤں اور کوروؤں کے فنون سپہ گری کے استاد، یہ کرپ کے بہنوئی تھے۔
دریودھن	दुर्योधन	دھرت راشٹر کے بیٹے اور پانڈوؤں کے دشمن۔
دھرت راشٹر	धृत राष्ट्र	چترویریہ کے بیٹے اور پانڈو کے بڑے بھائی۔ ان کے سو بیٹے تھے اور یہ پیدائشی اندھے تھے۔
دھرشٹ دیومن	धृष्ट द्युम्न	دروپد کے بیٹے اور دروپدی کے بھائی (شکھنڈی)۔
دھرشٹ کیتو	धृष्टकेतु	ایک راجہ کا نام۔
دھننجے	धनञ्जय:	ارجن کا عرف
دیول	देवल	ایک رشی کا نام جو فلسفی بھی تھے۔
سنجے	संजय	دھرت راشٹر کے رتھ بان۔
سوبھدرا	सौभद्रा	ارجن کی بیوی اور کرشن کی بہن۔
سومدت	सौमदत	ایک راجہ کا نام، بھوری شروا کے باپ۔
سہدیو	सहदेव	پانڈو اور مادری کے بیٹے۔ نکل کے توأم بھائی۔
شکھنڈی	शिखण्डी	دروپدی کے بھائی جو زنخہ تھے اور جنھوں نے جنگ میں بھیشم کو مارا۔ ان کا دوسرا نام دھرشٹ دیومن بھی ہے۔
شیبیہ	शव्य	ایک راجہ کا نام۔
کرپ	कृप	کوروؤں کے فن سپہ گری کے استاد۔ درونہ آچاریہ کے برادر نسبتی۔
کرشن	कृष्ण	وسودیو کے بیٹے کا نام جو مہابھارت کی جنگ میں ارجن کے رتھ بان تھے۔ ان کو وشنو کا اوتار مانا جاتا ہے۔ بھگوت گیتا کا فلسفہ ارجن کو انھوں نے ہی سمجھایا تھا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرن	कर्ण	کنتی کے بیٹے جو پانڈو سے شادی سے قبل پیدا ہوئے تھے۔ یہ سورج دیوتا کے بیٹے مانے جاتے ہیں۔
کُرو	कुरु	پانڈوؤں اور کوروؤں کے جدِ اعلیٰ۔
کُنتی	कुन्ति	ان کا دوسرا نام پرتھا ہے یہ پانڈو کی بیوی اور وسودیو کی بہن تھیں۔
کُنتی بھوج	कुन्ति भोज	ایک راجہ کا نام۔
منو	मनु	ووسوان کے بیٹے اور اکشواکو کے باپ۔
نکُل	नकुल	پانڈو اور مادری کے بیٹے اور سہدیو کے توأم بھائی۔
وِراٹ	विराट	ایک راجہ جو ارجن کے بیٹے ابھیمنیو کے خسر تھے۔
وسُودیو	वसुदेव	یہ ورشنی یا یدو خاندان سے تھے۔ کرشن کے باپ تھے۔
وکرن	विकर्ण	ایک راجہ کا نام۔
وِوَسوان	विवसूवान	ایک دیوتا (سورج) جو منو کے باپ سمجھے جاتے ہیں۔
وَیاس	व्यास	ایک رشی کا نام جن کو مہابھارت کا مصنف مانا جاتا ہے۔
یُدھامنیو	युधामन्यु	ایک راجہ کا نام۔
یُودِھشٹھر	युधिष्ठर	پانڈو کے سب سے بڑے بیٹے کا نام جو کنتی کے بطن سے تھے۔
یُویُودھان	युयुधान	ساتیکی کا دوسرا نام، یہ ایک راجہ تھے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شجرہ

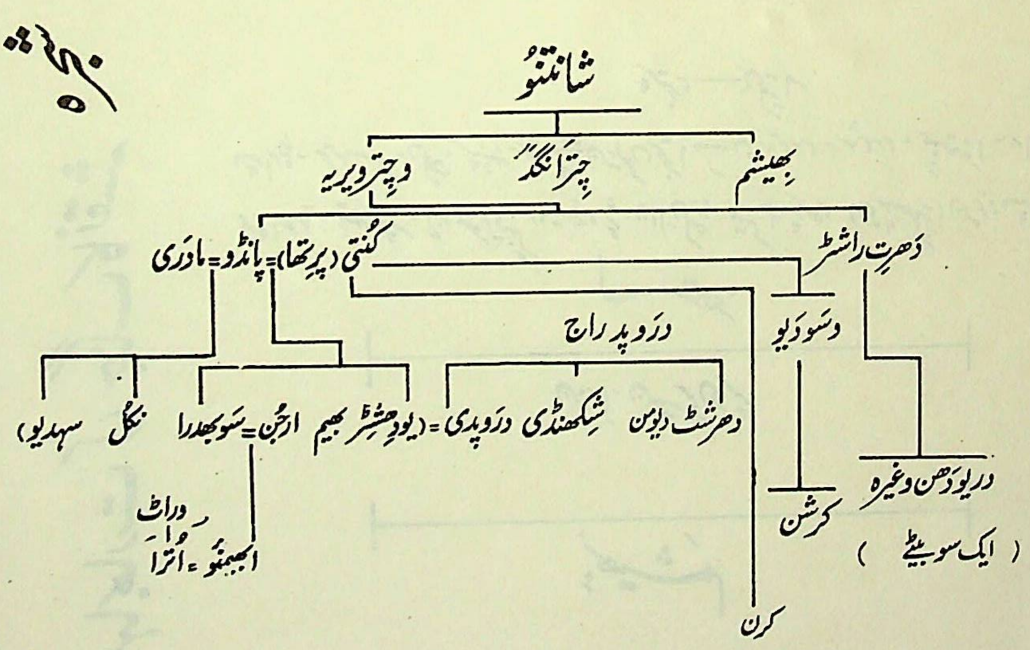
شانتنو
بھیشم
چترانگد
وچتر ویریہ
دھرت راشٹر
کنتی (پرتھا) = پانڈو = مادری
وسودیو
دروپد راج
دریودھن وغیرہ
(ایک سو بیٹے)
کرشن
کرن
دھرشٹ دیومن
شکھنڈی
دروپدی = (یودھشٹر بھیم ارجن = سوبھدرا
نکل
سہدیو)
ابھیمنو = اترا
وراٹ

مہابھارت کی جنگ کا نقشہ

دُریودھن ۔ دَرون آچاریہ ۔ کرن ۔ کرپ، اَشوتھاما ۔ وِکرَن ۔ بھوری شروا ——— وغیرہ ،

بھیشم

شری کرشن ۔ ارجن

بھیم

دھرشٹ دیومن (شکھنڈی) ۔ دھرشٹ کیتو ۔ چیکی تان ۔ پُروجِت ، کُنتی بھوج ۔ شیبیہ ۔ یدھامنیو
اتموجار ۔ ابھیمنیو ۔ دروپد ۔ دروپدی کے پانچوں کم سن بیٹے ۔ یودھشٹر ۔ نکل ۔ سہدیو ۔ وراٹ
ساتیکی ——— وغیرہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri